



# ترجمہ تدریس قرآن حکیم

جلد سوم

دورہ ترجمہ و تفسیر قرآن کرنے والوں کے لیے  
طویل آیات کی مناسب حصوں میں تقسیم  
وہابیہ ترجمہ مع ذیلی عنوانات و خلاصہ مضامین

حافظ انجنیئر نوید احمد  
رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خدم القرآن  
سندھ، کراچی، رجسٹرڈ





# ترجمہ تدریس قرآن حکیم

جلد سوم



دورہ ترجمہ و تدریس قرآن کرنے والوں کے لیے  
طویل آیات کی مناسب حصوں میں تقسیم  
و بیانیہ ترجمہ مع ذیلی عنوانات و خلاصہ مضامین



حافظ البجینیہ نوید احمد

انجمن خدم القرآن  
ہندہ، کراچی، رجسٹرڈ

ترجمہ برائے تدریس قرآن حکیم (جلد سوم)	:	نام کتاب
حافظ انجمنیر نوید احمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	:	مؤلف
مدیر شعبہ مطبوعات، انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی رجسٹرڈ	:	ناشر
مرکزی دفتر، انجمن خدام القرآن سندھ کراچی B-375 پہلی منزل		
علامہ شبیر احمد عثمانی روڈ بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان		
فون: +92-21-34993436-7		
شعبہ مطبوعات، قرآن اکیڈمی یمن آباد	:	مقام اشاعت
شارع قرآن اکیڈمی، بلاک 9، فیڈرل بی ایریا، کراچی		
فون: +92-21-36806561		
Publications@QuranAcademy.com	:	ای میل
www.QuranAcademy.com	:	ویب سائٹ
ربیع الثانی 1437ھ مطابق فروری 2016ء	:	طبع اول
550	:	تعداد
650	:	ہدیہ

## دیگر مکتبہ جہان

### KARACHI:

Phones : ( +92-21) 3534 00 22, 3633 73 46

### ISLAMABAD :

Phones : ( +92-51) 443 44 38, 443 54 30

### PESHAWAR :

Phones : ( +92-91) 221 44 95, 226 29 02

### QUETTA :

Phone : ( +92-81) 284 29 69

### HYDERABAD :

Phone : ( +92-22) 265 29 57

### GUJRANWALA :

Phones : ( +92-55) 301 55 19, 389 16 95

### LAHORE:

Phones : ( +92-42) 3584 50 90, 3636 66 38

### FAISALABAD :

Phone : ( +92-41) 262 42 90

### MULTAN :

Phones : ( +92-61) 52 10 70, 814 92 12

### JHANG :

Phone : ( +92-47) 763 08 61

### SUKKUR :

Phone : ( +92-71) 563 10 74

### HAROONABAD :

Phone : ( +92-63) 225 11 04



252	سورۃ الاحقاف	16
228	سورۃ الحج	15
198	سورۃ الزمر	14
172	سورۃ القصص	13
115	سورۃ التوبة	12
58	سورۃ الحديد	11
01	سورۃ التوبة	10
مجموعہ	۱۶۰۹۰۶	نمبر ۲۰۰

## بہارِ سورت



228	زینا	14
141	وہا الزمر	13
61	وہا من ذلک	12
01	یقیناً وہا	11
مجموعہ	۱۶۰۹۰۶	نمبر ۲۰۰

## بہارِ آراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض ناشر

حق سبحانہ و تعالیٰ نے انسانوں کو دنیا میں مختلف صلاحیتوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہر ایک اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے اختیار کردہ طریقے پر اپنے آپ کو کھپا رہا ہے۔ بعض وہ ہیں جنہوں نے اس دنیا کی زیب و زینت اور حسن و رعنائی کے عوض اپنے آپ کو بیچ ڈالا ہے اور اَلَّذِیْنَ صَلَّ سَغِیْمُهُمْ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا کِی قَابِلِ اَفْسُوسِ صَوْرَتِ بَنے ہوئے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف بعض ایسے جواں مرد بھی ہیں، جنہوں نے اپنے رب کریم سے باوقار امید کرتے ہوئے، اس کے وعدوں پر بالغیب ایمان لاکر، اس کے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے، اس کی کتاب میں مذکور تَجَاوُزَ لَنْ تَبُودَ کو اختیار کیا اور اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ کے مصداق اپنے آپ کو رضاء رب کے عوض بیچ ڈالا اور وَسَخَّلٰی لَهَا سَعِیَهَا کِی قَابِلِ رِشْکِ وِلَاتِقِ اِتِّبَاعِ تصویر بنے رہے۔ فطوبیٰ للحم و حسن مآب!

اسی دوسری ڈھب پر زندگی گزارنے والوں میں ایک نام ہمارے محسن و مشفق حافظ انجینئر نوید احمد نور اللہ مرقدہ کا ہے۔ موصوف 29 رمضان المبارک 1436ھ کو ہمیں داغ مفارقت دے گئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ رمضان المبارک کا آخری جمعہ تھا اور عین خطبے کے دوران آپ کا سانحہ اُرتحال پیش آیا۔

راقم کا تعلق جناب نوید صاحب سے بہت قدیم نہ سہی البتہ بہت گہرا ضرور تھا! راقم موصوف کی شفقتیں گزشتہ بارہ سال سے سینٹا رہا ہے جن میں سے ابتدائی سات سال عمومی واقفیت و احترام و عقیدت کے تھے جبکہ اگلے پانچ سال گہرے تعلق خاطر اور ہم کاری و یک جائی کے رہے اور آخری دو سال موصوف کی زیر نظامت کام کرنے کا بھی موقع ملا۔

یقیناً شاعر نے سچ کہا:

شیطان لو بکت الدماء علیہما

عینای حتی یؤذنا بذہاب

لم یبلغ المعشار من حقیہما

فقد الشباب و فرقة الأحباب

ترجمہ: ”دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر میری آنکھیں ان پر خون کے آنسو بھی روئیں تب بھی ان کے حق کا عشرِ عشیر ادا نہ ہو

ایک جوانی کا ڈھل جانا اور دوسرے پیاروں کا بچھڑ جانا“

یقیناً فرقۃ الاحباب ایک ایسا زخم ہے، جسے جھیلنے کے لیے وقت ہی کے مرہم کو اللہ نے کار گر بنایا ہے۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ دور دور سے انسان ان کی عظمت کا معترف ہوتا ہے مگر صبح و شام و سفر و حضر کا ساتھ اور یک جائی و

ہم کاری دستیاب ہو جائے تو عظمت کا سارا شیش محل چور چور اور ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور انسان چیخ اٹھتا ہے:

اب مجھ کو اعتماد کی دعوت نہ دے کوئی

دیوار جانتا تھا جسے میں وہ دھول تھی

جبکہ حقیقی عظمت و اخلاص کے حامل افراد دعوت و عزیمت کے ہاں جناب رسالت مآب ﷺ کے شامل کا عکس و پر تو دکھائی دیتا ہے۔  
جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی سے مروی معروف روایت حدیث میں آں جناب سرور دو جہاں ﷺ کا وصف بیان ہوا۔

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ (سنن ترمذی)

جو نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کی معرفت کے ساتھ ملتا جلتا رہتا وہ آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا  
بندہ عرض کرتا ہے کہ ہمارے نوید صاحب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے اسوے پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائی  
تھی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ (آمین)

ادیس پاشاقرنی  
مدیر، قرآن اکیڈمی یسین آباد

۱۶-۰۲-۱۴۳۷ھ

۲۸-۱۱-۲۰۱۵ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تقریظ

یہ دنیا فانی ہے اور یہاں جو آیا ہے اسے علاقہ دنیوی یعنی والدین رشتے دار بیوی بچے پسندیدہ گھر اور کاروبار چھوڑ کر مستقل طور پر اپنے خالق و مالک و رب اور محبوب حقیقی اللہ جل شانہ (وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ - 165:02) کے پاس چلے جانا ہے۔ انجینئر نوید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس معاملے میں بھی ہم سے سبقت لے گئے اور ہمارے لیے مسنون دعا کے الفاظ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ہی میں باطنی آسودگی اور وقتی اطمینان کا سامان ہے۔

انجینئر نوید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 53 سال کی عمر میں 17 جولائی 2015ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ انجینئرنگ کی تعلیم سے فراغت کے جلد ہی بعد انہوں نے عین جوانی میں ہی قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا شغف اختیار کیا اور بس اسی کے ہو رہے۔ ان کی زندگی اس شعر کا مصداق کامل تھی

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم

الاحدیث دوست کہ تکراری کنسیم

(ہم نے جو کچھ بھی پڑھا، اسے فراموش کر دیا۔ سوائے دوست کی بات کے، کہ اس کو ہم دہراتے ہیں۔)

جنوبی ایشیا میں امت مسلمہ میں نظریاتی احيائی مساعی کا آغاز 1000ھ کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی و احيائی جدوجہد سے ہوتا ہے۔ حضرت مجدد کو اللہ تعالیٰ نے ہر فرعون نے راموسی داد کے مصداق مغل بادشاہ اکبر (علیہ ماعلیہ) کی ارتدادی جساتوں اور دین الہی کی ایجاد کے ابطال کے لیے اٹھایا تھا۔ اکبر کے اس فتنے کی گہرائی اور گیرائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مشیت ایزدی نے 1000ھ کے بعد مجددین امت کے اٹھانے کے سلسلہ کا مرکز ثقل مشرق وسطیٰ سے جنوبی ایشیا منتقل کر دیا اور اس وقت سے اس سرزمین میں قیام پاکستان تک مسلسل مجددین آئے ہیں اور انہوں نے اسلام کے نظریاتی احياء کا کام کیا ہے۔ مخالفانہ ماحول میں اس احيائی عمل کے سلسلہ الذہب کی کئی کڑیاں بڑی نمایاں ہیں۔ مثلاً شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (وفات 1624ء)، ان کے ہم عصر شیخ عبدالحق محدث دہلوی (وفات 1642ء)، شاہ ولی اللہ دہلوی (وفات 1762ء) شاہ اسماعیل شہید (شہادت 1831ء) مولانا فضل حق خیر آبادی (وفات 1861ء) شیخ الہند محمود حسن اسیر مالٹا (وفات 1920ء) علامہ اقبال (وفات 1938ء) مولانا محمد الیاس کاندھلوی (1944ء) سید ابوالاعلیٰ مودودی (وفات 1979ء) وغیر ہم رحمۃ اللہ علیہم۔

جنوبی ایشیا میں یہ احيائی کوششیں بڑی مبارک ثابت ہوئیں اور مسلمانوں میں عمومی بیداری اور قرآن و حدیث اور دیگر دینی علوم کی طرف زبردست رجحان پیدا ہوا۔ تا آنکہ علامہ اقبال کی شاعری سے جدید تعلیم یافتہ مذہبی عناصر میں ایک ایسا زور دار احيائی جذبہ پیدا ہوا جس کی تاریخ انسانی میں نظیر ڈھونڈھ نکالنا ممکن نہیں۔ انہیں احيائی مساعی کی فضیلت ایک روایت میں یوں بیان ہوئی ہے:

”مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ عن الحسن مرسلًا)

”جس کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ علم (اس نیت سے) حاصل کر رہا تھا کہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے، اس کے اور نبیوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔“

1000ھ کے بعد کے چار سو سالوں میں جنوبی ہند میں جو کام مسلسل ہوا ہے، وہ قرآن مجید کی تعلیمات کی طرف ایک عمومی رجحان ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس عرصے میں جتنی تفاسیر قرآن اس جنوبی ایشیا میں لکھی گئی ہیں، شاید باقی ساری دنیا کے مسلمانوں کے ہاں نہیں لکھی گئیں۔ اسی تحریک رجوع الی القرآن میں نمایاں حصہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، جنہوں نے اس مشن کے لیے عوام سے قرآن مجید کے تعارف کے لیے فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ پھر انہیں کے صاحب زادوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر رحمہما اللہ نے اردو میں تراجم کیے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ میں ان کی مختصر تصنیف ’الفوز الکبیر فی اصول التفسیر‘ ہے جو ایک معرکہ آرا تصنیف ہے۔ اس کے بعد سے باصلاحیت لوگوں کی قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے سے دلچسپی بڑھتی چلی گئی اور آج تک اس دلچسپی میں مسلسل اضافے کا نتیجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر تصنیف و تالیف کا روز افزا سلسلہ جاری ہے۔

اسی رجوع الی القرآن کی تحریک میں علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد، سید ابوالاعلیٰ مودودی اور ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہم کی مساعی جلیلہ بہت نمایاں ہیں۔ یہ امتیاز صرف مؤخر الذکر ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے کہ انہوں نے دعوت رجوع الی القرآن کے نام سے کام کیا اور کئی اجتماعی ادارے تشکیل دیے جس میں جدید تعلیم یافتہ ذہین عناصر نے کشش پا کر دلچسپی سے کام کیا۔ دروس قرآن مجید، عربی کلاسیں، تراویح میں ترجمہ قرآن وغیرہ کے پروگرام اندرون ملک کثرت سے منعقد ہوتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی خوشبو سعید روحوں کے قلب و دماغ کو معطر کرنے کے ساتھ ساتھ مسخر بھی کر رہی ہے۔

سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا اور رہنما ہیں انہوں نے اپنے فرامین میں انسانی نفسیات کی انفرادی و اجتماعی رہنمائی کے بے بہا گوہر پارے انسانی دسترس میں کر دیے ہیں اس طرح کہ اگر انسان کو ان کا فہم حاصل ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا قدرے اور اک ہوتا ہے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاں نثاروں کی کثیر تعداد کو اللہ کے حضور ایک کتاب قرآن مجید کے ساتھ میدان عرفات میں رنگ و نسل سے بہت بلند ایک ہی لباس میں دیکھا تو بہت سی نصیحتیں فرمائیں اور ہدایات دیں اور قرآن مجید میں موجود تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ امت مسلمہ کی ساری سرگرمیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی

فرمان کی مرہونِ منت ہیں کہ دوسری ہزاری میں بھی (1000ھ کے بعد) امت قرآن مجید کے ساتھ تنسک اختیار کیے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔ ان شاء اللہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور اپنی پوری تاباکی کے ساتھ اسی تنگ و دو کے نتیجے میں جلوہ افروز ہوگا۔ جیہ الوداع کے خطبے میں ہی آپ ﷺ نے فرمایا:

...لِيُبَيِّنَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ...

”چاہیے کہ جو حاضر ہے وہ غیر حاضر تک پہنچادے“

اور مزید فرمایا:

نَصَرَ اللَّهُ امْرَأَتِي اَسْبَغَ وَمِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَبَعَهُ، فَإِنَّهُ رَبُّ مُبَلِّغٍ أَوْ عَى لَهَا مِنْ سَامِعٍ

(مسند احمد، عن عبد الرحمن بن عبد اللہ)

”اللہ شاداب رکھے اُس شخص کو، جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اس کو جیسے سنا تھا ویسے ہی آگے پہنچادیا، کیوں کہ بہت سے وہ

لوگ جن تک بات پہنچائی جائے، اس کو سننے والے سے زیادہ محفوظ کرتے ہیں۔“

اسی مضمون کی روایت بخاری اور ابن ماجہ میں بھی وارد ہوئی ہے۔

اس معاملے میں بھی انجینئر نوید ﷺ کم از کم مجھ سے تو ضرور بہت آگے نکل گئے۔ مجھے ابتداء میں قیام کراچی کے دوران انہیں کچھ اسباق پڑھانے کا موقع ملا تھا۔ پھر میں کراچی سے جھنگ آگیا۔ انجینئر نوید ﷺ اس حدیث کے الفاظ رَبُّ مُبَلِّغٍ أَوْ عَى لَهَا مِنْ سَامِعٍ کے صحیح مصداق بن گئے۔

’رجوع الی القرآن‘ کی تحریک سے وابستہ ہونے یا ’فنائی التحریک‘ ہونے کے بعد ہر شخص کے لیے اپنی صلاحیتوں، ظرف اور ذوق کے مطابق کام کا بڑا وسیع میدان کھلا ہے۔ اس میدان میں تخلیقی کاموں کی گنجائش بھی ہے اور تحقیقی کاموں کی بھی۔ پھر تنظیمی اور انتظامی امور کو چلانے والے ہاتھ بھی درکار ہوتے ہیں جبکہ تدریسی اور تبلیغی شعبہ بھی ایک تحریک کی ’جان‘ ہوتا ہے کہ اس تحریک کو آگے بڑھنے اور نئی نسل اور نئے آنے والوں کو اپنے افکار و خیالات کا شعور دینا تاکہ تحریک کا تسلسل نسلاً بعد نسل قائم رہے انہی تدریسی اور تبلیغی سرگرمیوں کا مرہونِ منت ہے۔

انجینئر نوید ﷺ کو انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کی سطح پر اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کے مواقع دیے اور ان کی صلاحیتیں خوب خوب کھڑ کر سامنے آئیں، تنظیمی اور انتظامی میدانوں میں ان کی کامیابیوں کے اظہار کا یہ موقع نہیں البتہ تدریسی اور تبلیغی مساعی میں بھی اور تدریسی مساعی میں وہ ایک روشن چراغ تھے اور ہمہ وقت دوسروں کو رہنمائی بخشتے رہے۔



انجینئر نوید محمد علی نے مختصر وقت میں بے پناہ مصروفیات اور شعبہ ہائے کار میں سے وقت نکال کر کئی کتب بھی تصنیف کر یں جن میں سب سے آخری اور سب سے اہم کام \_\_\_ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کا رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں ترجمہ قرآن بیان کرنے والے مبتدی مدّرسین کے لیے ”تدریس ترجمہ قرآن حکیم“ ایک شاندار کارنامہ ہے۔  
یہ ترجمہ برائے تدریس قرآن الحمد للہ انہوں نے مکمل کر لیا تھا البتہ ابھی تک ان کی حیات مستعار میں دو جلدوں کی طباعت ممکن ہو سکی، جن میں سورۃ توبہ تک کا حصہ مکمل ہو گیا۔ گویا متن قرآن مجید کی دو منزلیں مکمل ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کو شاد باد رکھے اور ان کے کاموں کو شرف قبول عطا فرمائے تاکہ یہاں بھی قرآن حکیم کا الہامی فکر و فلسفہ گلی گلی پھیل جائے۔ جس سے شرک والحاد کے اندھیرے چھٹ جائیں گے اس لیے کہ روشنی کی ایک کرن بھی اندھیروں کو بکھیر کر رکھ دیتی ہے۔

۔ ہے اُفق سے ایک سنگ آفتاب آنے کی دیر

ٹوٹ کر مانند آئینہ بکھر جائے گی رات

انجمن سندھ کا یہ کارنامہ تحریک رجوع الی القرآن کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ اس نے ترجمہ برائے تدریس قرآن شائع کر کے تدریس قرآن کا کام کرنے والوں کے لیے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ انجمن کے تحت اب تیسری جلد کی طباعت پر کام ہو رہا ہے اور جلد ہی یہ سلسلہ آگے بڑھ کر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، ان شاء اللہ۔

میرے لیے یہ امر باعث سعادت ہے کہ مجھے اس تیسری جلد کی طباعت کے مرحلے پر انجینئر نوید احمد محمد علی کی وفات کے پس منظر میں، تقریظ کے لیے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ لکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کو رجوع الی القرآن کے لیے مفید بنائے اور ہمارے لیے توشہ آخرت۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَثَبِّعْنَا لَكَ الشُّرَابَ الرَّحِيمَ

انجینئر مختار فاروقی

مسئول قرآن اکیڈمی جھنگ

صدر انجمن خدام القرآن جھنگ

مِنْهَا مَا فِيهَا



تَرْجُمَةُ تَدْرِيسِ  
قُرْآنِ حَكِيمِ

سُورَةُ يُوسُفَ وَمَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ١٠٩ رُكُوعَاتُهَا ١١



## سورة یونس

## قریش پر اتمامِ حجت کی سورت

سورة یونس کی سورت ہے اور مضامین سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی۔ اس سورت مبارکہ میں مشرکین مکہ کو آگاہ کر دیا گیا کہ تم پر حجت پوری ہو چکی ہے لہذا اب تم اپنے برے انجام کو پہنچنے والے ہو۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۷۰ تا ۷۰ ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت
- آیات ۷۱ تا ۹۸ رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۹۹ تا ۱۰۳ ایمان اور اس کا حصول
- آیات ۱۰۴ تا ۱۰۹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو ٹوک اعلانات

آیات ۲ تا ۲

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدترین ناانصافی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الز	الف۔ لام۔ را
تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ①	یہ آیات ہیں حکمت بھری کتاب کی۔
اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ	کیا لوگوں کے لیے یہ باعثِ تعجب ہے کہ ہم نے وحی کی ایک آدمی کی طرف جو ان میں سے ہے
اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ	کہ آپ خبردار کیجیے لوگوں کو

اور خوش خبری دیجیے انہیں جو ایمان لائے	وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا
کہ ان کے لیے سچائی کا مرتبہ ہے ان کے رب کے پاس	أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
کہا کافروں نے، بے شک یہ یقیناً کھلا جادو گر ہے۔	قَالَ الْكٰفِرُونَ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ۝۱

وقف النبی  
صلی اللہ  
علیہ وسلم

ان آیات میں قرآن حکیم کی عظمت بیان کی گئی کہ یہ ایک حکمت بھری کتاب ہے جسے رسول اکرم ﷺ پر وحی کیا گیا تاکہ وہ لوگوں کو آخرت کی جو ابدہی کے بارے میں خبردار کریں اور نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ درجات ملنے کی بشارت دیں۔ البتہ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ ایک انسان کیوں کر رسول ہو سکتا ہے۔ کفار نے آپ ﷺ کو رسول ماننے کی بجائے کھلم کھلا ایک جادو کرنے والا قرار دینے کی گستاخی کی۔ حالاں کہ جادو تو ایک خبیث فن ہے جو کسی استاد سے سیکھا جاتا ہے۔ اس کا مقصد کسی کو نقصان پہنچا کر پیسا کمانا ہوتا ہے۔ جادو کرنے والے کا اخلاق و کردار دونوں مکروہ ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی دوسرے انسان سے قرآن نہیں سیکھا۔ آپ ﷺ اس کی تبلیغ کے ذریعے انسانوں کے اخلاق و کردار سنوار رہے ہیں اور کسی اجر کے طلب گار نہیں ہیں۔ ذاتی طور پر آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہیں۔ آپ ﷺ کو جادو گر کہنے والے بدترین ناانصافی کر رہے ہیں۔

### آیات ۳ تا ۴

### اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ کا بیان

بے شک تمہارا رب تو اللہ ہے، جس نے بنایا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں	اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيّٰمٍ
پھر قائم ہوا عرش پر	ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى الْعَرْشِ
وہی تدبیر کرتا ہے ہر کام کی	يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط

---



---



---



---



---



---



---



---

نہیں کوئی شفاعت کرنے والا مگر اُس کی اجازت کے بعد	مَا مِنْ شَفِيعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ط
وہی اللہ تمہارا رب ہے، پس تم عبادت کرو اسی کی	ذِكْمُ اللّٰهِ رَبِّكُمْ فَاَعْبُدُوْهُ ط
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
اسی کی طرف لوٹنا ہے تم سب نے	اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ط
اللہ کا وعدہ سچا ہے	وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا ط
بلاشبہ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے مخلوق کو	اِنَّهٗ يَبْدُوْا الْخَلْقَ
پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا اُسے	ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
تاکہ جزا دے انہیں جو ایمان لائے اور کرتے رہے نیک عمل، عدل کے ساتھ	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ط
اور جنہوں نے کفر کیا اُن کے لیے مشروب ہے کھولتے ہوئے پانی سے	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ
اور دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔	وَعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ کائنات کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور وہی اس کا نظام اپنی حکیمانہ تدبیر سے چلا رہا ہے۔ اُس کے سوا کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ ہاں اُس کی اجازت سے کسی کے لیے دعا کی جاسکتی ہے۔ دعا کا قبول ہونا یا نہ ہونا بھی اسی کی مرضی سے ہے۔ لہذا انسانوں کا رب حقیقی وہی ہے اور انہیں اسی کی بندگی کرنی چاہیے۔ وہ انہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔ تمام

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

انسان اُس کے سامنے پیش ہوں گے۔ پھر وہ بندگی کرنے والے نیکوکاروں کو اُن کی نیکیوں کی مناسبت سے اجر عطا فرمائے گا۔ دوسری طرف اُس نے نافرمانوں کے لیے کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

## آیات ۶ تا ۵

اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیاں کیا پیغام دے رہی ہیں؟

وہی ہے جس نے بنایا سورج کو روشن	هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً
اور چاند کو منور	وَالْقَمَرَ نُورًا
اور مقرر کیں اُس کے لیے منزلیں	وَقَدَّارَهُ مَنَازِلَ
تاکہ تم جان لو گنتی برسوں کی اور حساب	لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۗ
نہیں پیدا فرمایا، اللہ نے یہ سب مگر حق کے ساتھ	مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ
وضاحت کرتا ہے آیات کی اُن کے لیے جو جاننا چاہیں۔	يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝
بے شک رات اور دن کے بدلنے میں	إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اور جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانوں اور زمین میں	وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو پرہیزگار ہیں۔	لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۝

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی چند واضح نشانیوں کا ذکر ہے۔ اُس کی ایک بڑی نمایاں نشانی سورج ہے جو اُس کے حکم سے چلتے ہوئے اپنی روشنی آپ پیدا کر رہا ہے۔ دوسری نشانی چاند ہے جو سورج سے فیض پا کر منور ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والوں کے لیے چاند کے بڑھنے اور گھٹنے کا ایسا ضابطہ بنایا جس سے نہ صرف دنوں، مہینوں اور سالوں کے حساب کا شمار ہوتا ہے بلکہ انسان اپنے معاملات

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

کی منصوبہ بندی کے لیے دن، مہینے اور سال بھی طے کر لیتا ہے۔ سورج کی گردش نے رات اور دن کے بدلنے کا وہ نظام بنایا ہے جس سے انسان فائدہ اٹھا کر اپنے معاملات سہولت سے انجام دے سکتا ہے۔ کائنات کے یہ مظاہر انسان کو پیغام دے رہے ہیں کہ ان کی تخلیق بے مقصد نہیں ہے۔ وہ سب کے سب اپنے خالق کی مرضی سے سرگرم عمل ہیں۔ لہذا انسان کے لیے بھی بھلائی کی روش یہ ہے کہ وہ اللہ کی بندگی کے رنگ میں پوری کائنات کے ساتھ رنگا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷ تا ۱۰

برے اور بھلے لوگوں کا انجام

بے شک وہ لوگ جو توقع نہیں رکھتے ہم سے ملنے کی	إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
اور خوش ہو گئے ہیں دنیوی زندگی پر	وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور مطمئن ہو گئے ہیں اس سے	وَاطْمَأَنُّوا بِهَا
اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں۔	وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ۝
یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے	أُولَٰئِكَ مَا لَهُمُ النَّارُ
ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کمایا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ
رہنمائی فرمائے گا ان کی ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے	يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِآيَاتِهِمْ ۝

بہتی ہوں گی اُن کے نیچے سے نہریں نعمتوں کے باغوں میں۔	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ①
اُن کی پکار وہاں ہوگی پاک ہے تو اے اللہ!	دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
اور اُن کی دعا وہاں ہوگی ”سلامتی ہو“	وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ
اور اُن کی آخری پکار ہوگی	وَأٰخِرُ دَعْوَاهُمْ
کہ کل شکر اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔	اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ②

بج

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ جو لوگ دنیا ہی کے طلب گار ہیں، اسی کے عیش و آرام میں مگن اور خوش ہیں، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھ کر بھی اُس کی معرفت حاصل کرنے سے محروم ہیں اور آخرت کی جواب دہی سے غافل ہیں، اُن کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔ اِس کے برعکس باعمل مومنوں کو ہدایت نصیب ہوئی ہے اُن کے اللہ اور آخرت پر ایمان کی بدولت۔ اب اُن کے لیے جنت کی نعمتوں سے لبریز باغ ہیں۔ اِن باغوں میں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و حمد کریں گے اور باہم ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دیں گے۔ یعنی دنیا کے دارالامتحان سے کامیاب ہو کر نکلنے اور نعمت بھری جنتوں میں پہنچ جانے کے بعد یہ نہیں ہوگا کہ یہ لوگ وہاں سامانِ عیش و عشرت پر ٹوٹ پڑیں۔ بلکہ اُن کا بلند کردار جنت کے پاکیزہ ترین ماحول میں اور زیادہ نکھر کر ابھر آئے گا۔ دنیا میں جن اوصاف کی اُنہوں نے پرورش کی تھی، وہاں وہ اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوں گے۔ اُن کا محبوب ترین وظیفہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدیس ہوگا، جس سے وہ دنیا میں مانوس تھے۔ اُن کی دعاؤں میں وہی ایک دوسرے کی سلامتی چاہنے کا جذبہ کارفرما ہوگا جسے اُنہوں نے دنیا میں اپنے طرز عمل کی روح بنا رکھا تھا۔

---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۱۱ تا ۱۴

## بشری کمزوریاں

اور اگر جلدی کرتا اللہ لوگوں کو شر پہنچانے میں جیسے کہ اُن کا جلدی کرنا ہوتا ہے بھلائی کے لیے	وَلَوْ يَعْلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْبَاهُمْ بِالْخَيْرِ
یقیناً پوری کردی جاتی اُن کے لیے مہلت کی مدت	لَقَضَىٰ إِلَيْهِمْ أَجَلَهُمْ ۗ
پس ہم چھوڑ دیتے ہیں، اُن لوگوں کو جو توقع نہیں رکھتے ہم سے ملنے کی	فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
اپنی سرکشی میں وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔	فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۱﴾
اور جب پہنچتی ہے انسان کو تکلیف	وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ
وہ پکارتا ہے ہمیں لیٹے ہوئے یا بیٹھے ہوئے ہو یا کھڑے ہوئے	دَعَانَا لِجَنبَيْهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا
پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اُس سے، اُس کی تکلیف	فَلَبَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ
چل دیتا ہے جیسے اُس نے کبھی پکارا ہی نہیں تھا ہمیں کسی تکلیف میں جو پہنچی تھی اُسے	مَرَّ كَأَنْ لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ ۗ
اسی طرح خوش نما کر دیا گیا حد سے گزرنے والوں کے لیے وہ سب جو وہ کیا کرتے تھے۔	كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲﴾
اور یقیناً ہم نے ہلاک کیا اُن قوموں کو جو تم سے پہلے تھیں	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ



لَبَّأَ ظَلَمُواۗ	جب انہوں نے ظلم کیا
وَجَاءَ تَهُمُّ رُسُلَهُم بِالْبَيِّنَاتِ	اور آئے تھے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل کے ساتھ
وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُواۗ	اور وہ نہ ہوئے کہ ایمان لاتے
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْجٰرِمِيْنَ ﴿۱۱﴾	اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں مجرم لوگوں کو۔
ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلِيفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ	پھر ہم نے بنایا تمہیں جانشین زمین میں ان کے بعد
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	تاکہ ہم ظاہر کریں کہ کیسے تم عمل کرتے ہو؟

ان آیات میں انسانوں کی تین کمزوریوں کا ذکر کیا گیا ہے:

- i. انسان جلد باز ہے۔ چاہتا ہے کہ فوری طور پر خیر حاصل کر لے۔ اگر اللہ تعالیٰ اتنی ہی جلدی اس کے لیے شر کا فیصلہ کر دے تو اس کا معاملہ ختم ہو جائے۔ البتہ اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے کہ شاید اصلاح کی طرف مائل ہو لیکن وہ تو سرکشی ہی کرتا رہتا ہے۔
- ii. انسان کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے رحم کی التجا کرتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرما دیتا ہے تو وہ احسان فراموشی کرتے ہوئے زرخ پھیر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بالکل ہی غافل ہو جاتا ہے۔
- iii. انسان جس حقیقت کا ایک دفعہ انکار کر دے اسے پھر ماننے پر تیار نہیں ہوتا۔ اسی انکار کی وجہ سے ماضی میں کئی قومیں ہلاکت سے دوچار ہوئیں۔

آخری آیت میں زمین پر بسنے والے انسانوں کو آگاہ کیا گیا کہ ہلاک ہونے والی قوموں کے بعد اب انہیں اختیار دے کر بھیجا گیا ہے۔ اب یہ ان کا امتحان ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ سابقہ مجرم قوموں کے انجام سے عبرت پکڑتے ہیں یا انہی کی روش پر چلتے ہیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۱۵ تا ۱۷

## قرآن کو بدلنے کا مطالبہ

اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان پر ہماری واضح آیات	وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بِيِّنٰتٍۭ
تو کہتے ہیں وہ لوگ جو توقع نہیں رکھتے ہم سے ملنے کی	قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا
لے آئے قرآن اس کے علاوہ	اَنْتَ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا
یا بدل دیجیے اس کو	اَوْ بَدِّلْهُۙ
اے نبی! فرمائیے مجھے اختیار نہیں کہ میں بدل دوں اسے اپنی مرضی سے	قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تَلْقَآئِ نَفْسِيْۙ
میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو وحی کیا جاتا ہے میری طرف	اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّۙ
بے شک میں ڈرتا ہوں اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی، بڑے دن کے عذاب سے۔	اِنِّىْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾
فرمائیے اگر چاہتا اللہ تو میں تلاوت نہ کرتا اس کی تم پر	قُلْ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا تَكُوْنَتُمْ عَلَيْكُمْ
اور نہ ہی اللہ آگاہ کرتا تمہیں اس سے	وَلَا اَدْرِكُمْ بِهٖۙ
پھر میں تو گزار چکا ہوں تمہارے درمیان ایک عمر اس سے پہلے	فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمْرًا مِّنْ قَبْلِهٖۙ

تو کیا تم نہیں سمجھتے؟	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۱﴾
پس کون زیادہ ظالم ہے اُس سے جو گھڑتا ہے اللہ پر جھوٹ؟	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
یا جھٹلائے اُس کی آیات کو	أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ
بے شک کامیاب نہیں ہوتے مجرم۔	إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۲﴾

یہ آیات سردارانِ قریش کی طرف سے قرآنِ حکیم کو بدلنے یا اس میں ترمیم کرنے کے مطالبے کا ذکر کر رہی ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن سے اُن کے معبودوں کی نفی، اُن کی من گھڑت رسوم کی مذمت اور آخرت میں نجات کے گمراہ کن تصور کے رد کے مضامین خارج کر دیے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ انہیں بتادیں کہ قرآن میرا نہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ میں اُسے بدلنے یا اُس میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ بالفرض اگر میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کا عذاب مجھے بھی آپکڑے گا۔ میں اعلانِ نبوت سے قبل چالیس سال تمہارے درمیان رہا ہوں اور میں نے کبھی بھی کوئی سخن سازی نہیں کی ہے۔ پھر اب بھلا کیوں کر کر سکتا ہوں؟ قرآنِ حکیم تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور میں اُسی کے حکم کی پیروی میں تمہیں اسے سنارہا ہوں۔ اب اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اپنے وضع کردہ کلام کو اللہ تعالیٰ کا کلام قرار دے یا پھر وہ جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کا کلام آئے اور وہ اُسے جھٹلا دے۔ میری سابقہ چالیس سالہ زندگی گواہ ہے کہ میں نے کبھی نہ جھوٹ بولا اور نہ جھوٹی بات کسی کی طرف منسوب کی۔ لہذا یہ تم ہی ظالم ہو جو اللہ تعالیٰ کے کلام کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں اور اُس میں من چاہی ترمیم کا مطالبہ کر رہے ہو۔

### آیات ۱۸ تا ۱۹

#### شفاعتِ باطلہ کا من گھڑت عقیدہ

اور وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا اُن کو جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں انہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں انہیں	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
---	---

---



---



---



---



---



---



---



---

اور کہتے ہیں یہ تو ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے ہاں	وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۗ
اے نبی! فرمائیے کیا تم خبر دیتے ہو اللہ کو اُس کی جو وہ نہیں جانتا آسمانوں میں اور نہ زمین میں	قُلْ أَتَدْعُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۗ
وہ پاک ہے اور برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔	سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۸﴾
اور نہیں تھے لوگ مگر ایک ہی اُمت	وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً ۗ
پھر انہوں نے باہم اختلاف کیا	فَاخْتَلَفُوا ۗ
اور اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے سے طے ہو چکی ہے آپ کے رب کی طرف سے	وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ
تو یقیناً فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان	لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ
اُس بات میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔	فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۹﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں جو کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتیں۔ پھر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اللہ تعالیٰ کے مقربین ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری شفاعت کر کے ہمیں بخشوا لیں گے۔ جواب میں اُن سے پوچھا گیا کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے علم میں اضافہ کرنا چاہتے ہو یہ بتا کر کہ فلاں ہستیاں اُس کی مقربین ہیں؟ یہ تمہارے من گھڑت تصورات ہیں جن کی کوئی سند نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان کو نبی بنا کر ابتدا ہی سے نوع انسانی کو توحید کا تصور دیا تھا۔ یہ تو لوگوں نے خود مشرکانہ تصورات اختیار کر کے اختلاف کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اصلاح کے لیے مہلت دینے کی سنت نہ ہوتی تو ان شرک کرنے والوں کو فوراً ہی ہلاک کر دیا جاتا۔

## آیت ۲۰

## فرمانشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ

اور وہ کہتے ہیں کیوں نہ نازل کیا گیا اُن پر کوئی معجزہ اُن کے رب کی طرف سے؟	وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ
پس اے نبی! فرمائیے بے شک غیب تو صرف اللہ ہی کے لیے ہے	فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ
تو انتظار کرو	فَاَنْتَظِرُوا ۗ
بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔	إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝

اس آیت میں مشرکین کے اس مطالبہ کا ذکر ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے اُن کی فرمائش کے مطابق کوئی معجزہ دکھائیں۔ اُن کا مطالبہ اس وجہ سے نہیں تھا کہ وہ سچے دل سے دعوتِ حق قبول کرنے اور اُس کے تقاضے ادا کرنا چاہتے تھے بلکہ یہ اُن کا ایمان نہ لانے کے لیے ایک بہانہ تھا۔ جواب دیا گیا کہ معجزے دکھانا اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ جو معجزہ اُس نے قرآنِ حکیم کی صورت میں اتارا ہے وہ تو میں نے پیش کر دیا ہے۔ جو کچھ اُس نے نہیں اتارا وہ میرے اور تمہارے لیے غیب ہے۔ وہ چاہے تو اُسے اتارے اور نہ چاہے تو نہ اتارے۔ اب اگر تم ایمان لانے کے لیے چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری فرمائش کے مطابق کچھ اتارے تو اس کے انتظار میں بیٹھے رہو۔ میں بھی دیکھوں گا کہ تمہاری یہ فرمائش پوری کی جاتی ہے یا نہیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲۱ تا ۲۳

### انسان کی احسان فراموشی

اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو رحمت اُس تکلیف کے بعد جو پہنچی ہو انہیں	وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاءٍ مَّسَّتْهُمْ
تو اسی وقت اُن کے مکر و فریب ہوتے ہیں ہماری آیات میں	إِذَا لَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا
اے نبی! فرمائیے اللہ زیادہ تیز ہے تمہارے مکر و فریب کا توڑ کرنے میں	قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا
بے شک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لکھ رہے ہیں اُسے جو تم فریب کر رہے ہو۔	إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَكْفُرُونَ ﴿۲۱﴾
وہی ہے جو چلاتا ہے تمہیں خشکی اور سمندر میں	هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں	حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ
اور وہ لے چلتی ہیں انہیں سازگار ہواؤں کے ساتھ	وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ
اور وہ خوش ہوتے ہیں اُس ہوا سے	وَفَرِحُوا بِهَا
تو آجاتی ہے اُن کشتیوں پر سخت تیز ہوا	جَاءَ تَهَا رِيحٌ عَاصِفٌ
اور آجاتی ہیں اُن پر موجیں ہر طرف سے	وَجَاءَهُمُ الْبُوجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یقیناً کھیر لیا گیا ہے انہیں	وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أَحِيطَ بِهِمْ ۙ
وہ پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرنے والے ہو کر اسی کے لیے دین	دَعَا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ
(اے اللہ!) اگر تو نے بچالیا ہمیں اس طوفان سے	لَئِن اُنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهِ
تو ہم ضرور ہوں گے شکر کرنے والوں میں سے۔	لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱﴾
پھر جب وہ بچا لیتا ہے انہیں	فَلَمَّا اُنْجَاهُمْ
تو اسی وقت وہ سرکشی کرنے لگتے ہیں زمین میں ناحق	اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ
اے لوگو! بے شک تمہاری سرکشی تمہارے ہی خلاف	يَاۡئِيْهَا النَّاسُ اِنَّمَا بُغِيْكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ
(اٹھالو) دنیوی زندگی کا فائدہ	مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ
پھر ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے تمہیں	ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
پھر ہم بتادیں گے تمہیں جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔	فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ انسان پر کسی تکلیف کے بعد راحت بھیجتا ہے تو انسان احسان فراموشی کرتے ہوئے اس احسان کی نسبت کسی اور کی طرف کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب مشکل آتی ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ مشکل ٹل جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کو بھول کر شرک اور نافرمانیاں کرنے لگتا ہے۔ انسان کے پاس دنیا کی زندگی کی مختصر سی مہلت ہے۔ اس میں جس قدر سرکشی کرنا چاہے کر لے۔ آخر کار یہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی احسان فراموشی اور سرکشی کو بے نقاب کر کے اُسے رسوا کر دے گا۔

---



---



---



---



---



---



---



---



## آیت ۲۳

دنیا کی زندگی کھیتی کی طرح ہے

بے شک دنیوی زندگی کی مثال تو محض پانی کی طرح ہے	إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ
ہم نے اتارا اُسے آسمان سے	أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
تو رل مل کے نکل آیا اُس کے ساتھ زمین کا سبزہ	فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ
اُس میں سے کھاتے ہیں لوگ اور چوپائے	مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ
یہاں تک کہ جب حاصل کر لی زمین نے اپنی آرائش	حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا
اور وہ خوب سج گئی	وَأَزْيِنَتْ
اور سمجھ لیا اُس کے رہنے والوں نے	وَظَنَّ أَهْلُهَا
کہ بے شک وہ قادر ہیں اُس پر	أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا
آ گیا اُس پر ہمارا حکم رات یا دن میں	أَتَاهَا أَمْرًا لَّيْلًا أَوْ نَهَارًا
تو ہم نے کر دیا اُسے کٹی ہوئی کھیتی	فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا
گویا کہ وہ تھی ہی نہیں کل	كَانَ لَمْ تَعْنِ بِالْأَمْسِ
اسی طرح ہم واضح کرتے ہیں آیات اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔	كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۳﴾

اس آیت میں دنیا کی زندگی کو ایک کھیتی کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ جس طرح آسمان سے بارش برستی ہے، کھیتی اُگتی ہے، اپنے جو بن پر پہنچتی ہے لیکن پھر اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت اُسے رات یادن میں اُجاڑ دیتی ہے۔ اسی طرح انسان کی زندگی بھی ابتدا کے بعد جوانی کے عروج تک پہنچتی ہے لیکن پھر اُس پر زوال آتا ہے۔ آخر کار اچانک کسی آفت یا موت سے اُس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کھیتی کا معاملہ آسان ہے کہ اب اُس کا کوئی حساب نہیں۔ انسان کو موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اُسے اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہوگا۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے  
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

آیات ۲۵ تا ۲۷

جیسا عمل ویسا بدلہ

اور اللہ بلا تا ہے سلامتی کے گھر کی طرف	وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۝
اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی طرف۔	وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اُن کے لیے جنہوں نے نیک عمل کیے اچھا بدلہ ہے اور مزید بھی ہے	لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۝
اور نہیں چھائے گی اُن کے چہروں پر سیاہی اور نہ ذلت	وَلَا يَرٰهُنَّ وُجُوْهُهُمْ قَتْرًا وَلَا ذِلَّةً ۝
یہ لوگ ہیں جنت والے	اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۝
وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
اور جنہوں نے کمائیں برائیاں	وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّئٰتِ

---



---



---



---



---



---



---



---

جَزَاءً سَيِّئَةٍ سِئَلَهَا	برائی کا بدلہ ہوگا اُس برائی جیسا
وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	اور ڈھانپ لے گی انہیں ذلت
مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ	نہ ہوگا انہیں اللہ سے کوئی بچانے والا
كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطْعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا	گو یا کہ اوڑھادیے گئے اُن کے چہروں پر ٹکڑے رات کے جو اندھیری ہے
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ	یہی لوگ دوزخ والے ہیں
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ	وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف بلا رہا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہیں گے اُن کے لیے بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ انہیں جنت میں بے شمار نعمتوں کے علاوہ ایک سب سے بڑی اور عظیم نعمت ملے گی۔ یہ نعمت ہوگی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے رُخِ انور کا دیدار۔ روزِ قیامت اُن کے چہرے ہر قسم کی ذلت و رسوائی کی سیاہی سے محفوظ ہوں گے اور وہ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہیں گے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کے چہرے ذلت و رسوائی کی وجہ سے اندھیری رات کی طرح سیاہ ہوں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے۔

### آیات ۲۸ تا ۳۰

#### مشرکین کے لیے اُن کے معبودوں کا کورا جواب

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا	اور جس روز ہم جمع کریں گے اُن سب کو
ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا	پھر ہم کہیں گے اُن لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا

---



---



---



---



---



---



---



---

اپنی جگہ ٹھہرے رہو تم اور تمہارے شریک بھی	مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاءِكُمْ ۝
پھر ہم پھوٹ ڈال دیں گے اُن کے درمیان	فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
اور کہیں گے اُن کے شریک	وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ
تم ہماری تو عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔	مَا كُنْتُمْ إِلَّا تَعْبُدُونَ ۝
پس کافی ہے اللہ گواہ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان	فَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
بے شک ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے۔	إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغْفِيلِينَ ۝
وہاں جانچ لے گی ہر جان اُس عمل کو جو اُس نے آگے بھیجا تھا	هَذَا لِكِ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ
اور وہ لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف جو اُن کا حقیقی مالک ہے	وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَهُمُ الْحَقِّ
اور گم ہو جائے گا اُن سے جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔	وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُفْتَرُونَ ۝

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ مشرکین کو اور اُن کے معبودوں یعنی فرشتوں، انبیاء اور اولیاء اللہ کو ایک ساتھ بلائے گا۔ اُس روز مشرکین کو اُن کے معبود صاف جواب دیں گے کہ ہم تمہاری عبادت یعنی دعاؤں، نذر و نیاز اور چادریں چڑھانے سے غافل تھے۔ اب مشرکین کے قدموں تلے سے زمین نکل جائے گی۔ جن سہاروں پر اُنہیں بھروسا تھا وہ سب جھوٹ جائیں گے اور کوئی بھی انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانہ سکے گا۔

## آیات ۳۱ تا ۳۳

سوچنے پر مجبور کر دینے والے سوالات

اے نبی! پوچھیے کون رزق دیتا ہے تمہیں آسمان اور زمین سے؟	قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
یا کون اختیار رکھتا ہے کانوں اور آنکھوں پر؟	أَمْ مَنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے	وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَبِيتِ
اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے؟	وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
اور کون تدبیر کرتا ہے ہر کام کی؟	وَمَنْ يُدِيرُ الْأَمْرَ
پھر وہ کہیں گے اللہ	فَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ
تو فرمائیے سو کیا تم اللہ کی نافرمانی سے نہیں بچو گے؟	فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝
پس وہی اللہ تمہارا حقیقی رب ہے	فَذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ
پھر کیا ہے حق کے بعد سوائے گم راہی کے؟	فَمَاذَا بَعَدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلٰلٰةُ ۚ
پھر کہاں سے تم پھیرے جاتے ہو؟	فَأَنِّي تُصْرِفُونَ ۝
اسی طرح سچ ثابت ہو گئی تیرے رب کی بات اُن لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی کی	كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوۡا
کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔	اِنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ان آیات میں مشرکین سے چند ایسے سوالات (Searching questions) پوچھے گئے جو انہیں سوچنے اور حق کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنے والے تھے۔ اُن سے پوچھا گیا کہ بتاؤ کون آسمان و زمین سے انسان کے لیے رزق پیدا فرماتا ہے؟ انسان کی سماعت و بصارت کس کے اختیار میں ہے؟ کون مردے کو زندہ اور زندے کو مردہ کر سکتا ہے؟ کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے؟ مشرکین تسلیم کرتے تھے کہ یہ سارے کام اللہ کے ہیں۔ اب انہیں ملامت کی گئی کہ جب تم مانتے ہو کہ تمہارا حقیقی پروردگار، مالک اور رازق اللہ تعالیٰ ہے تو پھر اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک کیوں کرتے ہو؟ اُن سے سوال کیا جا رہا ہے کہ تم کہاں سے پھیرے جاتے ہو۔ گویا کوئی ایسا گمراہ کن شخص یا گروہ موجود ہے جو اپنے دنیوی مفادات کے لیے لوگوں کو صحیح رخ سے ہٹا کر غلط رخ پر پھیر رہا ہے۔ اسی بنا پر لوگوں کو سوچنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ تم اندھے بن کر غلط رہ نمائی کرنے والوں کے پیچھے کیوں چلے جا رہے ہو، اپنی عقل سے کام لے کر سوچتے کیوں نہیں ہو؟

آیات ۳۴ تا ۳۶

وہ کام جو صرف معبود حقیقی کر سکتا ہے

اے نبی! پوچھیے کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہو مخلوق کو پھر دوبارہ بناتا ہو اُسے؟	قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
فرمائیے اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر وہی دوبارہ بناتا ہے اُسے	قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
تو کہاں سے تم بہکائے جاتے ہو؟	فَأَنىٰ تُؤَفَّكُونَ ﴿۳۴﴾
پوچھیے کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ہدایت دیتا ہو حق کی طرف؟	قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

---



---



---



---



---



---



---



---

فَرَمَايَةِ اللّٰهِ هٰي هِدَايَةٌ دِي تَا هِي حَقِّ كِي	قُلِ اللّٰهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۱
تو کیا جو ہدایت دیتا ہو حق کی طرف وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے	اَفَمَنْ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ
یا وہ جو ہدایت پا نہیں سکتا جب تک اُسے ہدایت دی نہ جائے؟	اَمْ مَنْ لَا يَهْدِيْٓ اِلَّا اَنْ يُهْدٰى ۲
تو کیا ہے تمہیں	فَمَا لَكُمْ ۳
تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟	كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۴
اور نہیں پیروی کرتے اُن میں سے اکثر مگر گمان کی	وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۵
بلاشبہ گمانِ فائدہ نہیں دیتا حق کے مقابلے میں کچھ بھی	اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۶
بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو وہ کر رہے ہیں۔	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۷

یہ آیات مشرکین سے دو سوالات کے جوابات دریافت کر رہی ہیں۔ اول یہ کہ کون سا ایسا معبود ہے جس نے ہر مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتا ہے؟ دوسرا یہ کہ کون سا ایسا معبود ہے جو حق کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس کے لیے ایسی شریعت عطا کرتا ہے جس سے ہر انسان کی جان، آبرو اور مال محفوظ ہو جاتا ہے؟ مشرکین یہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں لیکن وہ زبان سے اس حقیقت کا اقرار نہیں کرتے تھے۔ اس حقیقت کا اقرار کر کے انہیں آخرت کی جوابدہی کو بھی تسلیم کرنا پڑتا اور پھر خواہشات کی پیروی کی بجائے شریعت کی پیروی بھی کرنی پڑتی جس کے لیے وہ آمادہ نہیں تھے۔ اسی لیے ان سوالات کا جواب رسول اللہ ﷺ سے دلویا گیا کہ مذکورہ بالا تمام امور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی انجام دے سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شرک کرنے والے حق کی نہیں بلکہ محض اپنے گمانوں کی پیروی کرتے ہیں۔ بلاشبہ گمانِ حق کا نعم البدل ہو ہی نہیں سکتا۔



آیات ۳۷ تا ۳۹

قرآن جیسی ایک سورت ہی لے آؤ

اور نہیں ہے یہ قرآن کہ بنا لیا جائے اللہ کے سوا	وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور لیکن یہ تو تصدیق ہے اس سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی	وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
اور وضاحت ہے تمام کتابوں کی	وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ
کوئی شک نہیں اس میں کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔	لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾
کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے گھڑ لیا ہے اسے؟	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ
اے نبی! فرمائیے تو لے آؤ کوئی سورہ اس جیسی	قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ
اور بلا لو جن کو تم بلا سکتے ہو اللہ کے سوا	وَادْعُوا مَنْ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اگر تم سچے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾
بلکہ انہوں نے جھٹلایا اس کو جسے وہ نہ سمجھ سکے اس کے علم کے اعتبار سے	بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعَلَمِهِ
اور ابھی نہیں آیا ان کے پاس اس جھٹلانے کا انجام	وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ
اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے	كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

فَأَنْظِرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۳۱﴾	پھر دیکھ لو کیسا ہوا انجام ظالموں کا؟
--	---------------------------------------

ان آیات میں قرآن حکیم کی عظمت کا بیان ہے۔ فرمایا کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو اس جیسی ایک سورہ ہی مقابلہ کے لیے پیش کرے۔ حقیقت یہ کہ وہ قرآن حکیم کی علمی و ادبی عظمتوں کو نہیں سمجھ سکتے اور اپنی عاجزی کا اعتراف کرنے کی بجائے اُسے جھٹلا رہے ہیں۔ انہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس جھٹلانے کا انجام کس قدر دردناک ہوگا۔ کاش کہ وہ ماضی میں حق کو جھٹلانے والی قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرتے۔

آیات ۴۰ تا ۴۱

ایمان نہ لانے والے مفسد ہیں

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ	اور ان میں سے کچھ ایمان لائیں گے قرآن پر
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۗ	اور ان میں سے کچھ ایمان نہیں لائیں گے اس پر
وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۴۰﴾	اور اے نبی! آپ کا رب خوب جاننے والا ہے فساد کرنے والوں کو۔
وَإِنْ كَذَّبُوكَ	اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں
فَقُلْ لِي عَمَلٍ وَلكُمْ عَمَلٌ ۗ	تو فرما دیجیے میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل
أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ	تم بری ہو اُس سے جو میں کرتا ہوں
وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۴۱﴾	اور میں بری ہوں اُس سے جو تم کرتے ہو۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ مکہ والوں میں سے کچھ ایمان لے آئیں گے اور کچھ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والے مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ وہ دنیا کا منہ تو یہ کہہ کر بند کر سکتے ہیں کہ ہماری سمجھ میں بات نہیں آئی لیکن اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ قلب و ضمیر کے چھپے ہوئے رازوں سے واقف ہے۔ وہ اُن میں سے ایک ایک شخص کے متعلق جانتا ہے کہ کس کس طرح اُس نے سن کر بھی نہ سنا، اپنے ضمیر کی آواز کو دبا یا، اپنے قلب میں حق کی شہادت کو ابھرنے سے روکا، اپنے ذہن سے قبولِ حق کی صلاحیت کو مٹایا اور حق کے مقابلے میں اپنے تعصبات، دنیوی مفادات اور نفس کی خواہشات کو ترجیح دی۔ اس بنا پر وہ محض گمراہ نہیں بلکہ درحقیقت مفسد ہیں۔ اتنے واضح حقائق سامنے آنے کے باوجود اگر وہ نہیں ماننے تو نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ اعلان کر دیں کہ میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل۔ میں تمہارے سیاہ اعمال سے صاف صاف اعلانِ براءت کرتا ہوں۔

## آیات ۴۲ تا ۴۵

## سردارانِ قریش کا مکرو فریب

اور اے نبی! اُن میں سے کچھ سنتے ہیں بظاہر کان لگا کر آپ کی طرف	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ
تو کیا آپ سنا سکتے ہیں بہروں کو	أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ
اور اگرچہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں؟	وَلَوْ كَانُوا إِلَّا يَعْقلُونَ ۝
اور اُن میں سے کچھ وہ ہیں جو بظاہر دیکھتے ہیں آپ کی طرف	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنظُرُ إِلَيْكَ ۗ
تو کیا آپ ہدایت کی راہ دکھا سکتے ہیں اندھوں کو	أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُصَىٰ

اور اگرچہ وہ کچھ نہ دیکھتے ہوں؟	وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿۱۱﴾
بے شک اللہ ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ بھی	إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
اور لیکن لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔	وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۲﴾
اور جس روز اللہ جمع کرے گا انہیں	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
(وہ سمجھیں گے) گویا وہ نہیں ٹھہرے (دنیا میں) مگر	كَانَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ
ایک گھڑی دن کی	
پہچان لیں گے آپس میں ایک دوسرے کو	يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۗ
یقیناً خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا اللہ	قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِإِلْقَاءِ اللَّهِ
سے ملنے کو	
اور وہ نہ ہوئے ہدایت پانے والے۔	وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۳﴾

سردارِ قریش اپنے عوام پر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ بلا وجہ نبی اکرم ﷺ کی مخالفت نہیں کر رہے بلکہ اپنی مخالفت میں مخلص ہیں۔ اپنے خلوص کے اظہار کے لیے وہ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں جا کر بیٹھتے اور بظاہر بڑی توجہ سے آپ ﷺ کی باتیں سنتے اور آپ ﷺ کی طرف دیکھتے۔ لیکن ان کا مقصد حق کو سمجھنا نہیں بلکہ جھوٹے اخلاص کو ظاہر کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے مکر و فریب کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پاسکتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں سننے کو کان، دیکھنے کو آنکھیں اور فہم و بصیرت کے لیے دل و دماغ سب کچھ عطا کیا ہے تاکہ وہ حق اور باطل میں تمیز کر سکیں۔ پھر اگر وہ ان صلاحیتوں سے کام نہ لے کر عذاب کے مستحق بنتے ہیں تو یہ ان کا اپنا ہی قصور ہے، اللہ تعالیٰ کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ روزِ قیامت وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو دنیا کی زندگی کو انتہائی مختصر تصور کریں گے۔ بلاشبہ جن لوگوں نے آخرت کی تیاری نہیں کی وہ بہت بڑے خسارے میں چلے گئے۔

آیات ۴۶ تا ۴۷

رسولؐ کی آمد قوم کے لیے نازک مرحلہ

اور اے نبی! اگر ہم دکھادیں آپؐ کو اُس عذاب کا کچھ حصہ جس سے ہم ڈرا رہے ہیں انہیں	وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
یا ہم وفات دے دیں آپؐ کو	اَوْ نَتَّوَقَّيَنَّكَ
پھر ہماری طرف ہی اُن کا لوٹنا ہے	فَالَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
پھر اللہ گواہ ہے اُس پر جو وہ کر رہے ہیں۔	ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿۴۶﴾
اور ہر امت کے لیے ایک رسولؐ ہے	وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ﴿۴۷﴾
تو جب آگیا اُن کا رسولؐ	فَاِذَا جَاءَ رَسُوْلُهُمْ
فیصلہ کر دیا جاتا ہے اُن کے درمیان عدل کے ساتھ	فَضِي بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
اور اُن پر ظلم نہیں کیا جاتا۔	وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۸﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر امت کی طرف ایک رسول بھیجا۔ البتہ رسولؐ کی آمد قوموں کے لیے نازک مرحلہ بن جاتی ہے۔ رسولؐ آکر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ اب اگر رسولؐ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو بھلائی ہی بھلائی ہے اور اگر رسولؐ کی نافرمانی کی جائے تو بربادی ہی بربادی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ حق کے دشمنوں پر عذاب آپ ﷺ کے سامنے ہی آجائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن کے جرائم پر گواہ ہے وہ اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اور اس کی سزا سے بچ نہ سکیں گے۔

## آیات ۴۸ تا ۵۳

## نبی اکرم ﷺ کا اظہارِ عاجزی

اور وہ کہتے ہیں کب پورا ہو گا یہ (عذاب کا) وعدہ	وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ
اگر تم سچے ہو؟	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۴۸﴾
اے نبی! فرمائیے میں اختیار نہیں رکھتا خود اپنے لیے کسی نقصان کا اور نہ ہی کسی نفع کا	قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا
سوائے اس کہ جو چاہے اللہ	إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ
ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے	لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۗ
جب آجائے گا اُن کا مقررہ وقت	إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
تو نہ وہ پیچھے ہٹتے ہیں ایک گھڑی اور نہ وہ آگے بڑھتے ہیں۔	فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۴۹﴾
فرمائیے کیا تم نے دیکھا	قُلْ أَرَأَيْتُمْ
اگر آجائے تم پر اُس کا عذاب رات کو یا دن کو	إِنْ أَنْتُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا
وہ کیا چیز ہے کہ جلدی طلب کر رہے ہیں اس عذاب سے مجرم لوگ؟	مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۰﴾
کیا پھر جب عذاب نازل ہو جائے گا تب ایمان لاؤ گے اُس پر؟	أَنْتُمْ إِذَا مَا وَقَعَ أَمَنْتُمْ بِهِ ۗ

اَللّٰن	(اُس وقت کہا جائے گا) کیا اب (ایمان لاتے ہو)؟
وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥٦﴾	حالاں کہ یقیناً تم اسی کو جلدی طلب کیا کرتے تھے۔
ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا	پھر کہا جائے گا اُن لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا
ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ	چکھو دائمی عذاب کا مزہ
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٧﴾	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اسی کا جو تم کمایا کرتے تھے۔
وَيَسْتَلْبِثُونَكَ اَحَقُّ هُوَ	اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے کیا سچ ہے یہ بات؟
قُلْ اِيُّ وَرَبِّيْ اِنَّهُ لَحَقُّ	فرمائیے ہاں قسم ہے میرے رب کی بے شک وہ یقیناً سچ ہے
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٨﴾	اور تم نہیں ہو بے بس کرنے والے (اللہ کو)۔

وقب النبی  
علیہ السلام

مشرکین نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کرتے تھے بتائیے وہ عذاب کب آئے گا جس سے ہمیں ڈرایا جا رہا ہے؟ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ انہیں بتادیں کہ میں تو اپنی ذات کے بارے میں بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ ہر امت کے لیے مہلت کی ایک مدت ہے۔ مہلت کے ختم ہونے کے بعد وہ ایک گھڑی بھی عذاب الہی کو ٹال نہ سکیں گے۔ اب آخر وہ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں، رات میں آنے والے عذاب کا یا دن میں آنے والے عذاب کا؟ کیا وہ عذاب آنے کے بعد ایمان لائیں گے؟ نہیں! اُس وقت اُن کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا کہ اپنے سیاہ اعمال کا مزہ چکھو۔ مشرکین پوچھتے تھے کہ کیا واقعی عذاب کی دھمکی برحق ہے؟ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اُن کو آگاہ کر دیں کہ میرے رب کی قسم وہ حق ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہ سکو گے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



## آیات ۵۲ تا ۵۶

## دنیا داروں کی حسرت و بے بسی

اور اگر واقعی ہر اس شخص کے لیے جس نے ظلم کیا وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے	وَلَوْ أَنَّ لِلْكَافِرِينَ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ
تو وہ ضرور فدیہ میں دے دے گا اُسے	لَا فَتَدَتْ بِهِ ۝
اور وہ چھپائیں گے ندامت کو جب دیکھیں گے عذاب	وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۝
اور فیصلہ کیا جائے گا اُن کے درمیان عدل کے ساتھ	وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	وَهُمْ لَا يظَلْمُونَ ۝
جان لو! بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے	إِلَّا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝
جان لو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے	إِلَّا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
اور لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝
وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے	هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ
اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔	وَالِيهِ تُرْجَعُونَ ۝

جب قیامت برپا ہوگی تو دنیا داروں کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائے گی۔ جس حقیقت کو جھٹلا کر یا اُس سے غفلت برت کر ساری زندگی غلط کاموں میں کھپادی، اب اُسے اچانک دیکھ کر وہ شدید ندامت و حسرت سے دوچار ہوں گے۔ بالفرض اگر کسی مجرم کے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

پاس دنیا بھر کے خزانے اور مال و دولت موجود ہوں تو وہ یہ سب کچھ دے دلا کر عذاب سے اپنی جان چھڑانا چاہے گا لیکن یہ بات وہاں ممکن نہ ہوگی۔ مسلم شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کم سے کم عذاب والے دوزخی سے فرمائیں گے اگر تمہارے پاس دنیا و مافیہا کی دولت موجود ہو تو کیا تم اُسے فدیہ میں دے دو گے؟ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تم سے دنیا میں اس سے آسان تر بات طلب کی تھی اور کہا تھا کہ اگر تم اس بات (یعنی توحید) پر قائم رہے تو میں تمہیں جہنم میں داخل نہ کروں گا مگر تم شرک پر اڑے رہے۔“

مجرمِ ندامت کو اس لیے چھپانا چاہیں گے کہ انہوں نے غلط راستہ لا علمی یا جہالت کی بنا پر نہیں بلکہ ضد، ہٹ دھرمی اور تعصب کی بنا پر اختیار کیا تھا۔ لیکن اب نہ وہ ندامت کو چھپا سکیں گے اور نہ ہی رسوائی سے بچ سکیں گے۔ یہ ساری باتیں یقینی حقائق ہیں لیکن انسانوں کی اکثریت ان سے غافل ہے۔

### آیات ۵۶ تا ۵۸

انسانوں کے لیے سب سے بڑی نعمت: قرآنِ حکیم

اے لوگو! یقیناً آچکی ہے تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے	يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ
اور شفا ان بیماریوں کی جو سینوں میں ہیں	وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ
اور ہدایت اور رحمت مومنوں کے لیے۔	وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۶﴾
اے نبی! فرمائیے اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے (یہ کتاب نازل ہوئی ہے)	قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ
تو اسی پر پس چاہیے کہ وہ خوشی منائیں	فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

---



---



---



---



---



---



---



---

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۵۸﴾

یہ بہتر ہے اُس (مال و دولت) سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

یہ آیات قرآن کریم کی عظمت کی چار شانیں بیان کر رہی ہیں:

- i. قرآن کریم انسانوں کے دلوں کو نرم کرنے یعنی انہیں غفلت سے نکالنے والی نصیحت ہے۔
  - ii. یہ انسانوں کی باطنی بیماریوں یعنی دنیا کی محبت سے پیدا ہونے والی برائیوں کا علاج ہے۔
  - iii. یہ انسانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے۔
  - iv. یہ ایسے مومنوں کے لیے دنیا و آخرت میں رحمت کا باعث ہے جو اس کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔
- آیت ۵۸ میں فرمایا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا مظہر ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس نعمت کے حصول پر خوشیاں منائیں۔ قرآن کریم کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اس کے احکام کو نافذ کرنے اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے والی خدمت اُس روپے پیسے سے کہیں بہتر ہے جو دنیا دار لوگ جمع کرتے ہیں۔

آیات ۵۹ تا ۶۰

حلال و حرام کرنے کا اختیار اللہ اور رسول کا ہے

اے نبی! فرمائیے کیا تم نے دیکھا جو نازل کیا ہے اللہ نے تمہارے لیے رزق	قُلْ اَرَعَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
تو تم نے بنا لیا ہے اُس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال	فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلٰلًا
فرمائیے کیا اللہ نے اجازت دی ہے تمہیں	قُلْ اَللّٰهُ اٰذِنٌ لَّكُمْ
یا اللہ پر تم جھوٹ گھڑ رہے ہو؟	اَمْ عَلٰی اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾
اور کیا گمان ہے اُن لوگوں کا، جو گھڑ رہے ہیں اللہ پر	وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ

الْكَذِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝	جھوٹ، روزِ قیامت کے بارے میں
إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ	بے شک اللہ یقیناً فضل کرنے والا ہے لوگوں پر
وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝	اور لیکن اُن میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔

ع

ان آیات میں ایسے مذہبی پیشواؤں کو سرزنش کی گئی کہ جو من گھڑت فیصلوں سے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کو کسی پر حلال اور کسی پر حرام ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح یہ آیات اُن نام نہاد روشن خیال دانش وروں کو بھی تنبیہ کر رہی ہیں جو حلال و حرام کے معاملہ میں اپنی ذاتی رائے کو دخل دیتے ہیں۔ قرآن و سنت کی سند کے بغیر جس چیز کو چاہا حلال قرار دے دیا، جس کو چاہا حرام کہہ دیا۔ باز پرس کی گئی کہ تمہیں یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ یہ تمہارے من گھڑت فیصلے ہیں جن کی سزا تمہیں روزِ قیامت مل کر رہے گی۔ کسی چیز یا کسی فعل کے حلال یا حرام ہونے کا دار و مدار انسانی رائے پر نہیں بلکہ وہ خالص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کا حق ہے۔

## آیت ۶۱

## تلاوتِ قرآن ... اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ	اور اے نبی! نہیں ہوتے آپ کسی حال میں
وَمَا تَتَلَوْا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ	اور نہیں تلاوت کرتے آپ اُس کی طرف سے (نازل شدہ) قرآن میں سے
وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ	اور اے لوگو! تم نہیں کرتے کوئی بھی عمل
إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۝	مگر ہم ہوتے ہیں تم پر گواہ جب تم مشغول ہوتے ہو اُس میں

---



---



---



---



---



---



---



---

اور نہیں پوشیدہ ہوتی آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی زمین میں اور نہ آسمان میں	وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
اور نہ کوئی چھوٹی چیز ہے اُس سے اور نہ بڑی	وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ
مگر وہ واضح کتاب میں ہے۔	إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۱۰﴾

اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے نبی ﷺ! آپ کسی حال میں نہیں ہوتے اور اے لوگو! تم کوئی عمل نہیں کر رہے ہوتے مگر اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ خاص طور پر ایک عمل کا نام لے کر ذکر کیا گیا اور وہ ہے تلاوتِ کلامِ پاک۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کہ اُس کا کوئی بندہ دیگر مصروفیات دنیا کو چھوڑ کر اُس کی کتاب کی تلاوت کر رہا ہو۔ آیت میں مزید فرمایا گیا کہ کائنات میں ذرہ برابر شے اور چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نگاہ اور اُس کے علم میں ہوتا ہے۔ علمِ الہی کی وسعت کے اس بیان سے نبی اکرم ﷺ کے لیے تسلی ہے کہ آپ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نگاہ اور اُس کی حفاظت میں ہیں۔ اچھے عمل کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کہ جس کے لیے وہ محنت کر رہے ہیں وہ اُن کی ہر نیکی سے واقف ہے۔ نافرمانیاں کرنے والوں کے لیے دھمکی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے اور انہیں اس کی سزا مل کر رہے گی۔

آیات ۶۲ تا ۶۵

اللہ تعالیٰ کے دوست کون ہیں؟

سنو! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں	الَّذِينَ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ
نہ کوئی خوف ہے اُن پر	لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔	وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۲﴾
یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے	الَّذِينَ آمَنُوا

---



---



---



---



---



---



---



---

اور بچتے رہے اللہ کی نافرمانی سے۔	وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۱۱
اُن کے لیے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں	لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۱۲
کوئی تبدیلی نہیں اللہ کی باتوں میں	لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۱۳
یہی ہے بہت بڑی کامیابی۔	ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۱۴
اور اے نبی! نہ غمزہ کرے آپ کو اُن کی بات	وَلَا يَحْزَنكَ قَوْلُهُمْ ۱۵
بے شک عزت اللہ ہی کے اختیار میں ہے ساری	اِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيْعًا ۱۶
وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۱۷

وقف الزم

ان آیات میں فرمایا کہ اللہ کے دوست یعنی اولیاء اللہ وہ پاک باز ہستیاں ہیں جو ایمان کی دولت اور تقویٰ کی سعادت سے سرفراز ہوتی ہیں۔ یعنی اُن کے دل نورِ ایمان سے منور اور اعمال اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے مزین ہوتے ہیں۔ اُن کے لیے دنیا میں چین سکون اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتوں کی بشارتیں ہیں۔ نہ انہیں ماضی کے حادثات و واقعات کا افسوس ہوتا ہے اور نہ وہ مستقبل کے اندیشوں سے پریشان ہوتے ہیں۔ راضی برضائے رب کی کیفیت ہر وقت اُن کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ عزت کا مقام اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ لہذا نبی اکرم ﷺ اور دیگر اہل ایمان کو کافروں کی گستاخیوں اور الزام تراشیوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

آیات ۶۶ تا ۶۷

شُرک کی بنیاد یقین نہیں گمان ہے

سنو! بے شک اللہ کے اختیار میں ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے	اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۱۸
---	--

---



---



---



---



---



---



---



---

اور وہ جو پیروی کر رہے ایسے لوگ جو پکارتے ہیں اللہ کے سوا دوسرے شریکوں کو	وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۗ
وہ پیروی نہیں کر رہے مگر گمان کی	إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ
اور کچھ نہیں اس کے سوا کہ وہ قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔	وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۱۱﴾
وہی ہے اللہ جس نے بنائی تمہارے لیے رات تاکہ تم آرام کرو اس میں	هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
اور بنایا دن کو روشن	وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ
بے شک اس میں یقینا نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ شرک کی بنیاد گمان اور اندازے ہیں جب کہ توحید کی بنیاد ایسے ٹھوس حقائق ہیں جن کے مشاہدات و تجربات انسان بار بار کر رہا ہے۔ ان حقائق میں سے ایک یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں اور اسی کے حکم سے کام کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک مثال رات اور دن کے نظام کی ہے۔ معبود واحد اللہ تعالیٰ ہی نے رات کو مخلوقات کے سکون اور دن کو معاشی جدوجہد کے لیے بنایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایسا مظہر ہے جس میں معبود حقیقی کی معرفت کی کئی نشانیاں ہیں لیکن ان کے لیے جو واقعی کھلے کانوں سے حقائق کو سنتے ہیں۔

آیات ۶۸ تا ۷۰

اللہ تعالیٰ کو اولاد کی کوئی ضرورت نہیں

انہوں نے کہا بنا لیا ہے اللہ نے بیٹا	قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا
--------------------------------------	----------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---

وہ تو پاک ہے	سُبْحٰنَهُ ۙ
وہ تو کسی کا محتاج نہیں	هُوَ الْغَنِيُّ ۙ
اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے	لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ
نہیں ہے تمہارے پاس کوئی دلیل اس کی	اِنَّ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۙ
کیا تم کہتے ہو اللہ کے بارے وہ بات جو تم نہیں جانتے۔	اَتَقُوْلُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾
اے نبی! فرمائیے بے شک جو لوگ گھڑتے ہیں اللہ پر جھوٹ وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔	قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْکِذْبَ لَا یُغْلِبُوْنَ ﴿۱۹﴾
کچھ فائدہ ہے دنیا میں	مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا
پھر ہماری ہی طرف اُن کا لوٹنا ہے	ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ
پھر ہم چکھائیں گے انہیں سخت عذاب اس وجہ سے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔	ثُمَّ نُنْزِلُہُمْ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ آیات اس گمراہ کن تصور کی نفی کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بھی کوئی اولاد ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے یعنی اُسے انسانوں کی طرح یہ کمزوریاں لاحق نہیں کہ بڑھاپے میں اولاد کے سہارے کی حاجت ہو اور مرنے کے بعد نسل جاری رکھنے کے لیے اولاد کی ضرورت ہو۔ گویا وہ اُن حاجتوں سے بے نیاز ہے جن کی وجہ سے فانی انسانوں کو اولاد کی یا بیٹے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ زمین و آسمان میں سب انسان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اُن میں سے کسی کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا ایسا کوئی مخصوص ذاتی تعلق نہیں ہے کہ



سب کو چھوڑ کر اُسے وہ اپنا بیٹا یا اکلوتا یا ولی عہد قرار دے لے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد منسوب کرتے ہیں وہ بدترین جھوٹ گھڑ رہے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں کچھ عرصہ سرکشی کر لیں۔ عنقریب قیامت میں انہیں بدترین عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔

## آیات ۱۷ تا ۷۳

## حضرت نوحؑ کا پر سوز وعظ

اور اے نبی! سنائیے انہیں نوحؑ کی خبر	وَآتَىٰ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ ۝
جب کہا انہوں نے اپنی قوم سے	إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ
اے میری قوم! اگر گراں گزرتا ہے تم پر میرا کھڑا ہونا اور میرا نصیحت کرنا اللہ کی آیات کے ساتھ	يَقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبْرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ
تو اللہ ہی پر میں نے بھروسہ کر لیا ہے	فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ
پس جمع کر لو اپنی تدبیر کو اور اپنے شریکوں کو	فَاجْبِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ
پھر نہ رہے اپنے معاملہ میں تم پر کوئی شبہ	ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرَكُمْ عَلَيْكُمْ عِنْدَهُ
پھر کر گزرو میرے ساتھ (جو کر سکتے ہو)	ثُمَّ أَفْضُوا إِلَيَّ
اور مجھے مہلت نہ دو۔	وَلَا تُنظِرُونِ ۝
پھر اگر تم رخ پھیرتے ہو	فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ
تو میں نے نہیں مانگا تم سے کچھ اجر	فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۝
نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ کے ذمے	إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۝

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہو جاؤں فرماں برداروں میں سے۔	وَأْمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۰﴾
پھر انہوں نے جھٹلایا اُسے	فَكَذَّبُوهُ
تو ہم نے نجات دی اُسے اور انہیں جو اُس کے ساتھ تھے کشتی میں	فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ
اور ہم نے بنا دیا انہیں جانشین (زمین میں)	وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَةً
اور ہم نے غرق کر دیا اُن لوگوں کو جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو	وَاعْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
پس دیکھو کیسا ہوا انجام اُن کا جنہیں خبردار کر دیا گیا تھا۔	فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۱﴾

ان آیات میں حضرت نوحؑ کا پر سوز و عظیم بیان ہوا جو انہوں نے اپنی تبلیغ کے آخری دور میں قوم کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ دیکھو اگر میرا نصیحت کرنا تمہیں پسند نہیں تو پھر میرے خلاف جو سازش کر سکتے ہو کر گزرو۔ اگر تمہارا ضمیر تمہیں ایسا کرنے سے روکے تو سوچو کہ میری تبلیغ بے غرض اور خلوص پر مبنی ہے۔ میں نے تم سے کبھی کوئی نذرانہ یا حق خدمت نہیں مانگا۔ میرا اجر تو بس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ قوم نے آپ کی بات نہیں مانی اور اللہ تعالیٰ نے بالآخر پوری قوم کو ایک طوفان کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔ صرف اہل ایمان سلامت رہے جنہیں زمین میں خلافت دے دی گئی اور نسل انسانی پھر اُن ہی سے آگے چلی۔ اس واقعہ کے بیان کا ایک مقصد تو نبی اکرم ﷺ کو تسلی دینا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ وہی کچھ مخالفین کر رہے ہیں جو سابقہ پیغمبروں کے ساتھ کیا گیا۔ آپ ﷺ بھی اُن پیغمبروں کی طرح صبر کیجیے اور اپنا کام جاری رکھیے۔ بیان کا دوسرا مقصد مخالفین کو متنبہ کرنا ہے کہ اگر تم اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو تمہارا بھی وہی انجام ہوگا جیسا ماضی میں حق کو جھٹلانے والوں کا ہوا تھا۔

## آیت ۷۴

## سرکشوں کی محرومی

پھر ہم نے بھیجے نوحؑ کے بعد کئی رسولؑ اُن کی قوموں کی طرف	ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
تو وہ لائے اُن کے پاس روشن دلائل	فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
پس وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اُس پر جسے وہ جھٹلا چکے تھے پہلے	فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۗ
اسی طرح ہم مہر لگادیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر۔	كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰی قُلُوۡبِ الْمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾

اس آیت میں حضرت نوحؑ کے بعد آنے والے رسولوںؑ کا ذکر ہے۔ ان رسولوںؑ میں حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ شامل ہیں۔ ان رسولوںؑ کو اُن کی قوموں نے جھٹلایا اور ضد اور ہٹ دھرمی کے ساتھ جھٹلانے کے جرم پر اڑے رہے۔ جس بات کو ماننے سے ایک دفعہ انکار کیا، اُسے پھر کسی تلقین اور کسی معقول سے معقول دلیل سے بھی نہیں مانا۔ بار بار سمجھانے کے باوجود جب وہ سرکشی میں حد سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا اُن کے دلوں پر مہر لگادی اور انہیں ایمان لانے کی سعادت سے محروم کر دیا۔ گویا اُن پر ایسی بھٹکار پڑی کہ انہیں پھر کبھی راہِ راست پر آنے کی توفیق نہیں ملی۔

## آیات ۷۵ تا ۷۸

## حضرت موسیٰؑ اور آلِ فرعون کی کشمکش

پھر ہم نے بھیجا اُن رسولوںؑ کے بعد موسیٰؑ اور ہارونؑ کو	ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُّوسٰى وَهٰرُونَ
فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَآِٖهٖ

---



---



---



---



---



---



---



---

اپنی نشانیوں کے ساتھ	بَايْتِنَا
تو فرعونیوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔	فَاَسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۵۰﴾
پھر جب آیا ان کے پاس حق ہماری طرف سے	فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا
انہوں نے کہا بے شک یہ یقیناً واضح جادو ہے	قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۵۱﴾
فرمایا موسیٰؑ نے کیا تم کہتے ہو (ایسی بات) حق کے بارے میں جب وہ آیا تمہارے پاس	قَالَ مُوسَىٰ اتَّقُوا اللَّهَ لِحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۗ
کیا یہ جادو ہے؟	أَسِحْرٌ هَذَا ۗ
حالاں کہ کامیاب نہیں ہوا کرتے جادو گر۔	وَلَا يُفْلِحُ السَّحْرُونَ ﴿۵۲﴾
انہوں نے کہا کیا تم آئے ہو ہمارے پاس تاکہ پھیر دو ہمیں اُس راہ سے ہم نے پایا جس پر اپنے باپ دادا کو	قَالُوا اجْعَلْنَا لِنَفْسِنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
اور ہو جائے تم دونوں بھائیوں کے لیے بڑائی زمین میں	وَتَكُونَنَّ لَكُمْ اَلْكِبْرِيَاءُ فِي الْاَرْضِ ۗ
اور ہم تمہاری باتوں کو ماننے والے نہیں ہیں۔	وَمَا نَحْنُ لَكُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۵۳﴾

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کی آل فرعون کے ساتھ کشمکش کا بیان ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ نے آل فرعون کے سامنے حق کی دعوت پیش کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات دکھائے تو انہوں نے اسے جادو قرار دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ تم حق پر جادو ہونے کا بہتان لگا رہے ہو حالاں کہ جادو کرنے والے آج تک کہیں حکومت و اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ حقیقت سننے کے باوجود فرعونیوں نے الزام لگایا کہ تم دونوں بھائی مصر میں اپنی سرداری اور بڑائی قائم کرنا

چاہتے ہو۔ یہ بیان دراصل نبی اکرم ﷺ کے لیے دل جوئی ہے کہ اہل حق کو ہمیشہ اہل باطل سے اس طرح کے بہتان سننے پڑتے ہیں اور صبر و ثبات کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔

### آیات ۷۹ تا ۸۲

اللہ تعالیٰ حق کا سچ ہونا ثابت کر دیتا ہے

اور کہا فرعون نے لے آؤ میرے پاس تمام ماہر جادو گر	وَقَالَ فِرْعَوْنُ اَنْتَوْنِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۝۷۹
پھر جب آگے جادو گر	فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ
فرمایا ان سے موسیٰ نے	قَالَ لَهُمْ مُوسَى
ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو۔	الْقَوْمَا مَا اَنْتُمْ مُلْقُونَ ۝۸۰
تو جب انہوں نے ڈالا	فَلَمَّا اَلْقَوْا
فرمایا موسیٰ نے جو کچھ تم لائے ہو وہ جادو ہے	قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهٖ السِّحْرُ ۝۸۱
بے شک اللہ عنقریب جھوٹ ثابت کر دے گا اسے	اِنَّ اللّٰهَ سَيَبْطِلُهٗ ۝۸۲
بے شک اللہ نہیں سنوارتا شریروں کے کام۔	اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۳
اور سچا ثابت کر دیتا ہے اللہ حق کو اپنے ارشادات سے	وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ
اور اگرچہ ناپسند کریں مجرم۔	وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝۸۴

۱۰

فرعونیوں نے تمام جادو گروں کو جمع کیا تاکہ حضرت موسیٰ کے پیش کردہ معجزوں کو جادو کی کارستانی ثابت کر سکیں۔ جادو گروں نے اپنی شعبہ بازی دکھائی اور ان کی پھیکنگی ہوئی رسیاں اور لاٹھیاں لوگوں کو سانپوں کی طرح حرکت کرتی ہوئی نظر آئیں۔ اس

وقت حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے پیش کیا ہے یہ جادو ہے اور جو میں پیش کر رہا ہوں وہ جادو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ معجزہ ہے جو تمہاری ان تمام شعبہ بازیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ کسی جگہ حق و باطل کا معرکہ درپیش ہو اور مصلح کے مقابلہ میں مفسد کھڑے ہوں تو اللہ تعالیٰ حق کی مدد کرتا ہے اور سچ کو سچ ثابت کر کے دکھاتا ہے۔

## آیات ۸۳ تا ۸۶

حق کا ساتھ دینے میں سبقت نوجوان کرتے ہیں

پھر کہنا ماننے والا کوئی نہیں تھا موسیٰ کا مگر کچھ لڑکے اُن کی قوم کے	فَمَا أَمَّنَ يُّوسُفَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّتُهُ مِّنْ قَوْمِهِ
ڈرتے ہوئے فرعون اور اپنے سرداروں سے کہ کہیں وہ فتنے میں نہ ڈال دیں انہیں	عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَّفْتِنَهُمْ ۗ
اور بے شک فرعون یقیناً سرکشی کرنے والا تھا زمین میں	وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ۗ
اور بے شک وہ یقیناً حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔	وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۸۳﴾
اور فرمایا موسیٰ نے اے میری قوم!	وَقَالَ مُوسَىٰ يُقَوْمِر
اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر	إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ
تو اسی پر بھروسہ کرو	فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا
اگر تم فرماں بردار ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِينَ ﴿۸۴﴾
پس انہوں نے کہا اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے	فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۗ

اے ہمارے رب! نہ بنا ہمیں ذریعہ آزمائش ظالم قوم کے لیے۔	رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۵﴾
اور بچالے ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے۔	وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِّنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۱۶﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰ کا اول اول ساتھ دینے والے اُن کی قوم کے چند نوجوان تھے۔ قوم کے سن رسیدہ لوگوں کو اس کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ اُن پر مصلحت پرستی اور دنیوی اغراض کی بندگی اور عافیت کو شش کچھ اس طرح چھائی رہی کہ وہ حق کا ساتھ دینے پر آمادہ نہ ہوئے۔ وہ فرعون اور اپنی قوم میں موجود فرعون کے ایجنٹ سرداروں کے ظلم و ستم سے خوف زدہ ہو گئے اور حق کی خطرات سے پُر راہ پر چلنے کی ہمت نہ کر سکے۔ حضرت موسیٰ نے قوم کی ہمت افزائی کی اور فرمایا کہ تمہارے اسلام اور ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھو اور فرعون کے ظلم و ستم سے ڈر کر حق کا ساتھ دینے کی سعادت سے محروم نہ رہو۔ پھر حق کا ساتھ دینے والے قوم کے باہمت نوجوانوں نے ایسی دعا کی جو ہر دور میں راہِ حق میں ظلم و ستم برداشت کرنے والے مومنوں کے لیے سہارا ہے :

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِّنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۱۶﴾  
 ”اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ اے ہمارے رب! نہ بنا ہمیں ذریعہ آزمائش ظالم قوم کے لیے اور بچالے ہمیں اپنی رحمت کے ذریعے کافر لوگوں سے۔“

### آیت ۸۷

حضرت موسیٰ کا قبلہ بھی خانہ کعبہ تھا

اور ہم نے وحی کی موسیٰ اور اُن کے بھائی کی طرف	وَ اَوْحَيْنَا اِلَىٰ مُوسَىٰ وَاخِيهِ
تم دونوں مقرر کرو اپنی قوم کے لیے مصر میں کچھ گھر	اَنْ تَبَوَّءَ الْقَوْمَ مَكًا بِمِصْرَ بِيُوتًا

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور بناؤ اپنے گھروں کو قبلہ رخ	وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً
اور قائم کرو نماز	وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ
اور خوش خبری دے دو مومنوں کو۔	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کو دی جانے والی اس ہدایت کا بیان ہے کہ چند گھروں کو قبلہ رخ بنا کر مساجد کا درجہ دیجیے اور باجماعت نماز کا نظام قائم کیجیے۔ نماز کے قیام کا حکم دراصل ایک بکھری ہوئی مسلمان قوم کی منتشر طاقت کو از سر نو منظم کرنے اور اس قوم میں دینی روح کو پھر سے زندہ کرنے کی طرف پہلا قدم تھا۔ پھر نماز کے ذریعہ قوم کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی اور وہ آل فرعون کے ظلم و ستم کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ سکے گی۔ جو لوگ پوری روح کے ساتھ نماز قائم کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسین انجام کی بشارت دی گئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت قبلہ کون سا تھا جس کے رخ پر نماز گاہوں کو بنانے کا حکم دیا گیا؟ بیت المقدس میں ہیکل سلیمانی تو حضرت سلیمانؑ نے حضرت موسیٰ کے تقریباً تین سو سال بعد تعمیر کیا تھا جسے بعد میں یہود نے قبلہ بنا لیا۔ اس آیت میں جس قبلہ کا ذکر ہے وہ خانہ کعبہ ہے جسے اولاً حضرت آدمؑ نے تعمیر کیا تھا اور جس کی تعمیر نو حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔

### آیات ۸۸ تا ۸۹

### حضرت موسیٰؑ کی آل فرعون کے خلاف بددعا

اور عرض کی موسیٰ نے اے ہمارے رب!	وَقَالَ مُوسَى رَبَّنَا
بے شک تو نے دیا ہے فرعون اور اس کے سرداروں کو سامانِ آرائش اور مال و دولت دنیوی زندگی میں	إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَآئِكَتَهُ زِينَةً وَ أَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اے ہمارے رب! (کیا اس لیے) کہ وہ گم راہ کریں	رَبَّنَا لِيُضِلُّوا

---



---



---



---



---



---



---



---



تیری راہ سے	عَنْ سَبِيلِكَ ۷
اے ہمارے رب! برباد کر دے اُن کے مال	رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ
اور سخت کر دے اُن کے دل	وَاَشْدُدْ عَلٰی قُلُوبِهِمْ
سو وہ ایمان نہ لائیں	فَلَا يُؤْمِنُوا
یہاں تک کہ دیکھ لیں دردناک عذاب۔	حَتّٰی يَرَوْا الْعَذَابَ الْاَلِيمَ ۸
فرمایا اللہ نے قبول کر لی گئی تم دونوں کی دعا	قَالَ قَدْ اُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمْ
تو اب تم دونوں ثابت قدم رہنا	فَاَسْتَقِيمَا
اور ہر گز پیروی نہ کرنا اُن لوگوں کے راستے کی جو نہیں جانتے۔	وَلَا تَتَّبِعَنَّ سَبِيلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۹

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کی فرعون اور اُس کے سرداروں کے خلاف بددعا کا بیان ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے اُن کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی لیکن فرعونیوں کے ظلم و ستم بڑھتے ہی چلے گئے۔ جب حضرت موسیٰؑ اُن کی طرف سے مایوس ہو گئے تو دکھی دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کی کہ اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو جو مال و دولت اور شان و شوکت دی ہے، اس سے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اے ہمارے رب! اُن کے مال برباد کر دے اور اُن کے دل سخت کر دے۔ اب وہ ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب کا مزہ نہ چکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰؑ تمہاری بددعا قبول ہوئی۔ عنقریب آل فرعون کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ حق کی راہ میں ڈٹے رہو اور جو لوگ حقیقت کو نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کو نہیں سمجھتے اُن کی پیروی نہ کرنا۔ ایسے لوگ باطل کے مقابلہ میں حق کی کم زوری اور اہل حق کی وقتی ناکامیوں کو دیکھ کر یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ اُس کے باغی دنیا پر چھائے رہیں۔ پھر وہ نادان لوگ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اپنی بدگمانیوں کی بنا پر یہ نتیجہ نکال بیٹھتے ہیں کہ اقامتِ حق کی سعی لا حاصل ہے۔ اب مناسب یہی ہے کہ اُس ذرا سی دین داری پر راضی ہو کر بیٹھ رہا جائے جس کی اجازت کفر و فسق کے نظام میں مل رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور اُن کے پیروکاروں کو تاکید فرمائی کہ انہی ناموافق حالات میں کام کیے جاؤ۔ ہوشیار رہو کہ کہیں تمہیں بھی وہی غلط فہمی نہ ہو جائے جو ایسے حالات میں نادانوں کو لاحق ہو جایا کرتی ہے۔

آیات ۹۰ تا ۹۲

### فرعون کا عبرت ناک انجام

اور ہم نے پارتا را بنی اسرائیل کو سمندر کے	وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ
پھر پیچھا کیا اُن کافر فرعون اور اُس کے لشکروں نے سرکشی اور زیادتی کرتے ہوئے	فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۗ
یہاں تک کہ جب آپکا فرعون کو ڈوبنے نے	حَتَّىٰ إِذَا آدَرَكَهُ الْغَرَقُ
کہنے لگا میں ایمان لایا کہ بے شک کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے جس پر ایمان لائے ہیں بنی اسرائیل	قَالَ اٰمَنْتُ اِنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْ اٰمَنْتُ بِهٖ بَنُوۤا۟ اِسْرٰٓءِیۡلَ
اور میں فرماں برداروں سے ہوں۔	وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيۡنَ ﴿۱۰﴾
کیا اب؟	اٰلَٰفَنَ
اور یقیناً تو نافرمانی کرتا ہی رہا اس سے پہلے	وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ
اور تو تھا فساد کرنے والوں میں سے۔	وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيۡنَ ﴿۱۱﴾

---



---



---



---



---



---



---



---

سوا آج ہم محفوظ رکھیں گے تجھے تیرے جسم کے ساتھ	فَالْيَوْمَ نُنَجِّكَ بِبَدَنِكَ
تاکہ تو ہو جائے اُن کے لیے جو تیرے بعد ہوں گے (عبرت کی نشانی)	لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً
اور بے شک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً غافل ہیں۔	وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنِ آيَاتِنَا لَغَفُلُونَ ﴿۱۰﴾

یہ آیات فرعون کی ہلاکت کا واقعہ بیان کر رہی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے معجزے کے ذریعے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار دیا تو فرعون اور اُس کے لشکروں کو سمندر کی موجوں نے گھیر لیا۔ اب فرعون کو موت سامنے نظر آئی تو اُس نے فوراً ایمان لانے اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے جب موت کا فرشتہ سامنے آجائے تو اب ایمان لانا یا توبہ کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فرعون! تیری لاش کو ہم محفوظ رکھیں گے تاکہ تو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے ایک نشانِ عبرت بن جائے۔ فرعون کی لاش قاہرہ کے میوزیم میں محفوظ ہے اور دیکھنے والوں کے لیے نشانِ عبرت ہے۔ افسوس! لوگوں کی اکثریت عبرت حاصل کرنے سے محروم ہی رہتی ہے۔

### آیت ۹۳

جان بوجھ کر حق سے اختلاف کرنے والوں پر اللہ کی ناراضی

اور یقیناً ہم نے عطا فرمایا بنی اسرائیل کو باعزت ٹھکانا	وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأً صَدِيقٍ
اور رزق دیا انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے	وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۗ
پھر انہوں نے اختلاف نہ کیا یہاں تک کہ آگیا اُن کے پاس علم	فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۗ
بے شک اے نبی! آپؐ کا رب فیصلہ فرمائے گا اُن کے	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

درمیان روز قیامت	
اُن باتوں میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔	فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٠﴾

اس آیت میں بنی اسرائیل کی ناشکری کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر احسان کیا اور اُنہیں فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دی۔ پھر فلسطین کے سرسبز و شاداب اور زرخیز علاقوں میں اقتدار بخشا۔ بار بار اُن کی طرف انبیاء کرامؑ کو بھیج کر اُن پر حق اور اُس کے تقاضے واضح کر دیے۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تعلیمات کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا اور کچھ دوسری ہی بنیادوں پر اپنے اپنے فرقوں کی عمارتیں کھڑی کر لیں۔ گویا اُنہوں نے باہم اختلاف کر کے اپنے دین میں جو تفرقہ پیدا کیا وہ نادانانہ کی بنا پر نہیں کیا بلکہ یہ سب کچھ اُن کے اپنے نفس کی شرارتوں کا نتیجہ تھا۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ اُن کے بے بنیاد اختلافات کی حقیقت بے نقاب فرمادے گا۔

آیات ۹۴ تا ۹۷

بنی اسرائیل کی راہ پر مت چلو

پھر (بالفرض) اگر آپؑ ہیں شک میں (اے نبی!) اُس کتاب کے بارے میں جو ہم نے نازل کی ہے آپؑ کی طرف	فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
تو پوچھ لیجئے اُن سے جو پڑھتے ہیں کتاب آپؑ سے پہلے	فَسْأَلِ الَّذِينَ يَاقُرْءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
یقیناً آچکا ہے آپؑ کے پاس حق آپؑ کے رب کی طرف سے	لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
پس آپؑ ہر گز نہ ہوں شک کرنے والوں میں سے۔	فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾
اور ہر گز نہ ہوں اُن لوگوں میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ	وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

کی آیات کو	
ورنہ آپ ہو جائیں گے خسارہ پانے والوں میں سے۔	فَتَكُونُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۱۵﴾
بے شک وہ لوگ ثابت ہو گئی جن پر بات آپ کے رب (کے عذاب) کی	اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
وہ ایمان نہیں لائیں گے۔	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶﴾
اور اگرچہ آجائے اُن کے پاس ہر نشانی	وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ
یہاں تک کہ وہ دیکھ لیں دردناک عذاب۔	حَتّٰى يَرَوْا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۱۷﴾

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اہل ایمان کو ہدایت دی گئی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے برحق ہونے کے حوالے سے کوئی شک نہ کریں۔ سابقہ کتب آسمانی کی پیشین گوئیاں شاہد ہیں کہ قرآن ہی برحق کلام ہے۔ اہل کتاب کے علماء میں چند ایسے صالحین موجود ہیں جو تصدیق کریں گے کہ جس چیز کی دعوت قرآن دے رہا ہے یہ وہی چیز ہے جس کی دعوت تمام پچھلے انبیاء دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ عملی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے کلام کی تکذیب نہ کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیمات سے رُخ نہ پھیریں۔ البتہ جن بد نصیبوں پر اللہ تعالیٰ کے قانونِ ہدایت و ضلالت کا اطلاق ہو چکا ہے وہ فرعون کی طرح ہرگز اصلاح پر آمادہ نہ ہونگے خواہ اُن کے سامنے کوئی بھی دلیل کیوں نہ پیش کر دی جائے۔ ایسے بد نصیب دردناک عذاب کا سامنا کر کے رہیں گے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۹۸

توبہ سے عذاب ٹل جاتا ہے... قوم یونسؑ کی مثال

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً آمِنَتْ	تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ کوئی بستی ایمان لاتی
فَنَفَعَهَا إِيْمَانُهَا	تو نفع دیتا اسے اس کا ایمان
إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ۝	سوائے قوم یونس کے
لَبِئْسَ آمَنُوا	جب وہ ایمان لے آئے
كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	تو ہم نے دور کر دیا اُن سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں
وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ①	اور مال و متاع سے نوازا اُنہیں ایک مدت تک۔

اس آیت میں ایک خوش خبری دی گئی کہ اگر کوئی بگڑی ہوئی قوم عذاب الہی کے ظاہر ہونے سے پہلے سچی توبہ کر لے تو اس پر سے عذاب الہی ٹال دیا جاتا ہے۔ حضرت یونسؑ کی قوم جب کفر اور نافرمانیوں میں حد سے گزر گئی تو حضرت یونسؑ نے اُنہیں عذاب آنے کی وعید سنائی۔ اس وعید سے وہ لوگ ڈر گئے اور اُنہوں نے کھلے میدان میں نکل کر روتے اور گڑ گڑاتے ہوئے پُر خلوص توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر سے آیا ہوا عذاب ٹال دیا اور اُنہیں دنیا میں اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی گناہوں کو چھوڑنے اور اپنی بارگاہ میں سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

آیات ۹۹ تا ۱۰۰

ایمان اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملتا ہے

اور اے نبی! اگر چاہتا آپ کا رب	وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ
تو ضرور ایمان لے آتے وہ لوگ جو زمین میں ہیں سب کے سب	لَأَمَنَّ مِنَ فِي الْأَرْضِ كُلَّهُمْ جِيعًا
تو کیا آپ مجبور کریں گے لوگوں کو	أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ
یہاں تک کہ وہ ہو جائیں مومن۔	حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۹۹﴾
اور نہیں ممکن کسی فرد کے لیے کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ کے حکم سے	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوَظَّفَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
اور اللہ ڈالتا ہے (کفر کی) نجاست اُن پر جو غور نہیں کرتے۔	وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۰﴾

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کی شدید خواہش ہے کہ کفار ایمان لے آئیں لیکن آپ ﷺ زبردستی کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں کر سکتے۔ دیگر نعمتوں کی طرح ایمان کی نعمت بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ملتی ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں پر غور نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ بے یقینی اور کفر کی گندگی اُن پر ڈال دیتا ہے اور انہیں ایمان کی پاکیزہ نعمت سے محروم کر دیتا ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

ایمان اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر سے حاصل ہوتا ہے

اے نبی! فرمائیے دیکھو کیا کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں	قُلْ اَنْظُرُوا مَا ذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝۱
اور فائدہ نہیں پہنچاتیں آیات اور خبردار کرنے والے اس قوم کو جو ایمان نہیں لانا چاہتی۔	وَمَا نَعْبِي الْاٰلِيٰتِ وَالنُّذُرِ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲
پس وہ انتظار نہیں کر رہے مگر ان لوگوں جیسے حالات کا جو گزر چکے ہیں ان سے پہلے	هٰهٰلِكَ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۝۳
فرمائیے اچھا انتظار کرو	قُلْ فَاَنْتَظِرُوْا
بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔	اِنِّيْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۴
پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو	ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا
اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اسی طرح ذمہ ہے ہمارے کہ ہم بچالیں مومنوں کو۔	كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنَجِّي الْمٰؤْمِنِيْنَ ۝۵

یہ آیات رہنمائی دے رہی ہیں کہ ایمان کے حصول کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر۔ انسان اپنے چہار طرف دیکھے کہ کیسی کیسی نشانیاں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا پتا دے رہی ہیں۔



کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ  
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

البتہ جو بد نصیب قدرت کے ان شاہکاروں پر غور و فکر نہیں کرتے وہ دراصل سابقہ سرکش قوموں کی طرح اللہ تعالیٰ کے عذاب ہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرعون کی طرح ان کی آنکھیں صرف اُس وقت کھلیں گی جب اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب اپنی ہول ناک سخت گیری کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑے گا۔ البتہ عین گرفتاری کے موقع پر جو توبہ کی جائے وہ قبول نہیں کی جاتی۔ ایسے لوگ آگاہ ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر جلد آنے والا ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ عذاب سے اپنے رسولوں اور اہل ایمان کو محفوظ رکھتا ہے۔

آیات ۱۰۴ تا ۱۰۶

حق اور باطل میں سمجھوتا نہیں ہو سکتا

اے نبی! فرمائیے اے لوگو!	قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اگر تم ہو شک میں میرے دین کے بارے میں	إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ دِينِي
تو میں عبادت نہیں کرتا ان کی جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا	فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور لیکن میں عبادت کرتا ہوں اللہ کی جو موت دیتا ہے تمہیں	وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَقَّعُكُمْ
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہو جاؤں مومنوں میں سے۔	وَأُمرتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اور آپ اپنا رخ سیدھا کر لیجیے دین کی طرف یکسو ہو کر	وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا

اور ہر گز نہ ہوں شرک کرنے والوں سے۔	وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْبَشْرِكِينَ ﴿۱۵﴾
اور مت پکاریے اللہ کے سوا ان کو جو نہ نفع دے سکتے ہیں آپ کو اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں آپ کو	وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ
پھر اگر بالفرض آپ نے ایسا کیا	فَإِنْ فَعَلْتَ
تو بے شک آپ اُس وقت انصاف نہ کرنے والوں میں سے ہوں گے۔	فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۶﴾

ان آیات میں قریش کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے لیے مصالحت کی ایک پیشکش کا ذکر ہے۔ مکی دور کے آخر میں سردارانِ قریش نبی اکرم ﷺ کو دعوت دے رہے تھے کہ آپ ﷺ ایک معین عرصہ تک ہمارے ساتھ ہمارے بتوں کی پرستش کریں۔ پھر ہم اتنے ہی عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے معبودِ واحد کی عبادت کریں گے۔ ان آیات میں سردارانِ قریش کو آگاہ کیا گیا کہ کان کھول کر سن لو کہ اس قسم کی مصالحت ناممکن ہے۔

باطل دوئی پسند ہے، حق لا شریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اعلان کر دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کی پرستش نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے معبود کو پکاروں گا جو میرے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ حقیقی معبود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں ایک یقینی شے یعنی موت سے دوچار کرے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ایسا ہے جو تمہیں موت سے بچا سکے؟ پھر کیوں بے بس اور لاچار مخلوقات کو معبود بناتے ہو؟

## آیت ۱۰۷

## نبی اکرم ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کا بیان

وَأِنْ يَسْأَلْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ	اور اے نبی! اگر پہنچائے آپ کو اللہ کوئی تکلیف
فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ	تو نہیں ہے کوئی دور کرنے والا اُسے مگر وہی
وَأِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ	اور اگر وہ ارادہ کرے آپ کے ساتھ بھلائی کا
فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ	تو نہیں ہے کوئی پھیرنے والا اُس کے فضل کو
يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ	وہ پہنچاتا ہے اس فضل کو جسے وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰﴾	اور وہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و بے بسی کا بیان ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے نبی ﷺ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو اُسے کوئی دور نہیں کر سکتا مگر وہی۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر کوئی عنایت کرنا چاہے تو اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اس مضمون کی آیات نے اس بات کا امکان ختم کر دیا کہ مسلمان نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دیں جیسا کہ سابقہ قوموں نے اپنے رسولوں کے ساتھ ظلم کیا۔ پھر جس انسان کو یہ پختہ یقین حاصل ہو جائے کہ نفع اور نقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تو وہ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارے گا اور شرک کے جرم سے بچ جائے گا۔

---



---



---



---



---



---



---



---

آیات ۱۰۸ تا ۱۰۹

قرآن کا دو ٹوک اعلان

اے نبی! فرمائیے اے لوگو!	قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
یقیناً آگیا ہے تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے	قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ؕ
تو جو ہدایت قبول کرتا ہے	فَمِنْ اهْتَدَى
تو بے شک وہ ہدایت قبول کرتا ہے اپنے ہی بھلے کے لیے	فَأَنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ؕ
اور جو گمراہ ہوتا ہے	وَمَنْ ضَلَّ
تو بے شک وہ گمراہ ہوتا ہے اپنی ہی تباہی کے لیے	فَأَنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا
اور میں تم پر نگران نہیں ہوں۔	وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝۱۰۸
اور آپ پیروی کیجیے اُس کی جو وحی کی جاتی ہے آپ کی طرف	وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ
اور صبر کیجیے یہاں تک کہ فیصلہ فرمادے اللہ	وَأَصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ؕ
اور وہ بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔	وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝۱۰۹

ع ۱۱

یہ آیات اعلان کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے قرآن حکیم کی صورت میں حق نازل کر دیا ہے۔ اب انسانوں کو اسے قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ حق قبول کریں گے تو اپنی ہی جنت کو سنواریں گے۔ حق قبول نہیں کریں گے تو اپنے ہی لیے جہنم کی آگ کو بھڑکائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ قرآن حکیم کی پیروی کرتے رہیں اور کوئی دھمکی یا

---



---



---



---



---



---



---



---

تشدد، مرغوباتِ نفس کی کوئی پیش کش اور سوزے بازی کی کوئی دعوت آپ ﷺ کو راہِ حق سے ہٹانہ سکے۔ ہر حال میں حق پر ڈٹے رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔

---



---



---



---



---



---



---



---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَالَّذِي يُضَوِّبُ الْمَوْتَ  
وَالَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ  
تُحْمَلُهُ الْمَوَاقِدُ  
وَالَّذِي يَخْتَفِئُ بِهَا  
السَّمَكُ وَالْبُحْرُ  
وَالَّذِي يُسَوِّدُ  
الْبُحْرَ وَالسَّمَاءَ  
بِالسَّحَابِ  
وَالَّذِي يُضَوِّبُ  
الْمَوْتَ وَالَّذِي  
يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ  
تُحْمَلُهُ الْمَوَاقِدُ  
وَالَّذِي يَخْتَفِئُ  
بِهَا السَّمَكُ  
وَالْبُحْرُ



تَرْجُمَةُ تَذَكُّرِ الشَّيْرِ  
قُرْآنِ الْحَكِيمِ

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ١٣٣ رُكُوعَاتُهَا ١٠





## آیت ۱

## آیات قرآنی کا اسلوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف۔ لام۔ را	الر
یہ وہ کتاب ہے حکمت سے بھر دی گئیں جس کی آیات	کِتَابٌ اُحْكِمَتْ آيَاتُهُ
پھر اُن کی وضاحت کر دی گئی ہے ایک کمال حکمت والی، بڑی ہی باخبر ذات کی طرف سے۔	ثُمَّ فَصَّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿۱﴾

اس آیت میں قرآن حکیم کی آیات کے اس اسلوب کو نمایاں کیا گیا ہے کہ ابتداء میں بڑی جامع آیات نازل ہوئیں جو حکمت سے لبریز اور بڑے گہرے مفہوم کی حامل تھیں۔ گویا اُس کوزے کی مانند تھیں جس میں دریا سمودیا گیا ہو۔ بعد ازاں پھر ایسی آیات نازل ہوئیں جنہوں نے ابتدائی آیات کے مضامین کو کھول کھول کر واضح کر دیا۔

## آیات ۳ تا ۲

## قرآن حکیم کی دعوت

یہ کہ تم عبادت نہ کرو مگر اللہ ہی کی	اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ
بے شک میں تمہارے لیے اُس کی طرف سے خبردار کرنے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔	اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ﴿۱﴾
اور یہ کہ تم بخشش مانگو اپنے رب سے	وَ اِنْ اَسْتَعْفِرُوْا رَبَّكُمْ

---



---



---



---



---



---



---



---

پھر رجوع کرو اسی کی طرف	ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ
وہ نوازے گا تمہیں اچھے سامانِ زندگی سے ایک وقت مقررہ تک	يُمَتِّعُكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
اور دے گا ہر فضیلت والے کو اُس کی فضیلت	وَيُؤْتِكُمْ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ
اور اگر تم پھر گئے تو بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب سے۔	وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ
اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے	إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔	وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ان آیات میں قرآن حکیم کی دعوت کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ پوری نوعِ انسانی کو دعوت دی گئی کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے۔ اُس سے اپنے گناہوں پر بخشش مانگے، گناہوں کو چھوڑ کر اسی سے لو لگائے اور ہر معاملے میں اُس کی تعلیمات کو یاد رکھے۔ ایسا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ انہیں دنیا میں رزقِ حلال، رزق میں برکت اور سکھ و چین عطا کرے گا۔ پھر جو زیادہ نیکیاں کرے گا اُسے آخرت میں زیادہ اجر و ثواب اور جنت کے دائمی انعامات سے نوازے گا۔ جس نے یہ دعوت قبول نہ کی تو پھر وہ ایک بڑے دن کے عذاب کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔ تمام لوگ آگاہ ہو جائیں کہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں انہیں بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور دنیا میں اپنے کردار کے حوالے سے جواب دہی کرنی ہے۔

### آیت ۵

### قرآن کی دعوت اور مشرکین کا ردِ عمل

سنو! بے شک وہ دوہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو	أَلَا إِنَّهُمْ يَنْتُونُ صُدُورَهُمْ
--	---------------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

لیسْتَخْفُوا مِنْهُ ۗ	تاکہ وہ چھپے رہیں اللہ سے
الَّذِينَ يَسْتَعْشِرُونَ ثِيَابَهُمْ ۖ	سنو! جب وہ اوڑھ لیتے ہیں اپنے کپڑے
يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۗ	وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	بے شک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی بات کو۔

جب مشرکین رسول اللہ ﷺ سے قرآن حکیم کی دعوت سنتے ہیں تو ان کے دل اس دعوت کے برحق ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ اب وہ بظاہر ایسا تاثر دینے کے لیے کہ ان پر اس دعوت کا کوئی اثر نہیں ہوا اپنا سینہ دھرا کرتے اور اپنی چادر اوڑھ کر چل دیتے۔ انہیں بتایا گیا کہ تم اداکاری کر کے اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ تم کیا ظاہر کر رہے ہو اور کیا چھپا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کے سینہ میں چھپے ہوئے رازوں سے بھی واقف ہے۔

## آیت ۶

ہر مخلوق کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ	اور نہیں کوئی جان دار زمین میں
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا	مگر اللہ کے ذمے ہے اس کا رزق
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۗ	اور وہ جانتا ہے اس کے مستقل ٹھکانے کو اور اس کے عارضی ٹھکانے کو
كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝	یہ سب کچھ واضح کتاب میں ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کمالِ رزاقیت کی شان اور وسعتِ علم کا بیان ہے۔ صرف انسانوں کا نہیں بلکہ زمین پر چلنے والے تمام جانداروں یہاں تک کہ کیڑے مکوڑوں اور چیونٹیوں کا رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اُس کے علم میں ہے کہ ہر مخلوق کا مستقل ٹھکانا کہاں ہے اور وہ اس وقت عارضی طور پر کہاں ہے۔ پھر وہ ہر مخلوق کے حال سے ہر وقت واقف ہے اور اُس کی ضروریات پوری کرنے کا انتظام فرما رہا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کا رزق بھی اُسے اُس کے مقام پر پہنچاتا ہے۔ وہ زمین سے تمام مخلوقات کی ضروریات پوری فرما رہا ہے۔ وہ جتنی بھی مخلوقات پیدا فرماتا ہے تو اُس کے مطابق زمین بھی اپنے نئے سے نئے خزانے اگتی جاتی ہے۔

### آیات ۷ تا ۸

### آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا مقصد

اور وہی ہے (اللہ) جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
اور تھا اُس کا عرش پانی پر	وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں کہ تم میں سے کون بہتر ہے عمل میں	لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا
اور اگر (اے نبی!) آپ کہیں کہ بے شک تم اٹھائے جانے والے ہو موت کے بعد	وَلَئِنْ قُلْتِ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ
تو ضرور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
نہیں ہے یہ مگر ایک واضح جادو۔	إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۷﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور اگر ہم ٹال دیں اُن سے عذاب کو ایک معینہ مدت تک	وَلَيْنٍ أَخْرَجْنَاهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ
تو وہ ضرور کہیں گے کیا چیز روک رہی ہے اُسے	لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ
سنو! جس روز وہ آئے گا اُن پر	أَلَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ
تو نہیں ہو گا ٹالا جانے والا اُن سے	لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ
اور گھیر لے گا انہیں وہ عذاب جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٠﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی کائنات محض چھ مراحل میں تخلیق کی۔ کائنات میں ایک دور ایسا بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ کا تختِ حکومت پانی پر تھا۔ اس بات سے کائنات کی تخلیق کے حوالے سے حسب ذیل تصور کو تقویت ملتی ہے :

- i. اللہ تعالیٰ نے کلمہ "کن" کہا اور ایک ٹھنڈا نور وجود میں آیا جس سے انسانوں کی ارواح اور فرشتوں کو بنایا گیا۔ ان ارواح سے اللہ تعالیٰ نے عہد الست لیا۔
- ii. اللہ تعالیٰ نے دوبارہ کلمہ "کن" کہا جس سے بڑے بڑے آتش کُرے وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت آگ سے جنات کو تخلیق کیا۔
- iii. زمین بھی ایک آتش کُرہ کی صورت میں تھی جو رفتہ رفتہ ٹھنڈی ہوئی۔ اس سے بخارات اڑ کر اوپر گئے اور بعد ازاں منجمد ہو کر زمین پر بارش کی طرح بر سے۔ اب زمین پر پانی ہی پانی تھا اور اُس وقت اسی پانی پر اللہ تعالیٰ کا اقتدار تھا۔
- iv. گرم زمین پانی کی وجہ سے ٹھنڈی ہو کر سکڑتی چلی گئی۔ اس سے کہیں نشیب اور کہیں فراز وجود میں آئے۔ نشیب سمندر بن گئے اور فراز خشکی۔ جہاں خشکی و سمندر ملے، وہیں وہ گارا وجود میں آیا جس سے اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان یعنی حضرت آدمؑ کا جسدِ خاکی بنایا۔

ان آیات میں مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اس لیے بنائی ہے تاکہ وہ انسانوں کا امتحان لے کہ ان میں سے کون عمل کے اعتبار سے اچھا ہے؟ روزِ قیامت تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ امتحان کا نتیجہ سنایا جائے اور نتیجہ کے مطابق جزا و سزا دی جائے۔ کافر انسانوں کے دوبارہ جی اٹھنے کی حقیقت کو جا دو قرار دے کر جھٹلا رہے ہیں۔ اب اگر ان کو اس جھٹلانے پر فوراً سزا نہیں دی جاتی تو طنزاً پوچھتے ہیں کہ ہم پر عذاب کیوں نہیں آ رہا؟ وہ جان لیں کہ جس روز ان پر عذاب آئے گا تو پھر اس عذاب سے بچنا ممکن نہ ہوگا۔

## آیات ۱۱ تا ۱۹

## کم ظرف انسان کا رویہ

وَلَيْنَ اَذَقْنَا لِلْانْسَانِ مِثْلًا رَحْمَةً	اور اگر ہم چکھائیں انسان کو اپنی طرف سے رحمت
ثُمَّ نَزَعْنَهَا مِنْهُ	پھر ہم چھین لیں اس رحمت کو اس سے
اِنَّهُ لَيَكْفُرُۙ كَفُورًاۙ ﴿۱۱﴾	بے شک وہ ہوتا ہے یقیناً نہایت مایوس، بہت ناشکر۔
وَلَيْنَ اَذَقْنَا نِعْمًاۙ بَعْدَ ضَرَّآءٍ مَّسَّتْهُۙ	اور اگر ہم چکھاتے ہیں اسے کوئی نعمت اس تکلیف کے بعد جو پہنچی اسے
لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّيۙ	تو وہ ضرور کہے گا دور ہو گئیں سب تکلیفیں مجھ سے
اِنَّهُ لَفَرِحٌۙ فَخُوْرٌۙ ﴿۱۲﴾	بے شک وہ ہوتا ہے یقیناً بہت اترا نے والا، خوب بڑائی کرنے والا۔
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا	سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا
وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِۙ	اور عمل کیے اچھے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۱﴾

یہ آیات ایک غیر تربیت یافتہ کم ظرف انسان کے رویہ سے آگاہ کر رہی ہیں۔ اُسے اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بالکل مایوس ہو جاتا ہے اور لمبے چوڑے شکوے کرتا ہے۔ اس کے برعکس اگر اللہ تعالیٰ اُسے کوئی بھلائی عطا فرمادے تو اتراتا ہے اور اپنی بڑائیاں کرتا ہے۔ گویا دونوں حالتوں میں خود کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ وہ ہے جو مشکل یا سازگار دونوں طرح کے حالات میں خود کو تھامے رکھتا ہے۔ تکالیف پر صبر اور بھلائیوں پر شکر کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور انہیں اُن کی بھلائیوں پر بہت بڑے اجر سے نوازے گا۔

آیات ۱۲ تا ۱۳

حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور قرآن اللہ کا کلام ہے

پھر اے نبی! شاید آپ چھوڑ دینے والے ہیں کچھ حصہ اُس کا جو وحی کیا جاتا ہے آپ کی طرف	فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ
اور تنگ ہونے والا ہے اس کی وجہ سے آپ کا سینہ	وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ
کہ کافر یہ کہیں گے کہ کیوں نہ اتارا گیا اُن پر خزانہ؟	أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كُتُبٌ
یا کیوں نہ آیا اُن کے ساتھ کوئی فرشتہ؟	أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَائِكَةٌ
بے شک آپ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں	إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ
اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔	وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿۱۲﴾
کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے گھڑ لیا ہے اسے؟	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ
اے نبی! فرمائیے لے آؤ دس سورتیں اس جیسی	قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِّثْلِهِ

مُفْتَرِيَةٍ	گھڑی ہوئی
وَادْعُوا مَنْ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ	اور بلاو جن کو تم بلا سکتے ہو اللہ کے سوا
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۲﴾	اگر تم سچے ہو۔
فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ	پس اگر وہ نہ قبول کر سکیں تمہاری دعوت
فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ	تو جان لو کہ بے شک قرآن نازل کیا گیا ہے اللہ کے علم کی بنیاد پر
وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اور یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے
فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳﴾	کیا تم فرمانبرداری کرنے والے ہو؟۔

ان آیات میں کافروں کے تین مطالبات اور ایک بہتان کا ذکر ہے۔ اُن کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ قرآن سے ایسی آیات کو نکال دیا جائے جن میں ہمارے معبودوں کی نفی کی گئی ہے۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ اگر محمد ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو انہیں کوئی خزانہ دے دیا جائے تاکہ وہ شاہانہ زندگی بسر کرتے ہوئے نظر آئیں۔ تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ کوئی فرشتہ اُن کے ساتھ اُن کی حفاظت اور اظہارِ عظمت کے لیے نازل ہو۔ ارشاد ہوا کہ اے نبی ﷺ! اُن کے مطالبات سے غمگین نہ ہوں اور حق کی تبلیغ کا مشن جاری رکھیے۔ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ ﷺ کا کام اُن تک حق پہنچانا ہے، اُن سے حق منوانا نہیں۔ کافر یہ بہتان لگاتے تھے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا نہیں محمد ﷺ کا بنایا ہوا کلام ہے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے چیلنج دیا کہ مقابلے میں قرآن جیسی دس سورتیں لے آؤ۔ اللہ کے رسول ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اگر کافر یہ چیلنج قبول نہ کر سکیں تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اُس کے کامل علم کا مظہر ہے۔ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے کلام جیسا کلام کبھی بھی نہیں پیش کر سکتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ ہی معبودِ حقیقی ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ اُس کے احکام کے سامنے گردن جھکا دی جائے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



آیات ۱۶ تا ۱۵

طے کر لو دنیا کے طلب گار ہو یا آخرت کے

جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت	مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
ہم پورا پورا بدلہ دے دیتے ہیں انہیں اُن کے اعمال کا اس دنیا میں	نُوفٍ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا
اور انہیں اس دنیا میں نقصان اٹھانا نہیں پڑے گا۔	وَهُمْ فِيهَا لَا يَبْخُسُونَ ﴿۱۵﴾
یہی وہ لوگ ہیں کہ نہیں ہے ان کے لیے آخرت میں مگر آگ	أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۗ
اور برباد ہو گیا جو انہوں نے کیا اس دنیا میں	وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا
اور بے کار ہے جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔	وَبِطْلٍ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾

ان آیات میں دنیا پرستی کی مذمت اور خباثت بیان کی گئی ہے۔ واضح کیا گیا کہ جو کوئی دنیا کا طلب گار ہو گا اُسے اُس کی نیکیوں کا صلہ دنیا میں دے دیا جائے گا۔ ایسے بد نصیب انسان کے لیے آخرت میں سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے دکھاوے کے لیے یا ایمان سے محرومی کے ساتھ یا اپنے ضمیر کو جھوٹی تسلیاں دینے کے لیے جو جزوی نیکیاں کی تھیں، وہ روز قیامت بے وزن ثابت ہوں گی اور اُن کی تمام کاوشیں برباد ہو جائیں گی۔

آیت ۱۷

قرآن مجید پر ایمان لانے والے ہی سلیم الفطرت ہیں

تو کیا جو شخص ہو واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے	أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ
---	---

---



---



---



---



---



---



---



---

اور اُس کے پیچھے آیا ہوا ایک گواہ (قرآن) اللہ کی طرف سے	وَيَتْلُوهُ شَاهِدًا مِّنْهُ
اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی جو پیشوا اور رحمت تھی	وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً
ایسے ہی (واضح دلیل والے) لوگ ایمان لاتے ہیں اس قرآن پر	أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ
اور جو انکار کرتا ہے اس کا مختلف گروہوں میں سے	وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ
تو (جہنم کی) آگ ہی اُس کے وعدے کی جگہ ہے	فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ
تو نہ ہوں آپ کسی شک میں اس کے بارے میں	فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ
یقیناً وہ قرآن حق ہے آپ کے رب کی طرف سے	إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲﴾

اس آیت میں دعوت دی گئی کہ غور کرو ایک شخص سلیم الفطرت ہے جس کا باطن توحید کی گواہی دے رہا ہے۔ پھر قرآن نے آکر اُس کے باطن میں پوشیدہ حق پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اسی حق کی تائید اس سے پہلے تورات بھی کر رہی تھی۔ کیا ایسے سلیم الفطرت لوگ قرآن حکیم کی تعلیمات کا انکار کر سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔ ان سلیم الفطرت ہستیوں میں سب سے اعلیٰ مثال نبی اکرم ﷺ کی ہے۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ولادت سے لے کر ظہور نبوت تک انتہائی پاکیزہ تھی۔ آپ ﷺ پر نبوت کے ظہور اور قرآن حکیم کے نزول نے آپ ﷺ کے کردار کی سچائی پر مضبوط گواہی قائم کر دی۔ قرآن حکیم سے پہلے رحمت بھرے احکام شریعت تورات میں تھے۔ اب یہ رحمت قرآن حکیم کی صورت میں برسی ہے۔ یہ ایسی یقینی حقیقت ہے جس پر شک

کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ سلیم الفطرت لوگ اس قرآن پر ایمان لا کر رسالتِ محمد ﷺ کے برحق ہونے کی گواہی دیں گے۔ البتہ لوگوں کی اکثریت ایمان لانے سے محروم رہے گی اور جہنم کی آگ کا نوالہ بنے گی۔

### آیات ۱۸ تا ۲۲

سب سے بڑے ظالم اور بد نصیب لوگ

اور کون زیادہ ظالم ہے اُس سے جو گھڑتا ہے اللہ پر جھوٹ؟	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
یہ لوگ پیش کیے جائیں گے اپنے رب کے سامنے	أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ
اور کہیں گے گواہ	وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ
یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ بولا تھا اپنے رب پر	هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ
سن لو! اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔	أَلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ
وہ لوگ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے	الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ
اور تلاش کرتے ہیں اُس میں ٹیڑھ	وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا
اور وہی آخرت کا انکار کرنے والے بھی ہیں۔	وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ
یہ لوگ نہیں تھے بے بس کرنے والے (اللہ کو) زمین میں	أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ
اور نہیں ہے اُن کے لیے اللہ کے سوا کوئی حمایتی	وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّن دُونِ اللَّهِ مِن أَوْلِيَاءَ
دگنا کیا جائے گا اُن کے لیے عذاب	يُضَعْفُ لَهُمُ الْعَذَابُ

مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ⑩	نہ وہ توفیق رکھتے تھے سننے کی اور نہ وہ دیکھا کرتے تھے۔
أُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ⑪	یہی وہ ہیں جنہوں نے خسارے میں ڈالا اپنے آپ کو اور کھو گیا اُن سے وہ سب جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔
لَا جَرَمَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخِسُونَ ⑫	کوئی شک نہیں کہ بلاشبہ وہی ہوں گے آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں جانے والے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ سب سے بڑا ظالم گروہ ایسے مجرموں کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں کہ اُس کے کچھ شریک ہیں۔ روزِ قیامت کئی گواہ اُن کے اس ظلم کے خلاف گواہی دیں گے۔ پھر اُن ظالموں پر اس لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی کہ وہ نہ صرف خود مشرک تھے بلکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اُس کی عطا کردہ تعلیمات پر اعتراضات کرتے تھے۔ اب کوئی اُن کی مدد کے لیے نہیں آئے گا۔ اُن کے لیے عذاب مسلسل بڑھایا جائے گا۔ یہ وہ بدنصیب ہیں جو دنیا میں حق سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔ نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں دیکھ کر عبرت حاصل کرتے تھے۔ اب انہیں آخرت میں بدترین خسارے سے دوچار ہونا پڑے گا۔

### آیت ۲۳

#### سعادت مند لوگ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآخَبْتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۖ	بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے اچھے اور عاجزی اختیار کی اپنے رب کی طرف
---	---

---



---



---



---



---



---



---



---

وہی جنت والے ہیں	أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ
وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۱﴾

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ سعادت مند لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کلام اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں، اچھے اعمال کریں اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے عاجزی کے ساتھ سر تسلیم خم کر دیں۔ یہ وہ خوش نصیب ہیں جو ہمیشہ ہمیش جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں شامل فرمائے۔ آمین!

## آیت ۲۴

## بد نصیبوں اور خوش نصیبوں کی مثال

مثال دونوں فریقوں کی ایسے ہے	مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ
جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا	كَالْأَعْمَى وَالْأَصْمَى وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۗ
کیا یہ دونوں برابر ہیں مثال میں؟	هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا ۗ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۳۲﴾

ع

یہ آیت اعلان کر رہی ہے کہ شرک کرنے والے بد نصیب لوگ درحقیقت اندھے اور بہرے ہیں۔ نہ وہ کائنات میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھ رہے ہیں کہ اُن سے معرفت الہی حاصل کریں اور نہ ہی کسی حق کے داعی کی پکار سن رہے ہیں کہ اُسے قبول کر کے سیدھی راہ پر آجائیں۔ ان کے مقابلے میں نیکیاں کرنے والے مومن وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ وہ مظاہر قدرت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کی معرفت سے سرشار ہو رہے ہیں اور حق کی پکار کو سن کر لبیک کہتے ہوئے اپنا کردار سنوار رہے ہیں۔ آیت کے آخر میں پوچھا گیا کہ اے لوگو! کیا یہ دونوں طرح کے لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟

---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲۷ تا ۳۵

## حضرت نوحؑ کی دعوت اور سردارانِ قوم کا جواب

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ	اور یقیناً ہم نے بھیجا نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف
إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۲۷﴾	(انہوں نے فرمایا) بے شک میں تمہارے لیے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔
أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۗ	کہ تم عبادت نہ کرو مگر اللہ ہی کی
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمِ آلِيمٍ ﴿۲۸﴾	بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے۔
فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ	تو کہنے لگے سردار جنہوں نے کفر کیا تھا ان کی قوم میں سے
مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا	(اے نوح!) ہم نہیں دیکھتے تمہیں مگر انسان اپنے جیسا
وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ	اور ہم نہیں دیکھتے تمہیں کہ پیروی کرتے ہوں تمہاری
إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِادِّئِ الرَّأْيِ ۗ	مگر وہ لوگ جو ہم میں حقیر ہیں سرسری رائے میں
وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ	اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہیں ہم پر کوئی فضیلت ہے
بَلْ نُنظِّقُهُمْ كَذِبِينَ ﴿۲۹﴾	بلکہ ہم تو خیال کرتے ہیں تم لوگوں کو جھوٹا۔

ان آیات میں حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کے لیے دعوت اور سردارانِ قوم کی طرف سے دعوت کے جواب کا ذکر ہے۔ حضرت نوحؑ نے قوم کو توحید پر ایمان لانے اور اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنے کی دعوت دی۔ سردارانِ قوم نے حقارت سے اس دعوت کو ٹھکرا دیا

---



---



---



---



---



---



---



---

اور طنز کیا کہ نوحؑ ہماری طرح کے ایک انسان ہیں اور اُن کا ساتھ دینے والے ہمارے معاشرہ کے مفلس اور گھٹیا لوگ ہیں۔ اُن میں کوئی ایسی خاص خوبی نہیں کہ ہم انہیں افضل سمجھ کر اُن کی طرح ایمان لے آئیں۔ ہر زمانے میں تکبر کرنے والے دولت کے پیجاریوں نے اسی طرح رسولوںؑ کی بشریت اور اُن کے ساتھیوں کی غربت پر اعتراضات کیے۔ اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ انسانوں کے لیے نمونہ انسان ہی بن سکتا ہے اور اہمیت انسانوں کے سیرت و کردار کی ہے نہ کہ اُن کے پاس موجود مال و دولت کی۔

آیات ۲۸ تا ۳۱

### حضرت نوحؑ کی بلیغ و وضاحت

قَالَ يَقَوْمِ	فرمایا نوحؑ نے اے میری قوم!
ارْعَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّيْ	کیا تم نے دیکھا ہے کہ اگر میں ہوں ایک واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے
وَ اٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ	اور اُس نے دی ہے مجھے رحمت اپنے پاس سے
فَعْبَيْتْ عَلَيْكُمْ	پھر وہ پوشیدہ کر دی گئی ہے تم پر
اَنْلِزْ مَكُوْهُا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾	کیا ہم جبراً مسلط کردیں تم پر اُسے جبکہ تم اُسے ناپسند کرنے والے ہو۔
وَيَقَوْمِ	اور اے میری قوم!
لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا	میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی مال
اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ	نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ پر
وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور نہیں ہوں میں ہر گز دور ہٹانے والا اُن لوگوں کو جو

ایمان لائے	
بے شک وہ ملنے والے ہیں اپنے رب سے	إِنَّهُمْ مُلْقُوا رَبَّهُمْ
اور لیکن میں دیکھتا ہوں تمہیں ایسی قوم کہ تم جہالت کر رہے ہو۔	وَلِكَيْتَىٰ آرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝۱۰
اور اے میری قوم!	وَيَقُومِ
کون مدد کرے گا میری اللہ کے مقابلہ میں اگر میں دور ہٹا دوں انہیں؟	مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۗ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝۱۱
میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں	وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ
اور نہ میں کل غیب جانتا ہوں	وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ
اور نہ ہی کہتا ہوں کہ بے شک میں فرشتہ ہوں	وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ
اور نہ ہی کہتا ہوں اُن سے جن کو حقیر دیکھتی ہیں تمہاری نگاہیں	وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ
کہ ہر گز نہیں دے گا انہیں اللہ کوئی بھلائی	لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۗ
اللہ بہتر جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے	اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۝۱۲
بے شک میں تو اُس وقت یقیناً جو جاؤں گا ظالموں میں سے۔	إِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۳



حضرت نوحؑ نے مخالفت کرنے والے سردارانِ قوم کو جواب دیا کہ دیکھو میں نے تمہارے درمیان ایک پاکیزہ زندگی بسر کی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت کے لیے پسند فرمایا۔ میری دعوت بے لوث ہے۔ میں نے تم سے اس پر کوئی نذرانہ یا معاوضہ طلب نہیں کیا۔ میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں انسان نہیں بلکہ کوئی فوق الفطرت مخلوق ہوں یا میرے اختیار میں دنیا کے خزانے ہیں۔ میں نے صرف یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو لوگ مجھ پر ایمان لائے ہیں، معاشی یا معاشرتی اعتبار سے ان کی کیا حیثیت ہے، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ انتہائی بلند مقام کے حامل ہیں۔ اگر میں تمہاری خواہش کے مطابق انہیں اپنے پاس سے دور کر دوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کی سزا سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

## آیات ۳۲ تا ۳۵

## قوم کا حضرت نوحؑ سے عذاب لانے کا مطالبہ

قَالُوا يَا نُوحُ ادِّ جِدِّ لَنَا	کہنے لگے (سردارانِ قوم) اے نوحؑ! بلاشبہ تم نے جھگڑا کیا ہے ہم سے
فَاكْثَرْتَ جِدًّا لَنَا	پھر تم نے بہت ہی کیا جھگڑا ہم سے
فَاتِنَّا بِمَا تَعِدُنَا	تو لے آؤ ہم پر وہ عذاب جس کی تم دھمکی دیتے ہو ہمیں
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾	اگر تم سچے ہو۔
قَالَ اِنَّمَا يَتَّبِعُكُمْ بِئِذَا شَاءَ	فرمایا نوحؑ نے بے شک لائے گا تم پر اُسے صرف اللہ ہی اگر چاہے گا
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾	اور نہیں ہو تم بے بس کرنے والے (اللہ کو)۔
وَلَا يَنْفَعُكُمْ نَصِيحَتِيْ	اور نہیں فائدہ دے گی تمہیں میری خیر خواہی

اگرچہ میں چاہوں کہ خیر خواہی کروں تمہاری	إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ
اگر اللہ چاہتا ہو کہ وہ گمراہ کرے تمہیں	إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ ۗ
وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔	هُوَ رَبُّكُمْ ۗ وَاللَّيْهَ تَرْجِعُونَ ﴿۳۷﴾
کیا وہ (مشرکین مکہ) کہتے ہیں کہ انہوں نے خود گھڑ لیا ہے قرآن	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۗ
اے نبی! فرمائیے اگر میں نے خود گھڑا ہے اُسے	قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ
تو میرے ہی ذمے ہے میرا جرم	فَعَلَىٰ إِجْرَامِي
اور میں بری ہوں اُس سے جو تم جرم کرتے ہو۔	وَإِنَّا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ﴿۳۸﴾

سُجَّ

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ سرداران قوم نے حضرت نوحؑ کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے اُن سے مطالبہ کیا کہ ہم پر عذاب لے آؤ۔ حضرت نوحؑ نے جواب دیا کہ عذاب تو اللہ تعالیٰ ہی لے کر آئے گا اور تم اُس عذاب سے بچ نہ سکو گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں برباد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر میری خیر خواہی اور نصیحت تمہیں عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ مشرکین مکہ نے سمجھ لیا کہ یہ تو ہمارا ہی طرز عمل ہے جو حضرت نوحؑ کی قوم کے سرداروں کا نام لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ ان واقعات سے عبرت حاصل کرتے مگر اپنی اصلاح کی بجائے انہوں نے الزام لگا دیا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں جو گھڑ لی گئی ہیں۔ انہیں آگاہ کر دیا گیا کہ بالفرض اگر نبی اکرم ﷺ نے یہ واقعات خود سے بنا لیے ہیں تو اس کی ذمہ داری اُن پر ہے لیکن کان کھول کر سن لو کہ تم جو بہتان لگا رہے ہو تو اس کی سزا پھر تمہیں ہی بھگتنا پڑے گی۔

## آیات ۳۶ تا ۳۹

اہل حق کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

اور وحی کی گئی نوح کی طرف	وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ
بے شک کوئی بھی ہر گز ایمان نہیں لائے گا آپ کی قوم میں سے	أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ
سوائے اُس کے جو ایمان لاچکا	إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ
تو نہ ہوں آپؑ غمگین اُس پر جو وہ کرتے رہے ہیں۔	فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾
اور بنائے کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے	وَأَصْنَعِ الْفُلَّكَ بِأَعْيُنِنَا
اور ہماری وحی کے مطابق	وَوَحِينَا
اور نہ بات کیجیے مجھ سے اُن لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا	وَلَا تَخَاطَبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۗ
بے شک وہ غرق کیے جانے والے ہیں۔	إِنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ ﴿۳۷﴾
اور وہ بناتے رہے کشتی	وَيَصْنَعِ الْفُلَّكَ ۗ
اور جب کبھی گزرتے اُن کے پاس سے کچھ سردار اُن کی قوم سے	وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأَ مِنْ قَوْمِهِ
مذاق کرتے اُن سے	سَخِرُوا مِنْهُ ۗ

فَرَمَاتے نوحؑ اگر تم مذاق کرتے ہو ہم سے	قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا
تو بے شک ہم بھی مذاق کریں گے تم سے	فَاَا تَسْخَرُوْنَ مِنْكُمْ
جیسے تم مذاق کر رہے ہو۔	كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝۱۱
تو جلد ہی تم لوگ جان لو گے	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۱
کون ہے آتا ہے جس پر ایسا عذاب جو رسوا کر دے گا اُسے	مَنْ يَّاتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
اور اترے گا جس پر دائمی عذاب۔	وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۱۲

طویل عرصہ کی تبلیغ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو آگاہ کر دیا کہ اب آپؑ کی قوم میں سے مزید کوئی ایمان نہ لائے گا۔ وقت آگیا ہے کہ زمین کو کافروں کی گندگی سے پاک کر دیا جائے۔ آپؑ ہماری رہ نمائی اور نگرانی میں ایک کشتی بنائیے۔ حضرت نوحؑ کشتی بنا رہے تھے اور کفار آپؑ کا مذاق اڑا رہے تھے کہ یہ خشکی میں چلانے کے لیے کشتی بنا رہے ہیں۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ مذاق اڑالو، عنقریب ہم تمہارا مذاق اڑائیں گے۔ اب تم پر رسوا کن اور دائمی عذاب نازل ہونے ہی والا ہے۔

آیات ۴۰ تا ۴۱

قوم نوحؑ پر عذاب کا آغاز

یہاں تک کہ جب آگیا ہمارا حکم	حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَمْرُنَا
اور ابل پڑا تنور	وَفَاَرَ التَّنُوْرُ ۱
تو ہم نے کہا (اے نوحؑ) سوار کر لو کشتی میں ہر جنس سے دونوں جوڑے (نر اور مادہ)	قُلْنَا اٰحِبِلْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اِثْنَيْنِ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور اپنے گھر والوں کو	وَأَهْلَكَ
سوائے اُس کے طے ہو گیا جس کے خلاف فیصلہ	إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
اور (اُس کو بھی سوار کر لو) جو ایمان لایا	وَمَنْ آمَنَ ۗ
اور نہیں ایمان لائے اُن کے ساتھ مگر تھوڑے سے لوگ۔	وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۱۰﴾
اور فرمایا نوحؑ نے سوار ہو جاؤ اس میں	وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا
اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا	بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِبَهَا وَمُرسَهَا ۗ
بے شک میرا رب یقیناً بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱﴾

حضرت نوحؑ کی قوم پر عذاب ایک طوفان کے ذریعے آیا جس کی ابتدا ایک خاص تنور میں سے پانی کے ایلنے سے ہوئی۔ پھر موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور زمین میں جگہ جگہ سے چشمے پھوٹنے لگے۔ حضرت نوحؑ نے تمام اہل ایمان اور ہر مخلوق کا ایک جوڑا کشتی میں سوار کر لیا۔ اُن کے گھر والوں میں سے اُن کی بیوی اور ایک بیٹا کشتی میں سوار نہ ہوئے۔ حضرت نوحؑ نے مومنوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کشتی پر سوار ہو جاؤ۔ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ تعالیٰ کے اذن اور قدرت سے ہے۔ وہ مومنوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرنے والا اور اُن پر بہت رحم فرمانے والا ہے، لہذا وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بہ خیریت اتارے گا۔ یہ ہے مومنانہ طرزِ عمل کہ تدبیر کی جائے لیکن بھروسا اپنی تدبیر پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہو۔

---



---



---



---



---



---



---



---

آیات ۴۲ تا ۴۴

قومِ نوحؑ پر عذاب

اور کشتی چلنے لگی انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موج میں	وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۗ
اور پکارا نوحؑ نے اپنے بیٹے کو	وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ
اور وہ تھا کنارے پر	وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ
اے میرے بیٹے! سوار ہو جاؤ ہمارے ساتھ	يَبْنِيُّ اِذْ كَبَّ مَعَنَا
اور نہ شامل ہو کافروں کے ساتھ۔	وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ ۝۳۶
اُس نے کہا میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں کسی پہاڑ کی	قَالَ سَاوِمِي اِلَى جَبَلٍ
وہ بچالے گا مجھے پانی سے	يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۗ
فرمایا نوحؑ نے کوئی بچانے والا نہیں آج اللہ کے	قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
(عذاب کے) فیصلہ سے	اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۗ
مگر جس پر وہ رحم کر دے	وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ
اور حائل ہو گئی اُن دونوں کے درمیان موج	فَكَانَ مِنَ الْمَغْرُقِينَ ۝۳۷
تو وہ ہو گیا غرق کیے جانے والوں میں سے۔	وَقِيلَ يَا رِضُّ اْبْلَعِي مَاءَكَ
اور کہا گیا اے زمین! نگل لے اپنا پانی	وَيَسْمَاءُ اَفْلَعِي
اور اے آسمان! تھم جا	

اور نیچے اتار دیا گیا پانی	وَ غِيْضَ الْمَآءِ
اور کام تمام کر دیا گیا	وَ قَضَى الْاَمْرُ
اور کشتی جا ٹھہری جو دی پہاڑ پر	وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ
اور کہا گیا ہلاکت و بربادی ہو ظالم قوم کے لیے۔	وَ قِيلَ بَعْدَ اِلْقَاْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

یہ آیات قوم نوح پر آنے والی تباہی کی داستان بیان کر رہی ہیں۔ زمین سے اٹھنے اور آسمان سے برسنے والے پانی کی سطح بلند ہوتی گئی۔ ایسا طوفان آیا کہ جس سے پہاڑ جیسی بلند موجیں پیدا ہو گئیں۔ کشتی میں سوار مومنوں کے سوا پوری قوم اس طوفان میں غرق ہو گئی۔ حضرت نوح کا ایک بیٹا بھی ایمان لانے سے محروم رہا تھا۔ آپ نے اُسے آخری وقت تک دعوت دی کہ وہ ایمان لا کر کشتی میں سوار ہو جائے۔ اُس نے اسباب پرستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں پہاڑ پر چڑھ کر خود کو ڈوبنے سے بچا لوں گا۔ اچانک ایک موج آئی اور اُسے بہا کر لے گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے طوفان تھم گیا، زمین خشک ہو گئی اور کشتی جو دی پہاڑ پر جا ٹھہری۔ زمین سرکشوں اور نافرمانوں کی نجاست سے پاک کر دی گئی۔

آیات ۳۵ تا ۳۹

بیٹے کے حق میں حضرت نوح کی سفارش قبول نہیں کی گئی

اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر عرض کی	وَ نَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ
اے میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے تھا	رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ
اور بلاشبہ تیرا وعدہ سچا ہے	وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ
اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا	وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ہے۔	
فرمایا اللہ نے اے نوح!	قَالَ يُنُوحُ
بے شک وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے	إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ
بے شک وہ ایسے عمل والا ہے جو اچھا نہیں	إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۗ
پس نہ مانگو مجھ سے وہ، نہیں ہے تمہیں جس کا علم	فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۗ
بے شک میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں	إِنِّي أَعْظُكَ
کہ کہیں تم ہونہ جاؤ نادانوں میں سے۔	أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝۱۱
عرض کی نوح نے اے میرے رب!	قَالَ رَبِّ
بے شک میں پناہ میں آتا ہوں آپ کی کہ میں مانگوں	إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۗ
آپ سے وہ، نہیں ہے جس کا مجھے علم	
اور اگر آپ نے نہیں بخشا مجھے	وَالْأَتَغْفِرُ لِي
اور رحم نہیں کیا مجھ پر	وَتَرْحَمَنِي
میں ہو جاؤں گا خسارہ پانے والوں میں سے۔	أَكُنَّ مِنَ الْخَسِرِينَ ۝۱۲
کہا گیا اے نوح!	قِيلَ يُنُوحُ
(کشتی سے) اتر جائیے سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے	اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا
اور برکتوں کے ساتھ جو آپ پر ہیں	وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ



اور ایسی جماعتوں پر جو اُن میں سے ہیں جو آپ کے ساتھ ہیں	وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ
اور کئی جماعتیں ہیں کہ ابھی ہم فائدہ دیں گے انہیں	وَأُمَّةٍ سَنُنَبِّئُهم
پھر پہنچے گا انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب۔	ثُمَّ يَبَسُّهم مِّمَّا عَذَابُ الْيَوْمِ ﴿۳۸﴾
یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے	تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ
ہم وحی کر رہے ہیں جسے اے نبی آپ کی طرف	نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۚ
نہیں جانتے تھے اسے آپ	مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ
اور نہ ہی آپ کی قوم اس سے پہلے	وَلَا قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا ۖ
پس صبر کیجئے	فَاصْبِرْ ۗ
بے شک اچھا انجام پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔	إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۹﴾

۳۹

ان آیات میں حضرت نوح کی اپنے بیٹے کے حق میں سفارش کا ذکر ہے۔ حضرت نوح نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی اے میرے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے تھا اور آپ نے میرے گھر والوں کو محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ بے شک آپ کا وعدہ برحق ہے۔ جو اب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوح! وہ تمہارے گھر والوں میں سے نہیں تھا، اس لیے کہ اُس کے اعمال غیر صالح تھے۔ حقیقت یہی ہے کہ فاسق و فاجر اولاد کا صالح والد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ بقول اقبال۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو

پھر پسر قابل میراثِ پدر کیوں کر ہو؟

---



---



---



---



---



---



---



---

حضرت نوحؑ نے بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اُس سفارش پر بخشش کی التجا کی جو انہوں نے غیر صالح بیٹے کے حق میں کی تھی۔ ۹۵۰ برس تک اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے والے نوحؑ کی اپنے بیٹے کے حق میں سفارش اگر بارگاہِ خداوندی میں قبولیت حاصل نہیں کر سکی تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہماری اکثریت کے ذہن میں جو شفاعتِ باطلہ کے تصورات ہیں ان کی کیا حقیقت ہے اور ان کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ آخر میں نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہ واقعات غیب کی خبروں میں سے ہیں جو آپ ﷺ کو سنائے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ حضرت نوحؑ کی طرح ڈٹے رہیں۔ دنیا میں کفار و قتی طور پر آپ ﷺ کو دکھ دے رہے ہیں لیکن وہ انجامِ بد سے دوچار ہو کر رہیں گے اور آخرت میں تمام نعتیں اور ابدی راحت و سکون آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو حاصل ہوگا۔

### آیات ۵۰ تا ۵۲

#### اللہ تعالیٰ کی بندگی، توبہ اور استغفار کی برکات

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۝	اور (بھیجا گیا) قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہودؑ کو
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا لِلّٰهِ	اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهِ غَيْرِهٖ ۝	نہیں تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا
اِنَّ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُونَ ۝	نہیں ہو تم مگر جھوٹ گھڑنے والے۔
يٰقَوْمِ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝	اے میری قوم! میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر
اِنَّ اَجْرِي اِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۝	نہیں ہے میرا اجر مگر اُس کے ذمہ جس نے مجھے پیدا کیا
اَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝	تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ	اور اے میری قوم! بخشش مانگو اپنے رب سے

پھر پلٹ آؤ اسی کی طرف	ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ
وہ بھیجے گا آسمان کو تم پر موسلا دھار برستا ہوا	يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
اور ٹھہرائے گا تمہیں قوت میں تمہاری موجودہ قوت کے ساتھ	وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ
اور رخ نہ پھیرو مجرم بنتے ہوئے۔	وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿۵۷﴾

یہ آیات حضرت ہود کی بے لوث دعوت بیان کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنی قوم یعنی قوم عاد کو دعوت توحید دی، اللہ تعالیٰ سے گناہوں پر بخشش مانگنے کی تلقین کی اور پھر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پلٹنے کی ترغیب دی۔ انہیں بشارت دی کہ اگر تم نے میری دعوت قبول کی تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دے گا۔ تم پر رحمتوں والی بارشیں برسائے گا جس سے تمہاری زراعت ترقی کرے گی۔ تمہاری مالی، بدنی، افرادی غرض ہر قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔ گویا انبیاء کی دعوت پر لبیک کہنے سے صرف آخرت ہی نہیں سنورتی بلکہ دنیا میں بھی خوش حالی نصیب ہوتی ہے۔

آیات ۵۳ تا ۵۷

حضرت ہود کی اپنی قوم کے ساتھ کشمکش

قوم ہود نے کہا اے ہود! نہیں لائے تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل	قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ
اور نہیں ہیں ہم چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تمہارے کہنے سے	وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ
اور ہم نہیں ہیں تمہاری بات ماننے والے۔	وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۵۷﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ہم نہیں کہتے مگر یہی کہ تمہیں پاگل کر دیا ہے ہمارے بعض معبودوں نے بری طرح سے	إِنْ تَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوِّءٍ ۚ
فرمایا ہوڈنے بے شک میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو	قَالَ إِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ
اور تم بھی گواہ رہو کہ بے شک میں بے زار ہوں اُن سے جن کو تم شریک کرتے ہو	وَأَشْهَدُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَشْرِكُونَ ﴿۱۲﴾
اللہ کے سوا	مِنْ دُونِهِ
پس تم تدبیر کر لو میرے خلاف سب مل کر	فَكِيدُونِي جَبِيحًا
پھر مہلت نہ دو مجھے۔	ثُمَّ لَا تَنْظُرُونَ ﴿۱۳﴾
بلاشبہ میں نے بھروسا کر لیا ہے اللہ پر جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے	إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ
کوئی جان دار نہیں مگر اللہ نے پکڑا ہوا ہے اُسے پیشانی کے بالوں سے	مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ
بے شک میرا رب ملے گا سیدھی راہ پر۔	إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۴﴾
پھر اگر تم رخ پھیر لو	فَإِنْ تَوَلَّوْا
تو یقیناً میں نے تو پہنچا دیا ہے تمہیں وہ پیغام مجھے بھیجا گیا ہے جس کے ساتھ تمہاری طرف	فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ
اور جانشین بنا دے گا میرا رب کسی اور قوم کو تمہارے سوا	وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۝	اور تم نہ بگاڑ سکو گے اُس کا کچھ بھی
إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝	بے شک میرا رب ہر چیز پر خوب نگران ہے۔

ان آیات میں حضرت ہود کی اپنی قوم کے ساتھ کشمکش کا بیان ہے۔ قوم نے آپ کی دعوت جھٹلا دی اور کہا کہ شاید ہمارے کسی معبود نے آپ پر برے اثرات ڈال دیے ہیں۔ حضرت ہود نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ تمہارے معبود میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ ہر مخلوق ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں اور اُس کا نفع و نقصان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے تم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اگر تم نے یہ پیغام قبول نہ کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کر دے گا۔ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو دنیا میں خلافت دے گا اور تم اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔

آیات ۵۸ تا ۶۰

### قوم عاد پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا	اور جب آیا ہمارا حکم
نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا ۝	ہم نے نجات دی ہود کو اور ان کو جو ایمان لائے اُس کے ساتھ اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ
وَنَجَّيْنَاهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝	اور ہم نے نجات دی انہیں بہت سخت عذاب سے۔
وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ	اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کی آیات کا
وَعَصَوْا رُسُلَهُ	اور جنہوں نے نافرمانی کی اُس کے رسولوں کی
وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝	اور انہوں نے پیروی کی ہر سرکش، دشمن حق کے حکم کی

اور اُن کے پیچھے لگا دی گئی اس دنیا میں لعنت	وَاتَّبِعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً
اور قیامت کے دن بھی	وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ
سن لو! بے شک عاد نے کفر کیا اپنے رب کا	الَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ
سن لو! بربادی ہے عاد کے لیے جو ہود کی قوم تھی۔	الَا بُعْدًا لِّلْعَادِ قَوْمِ هُودٍ

ان آیات میں قوم عاد پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود اور اہل ایمان کو محفوظ رکھا اور ایک تیز و تند ہوا کے ذریعے بقیہ قوم کو اٹھا کر ٹنچ دیا۔ وہ اس طرح مٹا دیے گئے جیسے کبھی وہاں آباد ہی نہ تھے۔ قوم عاد کو رسولوں کی نافرمانی اور حق کے دشمن سرکش سرداروں کی پیروی کی عبرت ناک سزا ملی۔ دنیا و آخرت میں لعنت اور پھٹکار ہی اُن کا نصیب ٹھہری۔ بلاشبہ نافرمان قوموں کا انجام بہت ہی برا ہوا۔

آیات ۶۱ تا ۶۲

حضرت صالحؑ کی دعوت اور قوم کا جواب

اور (بھیجا گیا) قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالحؑ کو	وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا
انہوں نے فرمایا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی	قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
نہیں تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا	مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ
اسی نے پیدا کیا تمہیں زمین سے	هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ
اور آباد کیا تمہیں اُس میں	وَأَسْتَعْمِرَكُمْ فِيهَا
سو بخشش مانگو اسی سے	فَاسْتَغْفِرُوهُ

وَقَالَ لَهُمْ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

<p>پھر پلٹ آؤ اسی کی طرف</p>	<p>ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۱</p>
<p>بے شک میرا رب بہت قریب ہے، دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔</p>	<p>إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۱۱</p>
<p>قوم شمود نے کہا اے صالح! یقیناً تم تھے ہم میں امیدوں کا مرکز اس سے پہلے</p>	<p>قَالُوا يُصْلِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا</p>
<p>کیا تم روکتے ہو ہمیں کہ ہم عبادت کریں اُن کی جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا؟</p>	<p>أَتَنْهِنَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا</p>
<p>اور بلاشبہ ہم یقیناً ایسے شک میں ہیں اُس بات کے بارے میں، تم دعوت دیتے ہو ہمیں جس کی طرف، جو بے چین کرنے والا ہے۔</p>	<p>وَإِنَّا لَنَفِي شَاكٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ صَرِيحٌ ۱۲</p>

ان آیات میں حضرت صالحؑ کی دعوت اور قوم کی طرف سے جواب کا ذکر ہے۔ حضرت صالحؑ نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے، اُس سے بخشش مانگنے اور اُس کی طرف پلٹنے کی تلقین کی۔ یقین دہانی کرائی کہ اللہ تعالیٰ قریب ہے اور دعائیں قبول فرمانے والا ہے لہذا کسی واسطے یا وسیلے کی ضرورت نہیں ہے۔ قوم نے حضرت صالحؑ کی صداقت، دیانت اور پاکیزہ زندگی کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہمیں تو امید تھی کہ آپ اپنے اعلیٰ اوصاف کے ذریعہ قوم کا نام روشن کریں گے۔ اس کے برعکس آپ نے اپنے آباء و اجداد کے عقائد اور تصورات ہی کی نفی کر دی ہے۔ قوم نے حضرت صالحؑ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور شدت کے ساتھ اس دعوت کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۶۳ تا ۶۴

### حضرت صالحؑ کی وضاحت

فَرَمَا يٰصَالِحُ لِيَا مِيرِي قَوْمِ!	قَالَ يٰقَوْمِ
کیا تم نے دیکھا اگر میں ہوں ایک واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے	اَرَأَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّيْ
اور اُس نے دی ہے مجھے اپنی طرف سے رحمت	وَالتَّنْبِيْ مِنْهُ رَحْمَةٌ
تو کون مدد کرے گا میری اللہ کے مقابلہ میں اگر میں نافرمانی کروں اُس کی	فَمَنْ يُّنصِرُنِيْ مِنْ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهُ
سو تم نہیں بڑھا رہے مجھے مگر نقصان پہچانے میں۔	فَمَا تَزِيْدُوْنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾
اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لیے ایک نشانی	وَيَقَوْمٍ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةٌ
پس چھوڑ دو اسے کھاتی پھرے اللہ کی زمین میں	فَذُرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْ اَرْضِ اللّٰهِ
اور نہ چھونا اسے برائی کے ساتھ	وَلَا تَمْسُوْهَا بِسُوْءٍ
ورنہ پکڑ لے گا تمہیں ایک قریبی عذاب۔	فَيَاْخُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾

حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو یاد دلایا کہ میں نے تمہارے درمیان ایک پاکیزہ زندگی بسر کی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت کے لیے پسند فرما کر مجھ پر اپنے احسانات کی بارش کر دی۔ کیا میں تمہاری امیدوں اور توقعات کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ احسان فراموشی کروں؟ اگر میں نے ایسا کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کون بچا سکے گا؟ قوم نے فرمائش کی کہ اگر پہاڑ سے زندہ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



اونٹنی برآمد کر دی جائے تو وہ ایمان لے آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ ظاہر کر دیا۔ حضرت صالحؑ نے قوم سے کہا کہ معجزہ سے ظاہر ہونے والی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی خاص نشانی ہے لہذا اس کے کھانے پینے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے اور نہ ہی اُسے مار دینے کی نیت سے ہاتھ لگایا جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کا ایک قریبی عذاب تمہیں ہلاک کر دے گا۔

آیات ۶۵ تا ۶۸

قومِ شموذپر عذاب

فَعَقَرُوْهَا	پھر انہوں نے ٹانگیں کاٹ دیں اونٹنی کی
فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ ۗ	تو فرمایا صالحؑ نے مزے کر لو اپنے گھروں میں تین دن تک
ذٰلِكَ وَعَدُوْا غَیْرُ مَكْدُوْبٍ ۝۱۵	یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا
فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا	پھر جب آیا ہمارا حکم
نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا	ہم نے نجات دی صالحؑ کو اور انہیں جو ایمان لائے اُن کے ساتھ اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ
وَمِنْ خِزْمِیْ یَوْمَئِذٍ ۗ	اور (بچالیا) اُس دن کی رسوائی سے
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝۱۶	بے شک آپؑ کا رب ہی نہایت طاقتور، بہت زبردست ہے۔
وَ اَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا الصَّیْحَةَ	اور پکڑ لیا انہیں جنہوں نے ظلم کیا تھا ایک ہول ناک آواز نے

پس وہ ہو گئے اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے ہوئے۔	فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِثِيَيْنَ ۝۱۷
گویا وہ رہے ہی نہ تھے کبھی اُن گھروں میں	كَانَ لَمْ يَخْنَوْا فِيهَا ۝
سن لو! بے شک ثمود نے کفر کیا اپنے رب کا	إِلَّا إِنَّ ثَمُودًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۝
سن لو! ابراہادی ہے ثمود کے لیے۔	إِلَّا بَعْدَ الثَّمُودِ ۝۱۸

ان آیات میں قوم ثمود پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے۔ قوم نے معجزہ کے ذریعہ ظاہر ہونے والی اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔ اس جرم کے تین روز بعد زوردار زلزلہ نے سرکش قوم کو نیست و نابود کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت صالحؑ اور اہل ایمان زلزلہ آنے سے پہلے ہی وہاں سے ہجرت کر گئے۔ پیچھے رہ جانے والے کافر اپنے گھروں میں ہلاک ہو گئے اور اُن کی بستیاں ایسے ویران ہو گئیں جیسے یہاں کبھی کوئی انسانی آبادی تھی ہی نہیں۔ معبود حقیقی کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ رکھا تھا، وہ اس مشکل وقت میں اُن کے کسی کام نہ آسکیں۔

### آیات ۶۹ تا ۷۳

### حضرت ابراہیمؑ کے لیے بیٹے اور پوتے کی بشارت

اور بلاشبہ آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوش خبری لے کر	وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى
انہوں نے کہا سلام	قَالُوا سَلَامًا ۝
ابراہیمؑ نے بھی فرمایا سلام	قَالَ سَلَامٌ
پھر آپؑ نے دیر نہ کی کہ لے آئے ایک مچھڑا بھنا ہوا۔	فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِينٍ ۝۱۹

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

پھر جب آپؐ نے دیکھا کہ اُن کے ہاتھ نہیں بڑھ رہے کھانے کی طرف	فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكَرَهُمْ
تو غیر سمجھا انہیں	وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۗ
اور دل میں محسوس کیا اُن سے خوف	قَالُوا لَا تَخَفْ
فرشتوں نے کہا ڈریے نہیں	إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ لُّوطٍ ۗ
بے شک ہمیں بھیجا گیا ہے قوم لوط کی طرف۔	وَأَمْرَاتُهُ قَابِلَةٌ فَضَحِكَتْ
اور آپؐ کی اہلیہ کھڑی تھیں سو وہ ہنس پڑیں	فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَقَ ۗ
تو ہم نے خوش خبری دی، انہیں اسحاقؑ کی	وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۗ
اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی۔	قَالَتْ يَوَيْلَ لِي
انہوں نے کہا ہائے حیرت!	ءِ الْإِدُ وَاَنَا عَجُوزٌ
کیا میں جنوں کی حالاں کہ میں بوڑھی ہوں	وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا ۗ
اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں	إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۗ
بے شک یہ یقیناً ایک عجیب چیز ہے۔	قَالُوا أَنْعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ
فرشتے کہنے لگے کیا آپؐ تعجب کرتی ہیں اللہ کے حکم پر؟	رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۗ
رحمت ہے اللہ کی اور اُس کی برکتیں ہیں آپؐ پر اے ابراہیمؑ کے گھر والو!	

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

إِنَّهُ حَيِّدٌ مَّجِيدٌ ①

بے شک اللہ بہت تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے۔

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ کے لیے بیٹے حضرت اسحاقؑ اور پوتے حضرت یعقوبؑ کی ولادت کی بشارت کا ذکر کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت میں چند فرشتوں کو حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھیجا۔ فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کا پیش کردہ کھانا نہیں کھایا۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ نے خوف محسوس کیا کہ کہیں یہ بری نیت سے تو نہیں آئے جو میرے دسترخوان کا نمک نہیں کھا رہے۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم انسان نہیں فرشتے ہیں اور قوم لوطؑ پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ اسی دوران حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ حضرت سارہ سلامؑ علیہا سامنے آئیں جو بانجھ اور بڑھاپے کی عمر میں تھیں۔ فرشتوں نے ان کو بیٹے حضرت اسحاقؑ اور پوتے حضرت یعقوبؑ کی بشارت دی۔ حضرت سارہ سلامؑ علیہا نے تعجب کا اظہار کیا کہ بڑھاپے اور بانجھ پن میں ایسا کیسے ممکن ہے؟ جواب میں فرشتوں نے کہا آپ کیوں اللہ کے فیصلے پر تعجب کر رہی ہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں اے اہل بیت! اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل بیت سے مراد نبیؐ اور ان کی زوجہ ہیں۔

آیات ۷۴ تا ۷۶

سرکش قوم کے لیے نبی کی سفارش قبول نہیں کی جاتی

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ	پھر جب دور ہو گیا ابراہیمؑ سے خوف
وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى	اور آگئی ان کے پاس خوش خبری
يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ①	وہ تکرار کرنے لگے ہم سے قوم لوطؑ کے بارے۔
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ②	بے شک ابراہیمؑ یقیناً نہایت بردبار، بڑے نرم دل، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔
يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ③	(اللہ نے فرمایا) اے ابراہیمؑ! رہنے دیجیے اسے

یقیناً آگیا ہے آپ کے رب کا حکم	إِنَّهٗ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ رَبِّكَ ۚ
اور بے شک آنے والا ہے اُن پر وہ عذاب جو ٹلنے والا نہیں۔	وَإِنَّهٗمُ اتَّبِعَهُمُ عَذَابٌ غَيْرٌ مَّرْدُودٍ ﴿۱۱﴾

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی قوم لوطؑ کے لیے سفارش کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیمؑ! قوم لوطؑ کی سفارش میری بارگاہ میں نہ کرو۔ اُن پر اب ایسا عذاب نازل ہونے والا ہے جسے لوٹایا نہیں جاسکتا۔ ایک طرف حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات کا ذکر ہے کہ اُنہیں بیٹے کی معجزانہ ولادت اور مزیدیہ کہ پوتے کی بھی بشارت دی جا رہی ہے۔ دوسری طرف ایک سرکش قوم کے بارے میں اُن کی سفارش کو قبول نہیں کیا جا رہا بلکہ ایسی سفارش کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ مشرکین مکہ کے لیے پیغام ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہونا مشرکین کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔ حضرت ابراہیمؑ سے نسبت مشرکین کو جرائم کی سزا پانے سے نہیں بچا سکے گی۔

### آیات ۷۷ تا ۸۰

### قوم لوطؑ کی بے شرمی و بے حیائی

اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس	وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا
وہ غمگین ہوئے اُن کی وجہ سے	سَيِّئًا بِهِمْ
اور تنگ ہوئے اُن کی وجہ سے دل میں	وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
اور فرمایا یہ تو بڑا سخت دن ہے۔	وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۱۲﴾
اور آئے اُن کے پاس اُن کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے اُن کی طرف	وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۖ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور پہلے سے ہی وہ برے کام کیا کرتے تھے	وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۝
فرمایا لوٹنے اے میری قوم!	قَالَ يَقَوْمِ
یہ میری بیٹیاں ہیں، وہ زیادہ پاکیزہ ہیں تمہارے لیے	هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ
تو ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے میرے مہمانوں میں	فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۝
کیا نہیں ہے تم میں کوئی بھلا آدمی؟	أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ۝
قوم نے کہا یقیناً تم جانتے ہو کہ نہیں ہے ہمارے لیے تمہاری بیٹیوں پر کوئی حق	قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَمَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۝
اور بے شک تم خوب جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔	وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝
فرمایا لوٹنے اے کاش! میرے پاس ہوتی تمہارے مقابلہ کی قوت	قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ
یا میں پناہ لے سکتا کسی مضبوط سہارے کی۔	أَوْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ رُكْنٌ شَدِيدٌ ۝

تاریخ انسانی میں پہلی بار ہم جنس پرستی کے جرم کا ارتکاب حضرت لوطؑ کی قوم نے کیا۔ حضرت لوطؑ کے بار بار سمجھانے کے باوجود وہ اس جرم سے باز نہ آئے۔ آخر کار ان کے لیے مہلت کی مدت ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عذاب دینے کے لیے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی صورت میں حضرت لوطؑ کے پاس بھیجا۔ قوم دیوانہ وار دوڑتی ہوئی حضرت لوطؑ کے گھر کی طرف آئی تاکہ ان لڑکوں کو حاصل کر کے اپنی شہوت کا نشانہ بنا سکے۔ حضرت لوطؑ نے اس بے حیائی سے قوم کو روکا اور فرمایا کہ قوم کی بیٹیاں موجود ہیں، ان سے نکاح کر کے جذبات کی تسکین کا جائز راستہ اختیار کرو۔ قوم نے ڈھٹائی سے حضرت لوطؑ کی نصیحت کو رد کر دیا۔ حضرت

لوٹ نے بڑی حسرت سے پکارا کہ اے کاش! میرے پاس تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں اپنے مہمانوں سمیت کسی محفوظ مقام پر پناہ لے سکتا۔

### آیات ۸۱ تا ۸۳ قوم لوط پر عذاب

فرشتوں نے کہا اے لوط! بے شک ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں	قَالُوا لِيُطُوطِ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
وہ ہر گز نہیں پہنچ سکیں گے آپ تک	كَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ
پس لے کر نکل جائیے اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں	فَاَسْرِ بِاهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ
اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھے آپ لوگوں میں سے کوئی بھی سوائے آپ کی بیوی کے	وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَمْرَاتُكَ
بے شک پہنچنے والا ہے اُسے (وہ عذاب) جو پہنچے گا قوم کو	اِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا اَصَابَهُمْ
بے شک اُن پر (عذاب کے) وعدہ کا وقت صبح ہے	اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ
کیا نہیں ہے صبح بالکل قریب؟	اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ
پھر جب آگیا ہمارا حکم	فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا
ہم نے کر دیا (الناکر) بستی کی بلندی کو اُس کی بستی	جَعَلْنَا عَلَيَّهَا سَافِلَهَا
اور ہم نے برسائے اُس بستی پر کنکر پکی ہوئی مٹی کے	وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ مَّنْصُودٍ

تہہ بہ تہہ۔	
جن پر نشان لگے ہوئے تھے آپ کے رب کی طرف سے	مُسَوَّمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ ۗ
اور نہیں وہ بہستی ان ظالموں سے کچھ بھی دور۔	وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝۱۱

ان آیات میں قوم لوط پر آنے والے عذاب کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ فرشتوں نے حضرت لوط کو تسلی دی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ آپ اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے نکل جائیے۔ البتہ آپ کی بیوی قوم کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے اور وہ قوم کے ساتھ ہی عذاب کا شکار ہوگی۔ اس کے بعد قوم لوط کی بستی کو الٹ دیا گیا اور ایک تیز آندھی کے ذریعہ ان پر کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔ ہر کنکری ٹھیک نشانہ پر ایک ایک مجرم کو لگی اور قوم تباہی اور بربادی کی عبرت ناک مثال بن گئی۔

آیات ۸۴ تا ۸۶

### حضرت شعیبؑ کی دعوت

اور (بھیجا گیا) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو	وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ
انہوں نے فرمایا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی	قَالَ يَقُومِ اعْبُدُوا اللَّهَ
نہیں تمہارے لیے کوئی معبود اس کے سوا	مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۗ
اور نہ کئی کروماپ اور تول میں	وَلَا تَنْقُصُوا الْوِزْيَالَ وَالْمِيزَانَ
بے شک میں دیکھتا ہوں تمہیں خوش حال	إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ ۗ
اور بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب سے۔	وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝۱۲
اور اے میری قوم! پورا کرو ماپ اور تول کو عدل کے ساتھ	وَيَقُومِ أَوْفُوا الْوِزْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ



اور نہ کم دو لوگوں کو اُن کی چیزیں	وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
اور مت پھر زمین میں فساد ہی بن کر۔	وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۱۵﴾
اللہ کا بچا یا ہوا بہتر ہے تمہارے لیے	بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ
اگر تم ہو ایمان لانے والے	إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ
اور نہیں ہوں میں تم پر نگہبان۔	وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿۱۶﴾

یہ آیات حضرت شعیبؑ کی اپنی قوم کے سامنے دعوت کی تفصیل بیان کر رہی ہیں۔ انہوں نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور نافرمانی کی صورت میں ایک ایسے عذاب کے آنے سے ڈرایا جس سے بچنا ممکن نہ ہوگا۔ قوم کو خاص طور پر ناپ اور تول میں کمی کرنے سے منع فرمایا۔ مزید یہ کہ قافلوں کو لوٹنے یعنی زمین میں فتنہ و فساد برپا کرنے سے روکا۔ انہیں یہ حقیقت بتائی کہ جائز ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی ہی انسان کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حرام کی ہر صورت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸۷ تا ۹۰

### حضرت شعیبؑ کی قوم کے ساتھ کشمکش

قوم نے کہا اے شعیبؑ!	قَالُوا يَشْعِيبُ
کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے	أَصْلُوْكَ تَأْمُرُكَ
کہ ہم چھوڑ دیں وہ معبود جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا	أَنْ تَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا
یا نہ تصرف کریں اپنے مالوں میں جیسے ہم چاہیں	أَوْ أَنْ تَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۗ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

بے شک تم تو یقیناً بڑے بردبار، نیک چلن ہو۔	إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۷۷﴾
فرمایا شعیبؑ نے اے میری قوم!	قَالَ يٰقَوْمِ
کیا تم نے دیکھا ہے کہ اگر میں ہوں ایک واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے	أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي
اور اُس نے عطا کی ہو مجھے اپنی طرف سے عمدہ روزی	وَرَزَقْنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ
اور میں نہیں چاہتا کہ خود تمہارے خلاف کروں اُس معاملے میں کہ میں روکتا ہوں تمہیں جس سے	وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَكُمْ عَنْهُ ۚ
میں نہیں چاہتا مگر اصلاح جتنی میں کر سکوں	إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ
اور نہیں ہے میری توفیق مگر اللہ ہی کی طرف سے	وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ
اُسی پر میں نے بھروسہ کیا	عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔	وَالَيْهِ أُنِيبُ ﴿۷۸﴾
اور اے میری قوم!	وَيَقَوْمِ
ہر گز نہ اکسائے تمہیں میری مخالفت	لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي
کہ بچے تمہیں بھی ایسا عذاب جو پہنچا تھا قومِ نوحؑ یا قومِ ہودؑ یا قومِ صالحؑ کو	أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ
اور نہیں ہے قومِ لوطؑ تم سے کچھ بھی دور۔	وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۷۹﴾

اور بخشش مانگو اپنے رب سے	وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
اور پلٹ آؤ اس کی طرف	ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۗ
بے شک میرا رب ہمیشہ رحم فرمانے والا، بہت محبت کرنے والا ہے۔	إِنَّ رَبِّيَ رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿۱۰﴾

ان آیات میں حضرت شعیبؑ اور ان کی قوم کے درمیان بحث و نزاع کا ذکر ہے۔ قوم نے کہا کہ اے شعیبؑ! تم کثرت سے نمازیں پڑھتے تھے۔ کیا ان نمازوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ تم ہمیں باپ دادا کے معبودوں کی بندگی سے روکتے ہو اور اپنے مالی معاملات میں خود مختاری سے محروم کرتے ہو؟ کیا اب ہم تم سے پوچھیں کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ حضرت شعیبؑ نے قوم کے سامنے اپنے کردار کی سچائی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی پاکیزہ روزی یعنی نبوت و ہدایت اور اپنے قول و فعل کی مطابقت کو پیش کیا۔ ان پر واضح کیا کہ میرا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت کے سہارے تمہاری اصلاح ہے۔ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و محبت تمہارے شامل حال ہوگی۔ دوسری صورت میں تم پر اسی طرح سے عذاب آئے گا جیسے سابقہ نافرمان قوموں پر آیا تھا۔

آیات ۹۱ تا ۹۵

### حضرت شعیبؑ کی قوم پر عذاب

قوم نے کہا اے شعیبؑ! ہم نہیں سمجھتے بہت کچھ ان باتوں میں سے جو تم کہتے ہو	قَالُوا لَشُعَيْبٍ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ
اور بے شک ہم یقیناً دیکھتے ہیں تمہیں اپنے درمیان کم زور	وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۙ
اور اگر نہ ہوتی تمہاری برادری تو ہم ضرور سنگسار کر دیتے تمہیں	وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَّكَ ۗ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور نہیں ہو تم ہم پر غالب۔	وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بَعِزٌّ ۝۱۱
فرمایا شعیبؑ نے اے میری قوم!	قَالَ يٰقَوْمِ
کیا میری برادری زیادہ زبردست ہے تمہارے نزدیک اللہ سے؟	أَرَهَطِيْٓ أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ ۚ
اور تم نے ڈال دیا ہے اُسے پس پشت	وَاتَّخَذْتُمُوهُ وِرَاءَكُمْ ظَهْرِيًّا ۚ
بے شک میرا رب اُس کو جو تم عمل کرتے ہو گھیرنے والا ہے۔	إِنَّ رَبِّيْٓ بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيْطٌ ۝۱۲
اور اے میری قوم! تم عمل کیے جاؤ اپنی جگہ پر	وَيَقُومُواْ عَمَلُوْاْ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
بے شک میں بھی عمل کرنے والا ہوں	إِنِّيْٓ عَامِلٌ ۚ
عنقریب تم جان لو گے کہ کس پر آتا ہے عذاب جو اُسے رسوا کر دے گا؟	سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ مَنْ يَّاتِيهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
اور کون جھوٹا ہے؟	وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۚ
اور انتظار کرو	وَارْتَقِبُوْا
بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔	إِنِّيْٓ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝۱۳
اور جب آیا ہمارا حکم	وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا
ہم نے نجات دی شعیبؑ کو اور انہیں جو ایمان لائے اُن کے ساتھ اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ	نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا ۚ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور پکڑ لیا انہیں جنہوں نے ظلم کیا تھا ایک ہول ناک آواز نے	وَ أَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ
پس وہ ہو گئے اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے ہوئے۔	فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِثِيًّا ۝۱۶
گویا وہ رہے ہی نہ تھے کبھی ان گھروں میں	كَانَ لَمْ يَخْنَوْا فِيهَا
سن لو! بربادی ہے مدین کے لیے	أَلَّا بُعْدًا لِلْمَدِينِ
جیسے بربادی ہوئی ثمود کے لیے۔	كَمَا بَعَدَتْ ثَمُودُ ۝۱۷

ع  
۸

قوم نے حضرت شعیبؑ کی دعوت کو حقارت سے رد کر دیا اور کہا کہ تمہاری باتیں ہمیں سمجھ میں نہیں آتیں۔ اگر ہم تمہارے خاندان کا لحاظ نہ کرتے تو کب کا تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے۔ حضرت شعیبؑ نے کہا کہ کیا تمہیں میرے خاندان کا پاس ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں حالانکہ تم ہر وقت اُس کی پکڑ میں ہو؟ اب جو کر سکتے ہو کر لو۔ دیکھ لینا کہ کس پر رسوا کن عذاب نازل ہوتا ہے؟ آخر کار اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیبؑ اور اُن کے ساتھ اہل ایمان کو ہجرت کا حکم دیا اور پیچھے رہ جانے والے کافروں پر عذاب ایک زلزلے کی صورت میں آیا جس طرح قوم ثمود پر آیا تھا۔ قوم شعیبؑ بھی اسی طرح سے نیست و نابود ہوئی جس طرح قوم ثمود مٹادی گئی تھی۔

آیات ۹۶ تا ۹۹

آلِ فِرْعَوْنَ كَاِبْرًا نَجَام

اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ۔	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝۱۸
---	--

---



---



---



---



---



---



---



---

فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف	إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ
تو انہوں نے پیروی کی فرعون کے حکم کی	فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ
اور نہ تھا فرعون کا حکم بھلائی والا۔	وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿۱۰﴾
وہ آگے آگے ہو گا اپنی قوم کے قیامت کے دن	يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
پھر لاڈالے گا انہیں آگ میں	فَأُورِدُهُمُ النَّارَ
اور بری ہے پہنچنے کی جگہ جس پر وہ پہنچائے گئے۔	وَيُسَّسُ الْوُجُوهَ الْمَوْرُودِ ﴿۱۱﴾
اور پیچھے لگا دی گئی اس (دنیا) میں اُن کے لعنت	وَأُتْبِعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً
اور قیامت کے دن بھی	وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ
بڑا ہی برا ہے انعام جو دیا گیا انہیں۔	يُسَّسُ الرِّفْدُ الْمَرْفُودِ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کو آل فرعون کی طرف بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ آل فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی بجائے فرعون کے گمراہ کن احکام کی پیروی کی۔ روز قیامت اُن کا حشر جہنم میں فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اُن پر رہتی دنیا تک لعنت ہوتی رہے گی اور وہ روز قیامت بھی ذلت و رسوائی کا شکار ہوں گے۔ یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ فرعون روز قیامت اپنے پیروکاروں کی قیادت کرتا ہوا آئے گا اور انہیں جہنم تک پہنچادے گا۔ یہی معاملہ ہر گمراہ قائد اور اُس کے پیروکاروں کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا دار قائدین کی پیروی سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

آیات ۱۰۰ تا ۱۰۲

ہلاک ہونے والی قوموں کے انجام پر بصیرت افروز تبصرہ

اے نبی! یہ بستیوں کی چند خبریں ہیں	ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْقُرٰى
ہم بیان کر رہے ہیں جو آپ سے	نَقَّصْنٰهُ عَلَيْكَ
اُن بستیوں میں سے کچھ قائم ہیں اور کچھ مٹ چکی ہیں۔	مِنْهَا قَابِلٌ وَّ حٰصِدٌ ﴿۱۰۰﴾
اور ہم نے ظلم نہیں کیا اُن پر	وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور لیکن انہوں نے خود ظلم کیا اپنی جانوں پر	وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
پھر نہ آئے اُن کے کام اُن کے وہ معبود جنہیں وہ پکارتے تھے اللہ کے سوا کچھ بھی	فَبَا اَعْنَتَ عَنْهُمْ اِلٰهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
جب آگیا آپ کے رب کا حکم	لَبَّآ جَاءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۗ
اور نہیں بڑھایا اُن معبودوں نے انہیں مگر برباد کرنے میں۔	وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتٰبٍ ﴿۱۰۱﴾
اور یوں ہی ہوتی ہے آپ کے رب کی پکڑ جب وہ پکڑتا ہے بستیوں کو	وَكَذٰلِكَ اَخَذُ رَبُّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى
جب کہ وہ ظالم ہوتی ہیں	وَهِيَ ظٰلِمَةٌ ۗ
بلاشبہ اُس کی پکڑ بڑی دردناک، بہت سخت ہے۔	اِنَّ اَخَذَهَا اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

یہ آیات اُن نافرمان قوموں کے انجام پر بصیرت افروز تبصرہ کر رہی ہیں جو عذابِ الہی کے ذریعہ ہلاک ہوئیں۔ اُن قوموں پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے شرک کی راہ پر ہٹ دھرمی سے چل کر خود ہی اپنے آپ پر ظلم کیا۔ جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو اُن کے خود ساختہ معبود اُن کے کچھ کام نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ مختلف عذابوں سے نافرمان قوموں کی پکڑ کرتا ہے اور اُس کے عذاب کی ہر صورت ہی بڑی درناک اور سخت ہوتی ہے۔

### آیات ۱۰۳ تا ۱۰۸

بد نصیب کون اور خوش نصیب کون؟... فیصلہ روزِ قیامت ہوگا!

بے شک (سرکشوں کے) اِس (انجام) میں یقیناً نشانِ عبرت ہے	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
اُس کے لیے جو ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے	لِيَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ
یہ وہ دن ہے کہ جمع کیے جائیں گے جس میں سب لوگ	ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ
اور یہ وہ دن ہے جب سب کو حاضر کیا جائے گا۔	وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ﴿١٠٣﴾
اور نہیں ہم مؤخر کرتے اُسے	وَمَا نُؤَخِّرُهُ
مگر ایک مقررہ وقت تک کے لیے۔	إِلَّا لِأَجَلٍ مُّعَدُّودٍ ﴿١٠٤﴾
جس دن وہ (وقت) آئے گا	يَوْمَ يَأْتِ
توبات نہیں کرے گا کوئی شخص مگر اللہ کی اجازت سے	لَا تَكَلِّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِذُنُوبِهِ
پھر اُن میں سے کوئی بد نصیب ہوگا اور کوئی خوش نصیب۔	فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ﴿١٠٥﴾



پھر وہ جو بد نصیب ہوئے تو وہ آگ میں ہوں گے	فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فِي النَّارِ
اُن کے لیے وہاں چیخنا اور چلانا ہوگا۔	لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ﴿۱۷﴾
ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں	خَلِيدِينَ فِيهَا
جب تک قائم رہیں گے آسمان اور زمین	مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ
مگر جو چاہے (اے نبی!) آپؐ کا رب	إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ
بے شک آپؐ کا رب کر گزرنے والا ہے جو بھی چاہے۔	إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۸﴾
اور وہ جو خوش نصیب ہوئے تو وہ جنت میں ہوں گے	وَأَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فِي الْجَنَّةِ
ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں	خَلِيدِينَ فِيهَا
جب تک قائم رہیں گے آسمان اور زمین	مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ
مگر جو چاہے آپؐ کا رب	إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ
یہ وہ عطا ہے جو نہیں ختم کی جائے گی۔	عَطَاءً غَيْرَ مَجْدُوذٍ ﴿۱۹﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ سابقہ قوموں کے برے انجام سے وہی عبرت حاصل کرے گا جسے آخرت میں جواب دہی کا خوف ہوگا۔ اُس روز تمام انسان حاضر کیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کے بارے میں فیصلہ سنائے گا اور انسان دو گروہوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔ ایک گروہ بد نصیبوں کا ہوگا جو ہمیشہ ہمیش جہنم میں جلتے رہیں گے۔ دوسرا گروہ خوش نصیبوں کا ہوگا جو ہمیشہ ہمیش جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دوسرے گروہ میں شامل فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۱۰۹

اکثریت کا شرک کرنا تمہیں شبہ میں نہ ڈالے

فَلَا تَكُ فِي مَرِيَّةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَؤُلَاءِ ۗ	تو آپ نہ ہوں شک میں اُن کے بارے میں جن کی عبادت کرتے ہیں یہ لوگ
مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِّن قَبْلُ ۗ	یہ عبادت نہیں کرتے مگر جیسے عبادت کرتے تھے ان کے باپ دادا اس سے قبل
وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۗ	اور بے شک ہم یقیناً پورا پورا دینے والے ہیں انہیں ان کا حصہ بغیر کوئی کمی کے۔

اس آیت میں بظاہر نبی اکرم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے عام لوگوں کو سنایا جا رہا ہے کہ دنیا میں لوگوں کی بڑی تعداد کا شرک کرنا اور اُس کی سزا نہ پانا کسی کو شبہ میں نہ ڈالے۔ مشرکین اندھے ہو کر اپنے باپ دادا کی پیروی کر رہے ہیں۔ جھوٹے معبود جب اُن کے باپ دادا کے کام نہ آئے تو ان کے کیا کام آئیں گے؟ یقیناً ان سب کو آخرت میں عذاب کا پورا حصہ ملے گا جس میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

## آیات ۱۱۰ تا ۱۱۱

اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہر دور میں اختلاف کیا گیا

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ	اور یقیناً ہم نے دی موسیٰ کو کتاب
فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۗ	پھر اختلاف کیا گیا اُس میں
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ	اور اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے سے طے ہو چکی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

مِنْ رَبِّكَ	(اے نبی!) آپ کے رب کی طرف سے
لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ ۙ	تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان
وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكِّ مِّنْهُ مَرِيِبٌ ۝۱۱	اور بلاشبہ وہ یقیناً ایسے شک میں ہیں اس (قرآن) کے بارے میں جو بے چین کرنے والا ہے۔
وَإِنَّ كُلَّ لَمَّا لِيُوفِيَهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۙ	اور بے شک یہ جتنے بھی ہیں وقت آنے پر ضرور پورا پورا بدلہ دے گا انہیں آپ کا رب اُن کے اعمال کا
إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۱۲	بے شک وہ اُس سے جو وہ کر رہے ہیں خوب باخبر ہے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دل جوئی کے لیے ارشاد ہوا کہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اختلاف کرنے والے موجود رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب دی اور اُن کی قوم کے بد نصیب گروہ نے اُس سے اختلاف کیا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو فوری نہیں پکڑتا بلکہ اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔ البتہ جو لوگ مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو پھر انہیں اُن کے جرائم کی پوری پوری سزا دے دی جاتی ہے۔

### آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵

### مشکل حالات میں اہل ایمان کے لیے اہم ہدایات

فَاسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتَ	پس اے نبی! آپ ثابت قدم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے
وَمَنْ تَابَ مَعَكَ	اور وہ بھی (ڈٹے رہیں) جنہوں نے توبہ کی ہے آپ کے ساتھ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

وَلَا تَطْغَوْا <sup>۱</sup>	اور تم زیادتی نہ کرنا
إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ <sup>۱۲</sup>	بے شک وہ اُس کو جو تم کر رہے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔
وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا	اور نہ مائل ہو ان کی طرف جنہوں نے ظلم کیا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ <sup>۱۳</sup>	ورنہ چھوئے گی تمہیں آگ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ	اور نہیں ہوں گے تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست
ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ <sup>۱۴</sup>	پھر تمہیں مدد نہیں دی جائے گی۔
وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ	اور قائم کیجیے نماز دن کے دونوں اطراف
وَزُلْفَاءَ مِنَ اللَّيْلِ <sup>۱۵</sup>	اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ <sup>۱۶</sup>	بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو
ذَلِكَ ذِكْرًا لِلذَّكْرَيْنِ <sup>۱۷</sup>	یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کے لیے۔
وَاصْبِرْ	اور صبر کیجیے
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ <sup>۱۸</sup>	پس بے شک اللہ ضائع نہیں کرتا نیکی کرنے والوں کا اجر۔

ان آیات میں اہل ایمان کو نبی اکرم ﷺ کے توسط سے انتہائی مشکل حالات میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی:

- i. شدید مخالفت کے باوجود حق پر ڈٹے رہو۔
- ii. مخالفین کے ظلم کے ردِ عمل میں ایسا قدم نہ اٹھاؤ جو شریعت کے خلاف ہو۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

- .iii کافروں کی طرف سے کسی بھی قسم کے سمجھوتے کی پیش کش کو قبول نہ کرو۔  
 .iv بیچ وقتہ نماز پابندی سے ادا کرو۔ تمہاری نیکیوں سے صغیرہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔  
 .v کافروں کے طنز اور تشدد کے جواب میں صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے صبر کا اجر محفوظ ہے۔

آیات ۱۱۶ تا ۱۱۷

برائی سے روکنے والے ہی عذاب سے بچتے ہیں

تو ایسا کیوں نہ ہو کہ ہوتے اُن امتوں میں جو تم سے پہلے گزری ہیں کچھ بھلائی والے لوگ	فَكَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُو بَقِيَّةٍ
جو روکتے زمین میں فساد برپا کرنے سے	يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ
مگر تھوڑے ہی تھے جنہیں ہم نے نجات دی اُن میں سے	اِلَّا قَلِيْلًا مِمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ
اور پیچھے لگے رہے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا اُس عیش و عشرت کے، وہ ڈالے گئے تھے جس میں	وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا اُتُوا فَوَافِيهِ
اور وہ مجرم تھے۔	وَكَانُوا مُجْرِمِيْنَ
اور اے نبی! نہیں ہے آپ کا رب ایسا کہ وہ ہلاک کرے بستیوں کو ظلم سے	وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقَرْيَةَ بِظُلْمٍ
جب کہ اُس کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں	وَ اَهْلِهَا مُصْلِحُوْنَ

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ جب تک کسی بستی میں برائی سے روکنے والوں کا ایک مؤثر گروہ موجود ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس بستی پر عذاب نازل نہیں فرماتا۔ افسوس کیا گیا کہ کاش ہلاک ہونے والی قوموں میں ایک مؤثر حصہ ایسے نیک لوگوں کا ہوتا جو نافرمانوں کو

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

برائی سے روکتا۔ ایسے لوگ تھے مگر بہت کم۔ اکثریت خوشحالی کے نشے میں مست ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے فساد برپا کرنے لگی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر عذاب بن کر اُن پر ٹوٹ پڑا۔ البتہ جب عذاب آیا تو اللہ تعالیٰ نے برائی سے روکنے والوں کو بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نہ صرف برائیوں سے روکنے بلکہ روکنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱۸ تا ۱۱۹

کون سے بدنصیب جہنم میں جائیں گے؟

اور اے نبی! اگر چاہتا آپ کا رب تو ضرور بنا دیتا سب لوگوں کو ایک ہی امت	وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً
اور وہ ہمیشہ رہیں گے اختلاف کرنے والے۔	وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿۱۱۸﴾
مگر جن پر رحم کیا آپ کے رب نے	إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۗ
اور اسی لیے اُس نے پیدا فرمایا ہے انہیں	وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ
اور پوری ہو گئی بات آپ کے رب کی	وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
میں ضرور بھر دوں گا جہنم کو جنوں اور انسانوں دونوں سے۔	لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۱۹﴾

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو زبردستی حق کا ساتھ دینے والا بنا سکتا تھا اور پھر کسی قوم پر بھی عذاب نازل نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ اُس نے انسانوں کو خیر اور شر کی راہیں بھاننے کے بعد اختیار دیا ہے کہ وہ جس راہ کا چاہیں انتخاب کر لیں۔ ہر دور میں کچھ بدنصیب انسان ایسے ہوں گے جو اختیار کا غلط استعمال کر کے حق کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ نیک

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

لوگ انہیں سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کریں گے لیکن وہ باغیانہ روش سے باز نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی مجرموں سے جہنم کو بھر دے گا۔

آیات ۱۲۰ تا ۱۲۳

سابقہ قوموں کے واقعات سنانے کی حکمت

اور اے نبی! یہ سب جو ہم بیان کرتے ہیں آپ سے رسولوں کی خبروں میں سے	وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ
وہ ہے کہ ہم حوصلہ دیتے ہیں جس سے آپ کے دل کو	مَا نُنَبِّئُ بِهِ فُقَادًا ۚ
اور آیا ہے آپ کے پاس اس سورت میں حق	وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ
اور نصیحت اور یاد دہانی مومنوں کے لیے۔	وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۲۰﴾
اور فرمادے گی اُن سے جو ایمان نہیں لارہے	وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
تم عمل کرتے رہو اپنی جگہ پر	اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ ۗ
بے شک ہم بھی عمل کرنے والے ہیں۔	إِنَّا عَمِلُونَ ﴿۱۲۱﴾
اور انتظار کرو	وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۚ
بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔	إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿۱۲۲﴾
اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب	وَاللَّهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں معاملات سارے	وَالِيهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ

فَاعْبُدْهُ	تو آپ عبادت کیجیے اسی کی
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ	اور بھروسہ کیجئے اسی پر
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾	اور نہیں ہے آپ کا رب بے خبر اُس عمل سے جو تم کر رہے ہو۔

۱۰  
ع

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سابقہ رسولوں کے واقعات اس لیے بیان فرمائے کہ تاکہ یہ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی اور مومنوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی کا ذریعہ بنیں۔ جن مشکلات سے آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ دوچار ہیں ایسے ہی حالات سے تمام سابقہ انبیاءؑ اور اُن پر ایمان لانے والوں کو بھی دوچار ہونا پڑا تھا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو ہلاک کیا اور انبیاءؑ اور مومنوں کو بچا لیا۔ کافروں کے لیے چیخ ہے کہ وہ ہمارے رسول ﷺ کے خلاف جو اقدام کر سکتے ہیں کر گزریں۔ اُن کا وہی انجام ہو گا جیسا سابقہ رسولوں کے مخالفین کا ہو ا تھا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں، تمام انسانوں کے اعمال اور پھر اُن کے انجام سے واقف ہے۔ تمام انسانوں کے معاملات آخری فیصلہ کے لیے اسی کے سامنے پیش ہوں گے۔ خیر اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کی جائے اور صرف اور صرف اسی پر بھروسہ کیا جائے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ  
تَلْحُمٍ فَارِجِلٍ فَانفُثَ  
الرُّوحَ فِيهِ مِنْ أَمْرِ رَبِّهِ  
فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

فَلْيَسُبِّحْهُ بِالْحَمْدِ وَالْإِخْلَاصِ  
فِي كُلِّ حِينٍ وَبِالْحَمْدِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ  
تَلْحُمٍ فَارِجِلٍ فَانفُثَ  
الرُّوحَ فِيهِ مِنْ أَمْرِ رَبِّهِ  
فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ



تَبَارَكَ الَّذِي تَدْرُسُ بِهِ  
قُرْآنَ الْحَكِيمِ

سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ١١١ رُكُوعَاتُهَا ١٢

## سورة یوسف

## ایک حسین واقعہ کا بیان

سورہ یوسف کے ۱۲ میں سے ۱۱ رکوع حضرت یوسفؑ کے پُر حکمت، حسین اور دل چسپ واقعہ کے بیان پر مشتمل ہیں۔

## ● واقعہ کا پس منظر:

حضرت یوسفؑ، حضرت یعقوبؑ کے بیٹے تھے۔ مجموعی طور پر حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے جن میں سے دس بیٹے پہلی بیوی سے اور دو بیٹے دوسری بیوی سے تھے۔ یہ بیٹے اور اُن کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ اور اُن کے بھائی بن یامین حضرت یعقوبؑ کی دوسری بیوی سے تھے اور عمر میں دس سوتیلے بھائیوں سے چھوٹے تھے۔ سوتیلے بھائی حضرت یوسفؑ سے حسد کرتے تھے جس کی تفصیل اس سورہ مبارکہ میں بیان کیے گئے واقعہ میں نقل ہوئی ہے۔

## ● سورہ مبارکہ کا شانِ نزول:

یہ سورہ مبارکہ مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی۔ اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہود نے قریش مکہ کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کا امتحان لینے کے لیے سوال پوچھا کہ بنی اسرائیل کا فلسطین کے علاقے کنعان سے مصر کی طرف ہجرت کا سبب کیا تھا؟ اہل عرب اس سوال کے جواب سے ناواقف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا جواب اس سورہ مبارکہ میں عطا فرما کر نبی اکرم ﷺ کو امتحان میں سرخرو کیا اور آپ ﷺ کی رسالت کی حقانیت کو ثابت کر دیا۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۶ تا ۶۱ حضرت یوسفؑ کا خوش کن خواب
- آیات ۱۸ تا ۶۱ برادرانِ یوسفؑ کی سازش
- آیات ۱۹ تا ۳۳ حضرت یوسفؑ عزیز مصر کے گھر میں
- آیات ۳۵ تا ۵۳ حضرت یوسفؑ قید خانہ میں

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

- آیات ۵۷۳ تا ۵۷۴ حضرت یوسفؑ شاہِ مصر کے دربار میں
- آیات ۹۳ تا ۹۵ برادرانِ یوسفؑ دربارِ یوسفؑ میں
- آیات ۹۶ تا ۱۰۱ حضرت یعقوبؑ کے خاندان کی مصر آمد
- آیات ۱۰۲ تا ۱۱۱ انسانوں کی اکثریت کے طرزِ عمل پر بصیرت افروز تبصرہ

### آیات ۱ تا ۳

قرآنِ کریم ایک عام فہم کتاب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف۔ لام۔ ر	الزّٰت
یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔	تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ①
بے شک ہم نے نازل کیا ہے اُسے قرآنِ عربی (بنا کر)	إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا
تاکہ تم سمجھ سکو۔	لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ①
اے نبی! ہم بیان کرتے ہیں آپؐ پر بہترین پیرائے میں	نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ
جیسا کہ ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا یہ قرآن	بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْءَانَ ②
اور بے شک آپؐ تھے اس سے پہلے یقیناً جاننے والوں میں سے۔	وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغٰفِلِينَ ②

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

یہ آیات واضح کر رہی ہیں کہ قرآن حکیم ایک عام فہم کتاب ہے۔ یہ فلسفیانہ اسلوب کی کتاب نہیں جسے سمجھنے کے لیے پہلے فلسفہ کا کچھ بنیادی علم سیکھنا اور اصطلاحات کا جاننا ضروری ہو۔ اس کا اسلوب سادہ اور عملی ہدایات کے اعتبار سے دو اور دوچار کی طرح آسان ہے۔ کلام متکلم کی صفت اور اس کے کمالات کا عکاس ہوتا ہے۔ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی صفات عالیہ کا مظہر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت ہمارے حواس کی سرحدوں سے بہت بلند ہے اسی طرح اس کی صفات کو سمجھنا بھی ہمارے لیے ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ لوح محفوظ میں موجود اپنے کلام کو زبان عربی کی صورت میں نازل فرمایا تاکہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور اس کے مضامین پر غور و فکر کر سکیں۔

## آیات ۳ تا ۶

## حضرت یوسفؑ کا خوش کن خواب

یاد کرو جب کہا یوسفؑ نے اپنے والد سے	اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ
اے ابا جان! بے شک میں نے دیکھا ہے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو	يَأْتِيَنِي رَأْيٌ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
میں نے دیکھا ہے انہیں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔	رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ①
فرمایا یعقوبؑ نے اے میرے بچے!	قَالَ يَبْنَئِي
نہ بیان کرنا اپنا خواب اپنے بھائیوں سے	لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ
ورنہ وہ تدبیر کرنے لگیں گے تیرے خلاف۔ بری تدبیر	فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۗ
بے شک شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔	إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ②

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ	اسی طرح چن لے گا تجھے تیرا رب
وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ	اور تجھے سکھائے گا باتوں کی حقیقت کا علم (اور خوابوں کی تعبیر)
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ	اور پوری کرے گا اپنی نعمت تجھ پر
وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ	اور آلِ یعقوب پر
كَمَا أَتَتْهَا عَلَىٰ أَبِيكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْحَاقَ ۗ	جیسا کہ اُس نے پورا کیا تھا اسے تیرے دو باپوں پر اس سے پہلے یعنی ابرہیم اور اسحاق پر
إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝	بے شک تیرا رب سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔

ع  
۱۱

ان آیات میں حضرت یوسفؑ کے خواب کا ذکر ہے جس میں انہیں بلند درجات کے حصول کی بشارت دی گئی۔ انہیں دکھایا گیا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے ان کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو خواب میں دی جانے والی اس بشارت سے آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاملہ فہمی کی بصیرت اور بلند مقام و مرتبہ عطا فرمائے گا۔ ساتھ ہی منع کیا کہ وہ اس خواب کا تذکرہ اپنے سوتیلے بھائیوں سے نہ کریں ورنہ وہ حسد کی آگ میں جل کر کوئی سازش کریں گے۔ دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کا دشمن ہے اور بھائیوں کے درمیان حسد اور بغض کی آگ بھڑکاتا ہے۔

آیات ۷ تا ۱۰

برادرانِ یوسفؑ کی سازش

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ	یقیناً یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے معاملہ میں
---------------------------------------	--

---



---



---



---



---



---



---



---

اَيْتٌ لِّلسَّالِیْنَ ۝	(عبرت کی) کئی نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لیے۔
اِذْ قَالُوا لَیُوسُفُ وَ اَخُوهُ اَحَبُّ اِلَیْ اَبِنَا مِنَّا	جب کہا بھائیوں نے یقیناً یوسف اور اُس کا بھائی زیادہ محبوب ہیں ہمارے والد کو ہم سے
وَ نَحْنُ عَصَبَةٌ ۝	جب کہ ہم ایک جتھا ہیں
اِنَّ اَبَانَا لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝	بے شک ہمارے والد کھلی خطا پر ہیں۔
اِقْتُلُوْا یُوْسُفَ	قتل کر دو یوسف کو
اَوْ اَطْرَحُوْهُ اَرْضًا	یا پھینک دو اُسے کسی جنگل میں
یَخْلُ لَكُمْ وَجْهٌ اَبِیْكُمْ	تاکہ خالص ہو جائے تمہارے لیے توجہ تمہارے والد کی
وَ تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِہٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝	اور بن جاؤ اِس کے بعد نیک لوگ۔
قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ	کہا ایک کہنے والے نے اُن میں سے
لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ	نہ قتل کرو یوسف کو اور
وَ الْقُوَّةُ فِیْ غِیْبَتِ الْجُبِّ	ڈال دو اُسے کسی اندھے کنوئیں میں
یَلْتَقِطْہٗۤ بَعْضُ السَّیَّارَةِ	اٹھا کر لے جائے گا اُسے کوئی قافلہ۔
اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝	اگر تم کچھ کرنے ہی والے ہو۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ حضرت یوسفؑ کے واقعہ میں عبرت حاصل کرنے کی نشانیاں ہیں۔ جس طرح برادرانِ یوسفؑ نے حضرت یوسفؑ کے خلاف سازش کی اور جلاوطن کیا اسی طرح قریش نبی اکرم ﷺ کو ہجرت پر مجبور کر دیں گے۔ پھر جلاوطنی

---



---



---



---



---



---



---



---

میں جیسا عروج و اقتدار حضرت یوسف کو حاصل ہوا ویسا ہی عروج و اقتدار نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہوگا۔ دراصل حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ سے اُن کے حسن، ذہانت اور کریمانہ اطوار و اخلاق کی وجہ سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ بھائیوں کو حضرت یوسفؑ سے حسد ہو اور وہ اُنہیں قتل کرنا چاہتے تھے لیکن بڑے بھائی نے منع کیا کہ قتل نہ کرو بلکہ اُنہیں کسی اندھے کنویں میں ڈال دو۔ کوئی راہ چلتا قافلہ اُنہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔

## آیات ۱۱ تا ۱۴

## برادرانِ یوسفؑ کی حضرت یعقوبؑ سے درخواست

کہا برادرانِ یوسفؑ نے اے ابا جان!	قَالُوا يَا أَبَانَا
کیا ہے آپ کو! آپ اعتبار ہی نہیں کرتے ہم پر یوسفؑ کے بارے میں	مَا لَكَ لَا تَأْتِنَا عَلَى يُوسُفَ
اور بے شک ہم اُس کے واقعی خیر خواہ ہیں۔	وَإِنَّا لَهُ لَنُصِحُونَ ﴿۱۱﴾
بھیج دیجیے اُسے ہمارے ساتھ کل	أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا
تاکہ کھائے پیے اور کھیلے کووے	يَلْعَبُ وَنَحْنُ نَحْفِظُونَ ﴿۱۲﴾
اور بے شک ہم اُس کی یقیناً حفاظت کرنے والے ہیں۔	قَالَ إِنِّي لَيَجْزُنِي
فرمایا یعقوبؑ نے بے شک یہ اندیشہ واقعی عملگین کرتا ہے مجھے	أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ
کہ تم لے جاؤ اُسے	



اور میں ڈرتا ہوں کہ کھا جائے اُسے بھیڑیا	وَآخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ
اور تم اُس سے غافل ہو۔	وَأَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُونَ ﴿۱۲﴾
کہا برادرانِ یوسفؑ نے اگر کھا جائے اُسے بھیڑیا	قَالُوا لَیْنِ أَكَلَهُ الذِّئْبُ
جب کہ ہم ایک جتھا ہیں	وَنَحْنُ عَصَبَةٌ
بلاشبہ ہم تب تو واقعی خسارہ پانے والے ہوں گے۔	إِنَّا إِذَا الْخُسْرُونَ ﴿۱۳﴾

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے والد صاحب سے درخواست کی کہ کل جب ہم بکریاں چرانے جائیں تو یوسفؑ کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیجیے گا تاکہ وہ سیر و تفریح کر لے۔ انہوں نے والد صاحب کو یقین دہانی کرائی کہ ہم اُس کے خیر خواہ، ہم درد اور حفاظت کرنے والے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم کسی وقت یوسفؑ سے غافل ہو اور کوئی بھیڑیا اُسے کھا جائے۔ حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کے بھائیوں پر اُن کے حسد کے حوالے سے کسی خدشہ کا اظہار نہیں فرمایا تاکہ اُن کی دشمنی مزید نہ بڑھ جائے۔ بھائیوں نے حضرت یوسفؑ کی حفاظت کی یقین دہانی کرائی اور حضرت یعقوبؑ کو آمادہ کر ہی لیا کہ وہ حضرت یوسفؑ کو ساتھ لے جانے کی اجازت دے دیں۔

### آیت ۱۵

برادرانِ یوسفؑ کا حضرت یوسفؑ کے خلاف اقدام

جب بھائی یوسفؑ کو لے گئے	فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ
اور وہ متفق ہو گئے کہ ڈال دیں انہیں کسی اندھے کنویں میں	وَاجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غِيَابَتِ الْجُبِّ ۚ

---



---



---



---



---



---



---



---

اور ہم نے وحی کیا یوسفؑ کی طرف	وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ
آپؑ ضرور (ایک وقت) آگاہ کریں گے بھائیوں کو اُن کے اس فعل سے	لَتُبَيِّنَنَّ لَهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَذَا
جب کہ بھائی (اس وحی کی) خبر نہیں رکھتے تھے۔	وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۵﴾

حضرت یوسفؑ کو اُن کے بھائیوں نے اندھے کنوئیں میں ڈال دیا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ حضرت یوسفؑ کی دل جوئی کی۔ اس آیت میں وحی سے مراد الہام ہے کیوں کہ ابھی حضرت یوسفؑ کم سن تھے اور منصب نبوت پر سرفراز نہیں ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارت دی کہ وہ نجات پائیں گے، اعلیٰ منزلت کو پہنچیں گے، اُن کے بھائی اُن کے سامنے عاجز ہو کر پیش ہوں گے اور وہ انہیں اُن کے حاسدانہ فعل سے آگاہ کریں گے۔

### آیات ۱۶ تا ۱۸

#### برادرانِ یوسفؑ کا حضرت یعقوبؑ کے سامنے جھوٹا بیان

اور برادرانِ یوسفؑ آئے اپنے والد کے پاس عشاء کے وقت روتے ہوئے۔	وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿۱۶﴾
کہنے لگے اے ہمارے ابا جان!	قَالُوا يَا أَبَانَا
بے شک ہم گئے، دوڑ کا مقابلہ کرنے لگے	إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ
اور ہم چھوڑ گئے یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس	وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
تو کھا گیا اُسے بھیڑیا	فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ﴿۱۷﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور آپؑ تو نہیں ماننے والے ہماری بات	وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا
اور اگرچہ ہم سچے ہوں۔	وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿۱۷﴾
اور وہ لگائے یوسفؑ کے کرتے پر جھوٹا خون	وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۙ
فرمایا یعقوبؑ نے بلکہ بنالی ہے تمہارے لیے تمہارے جیوں نے ایک بات	قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۙ
پس اب تو ہے خوب صورت صبر	فَصَبِرْ جَوِيلٌ ۙ
اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اُس پر جو تم بیان کرتے ہو۔	وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴿۱۸﴾

برادرانِ یوسفؑ رات میں عشاء کے وقت حضرت یعقوبؑ کے پاس آئے تاکہ چہروں پر جھوٹ کی سیاہی رات کی تاریکی میں ظاہر نہ ہو۔ انہوں نے جھوٹا بہانہ کیا کہ یوسفؑ کو بھیڑیے نے کھالیا ہے۔ چوں کہ وہ عادی مجرم نہیں تھے لہذا بے وقوفی یہ کی کہ حضرت یوسفؑ کے کرتے کو بغیر پھاڑے ہوئے صرف اُس پر خون لگا کر لے آئے۔ حضرت یعقوبؑ نے سالم کرتا دیکھا تو اپنے بیٹوں سے کہہ دیا کہ تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ بھیڑیا تو درندگی کی علامت ہے، وہ اتنا مہذب کیسے ہو سکتا ہے کہ پہلے بچہ کا کرتا اتارے اور پھر اُسے کھائے؟ بیٹوں کی بات تسلیم نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہیں حضرت یوسفؑ کا خواب معلوم تھا اور خواب کی تعبیر یہ تھی کہ حضرت یعقوبؑ اپنی زندگی میں حضرت یوسفؑ کو بلند مقام و مرتبہ پر دیکھیں گے۔

آیات ۱۹ تا ۲۲

حضرت یوسفؑ عزیزِ مصر کے گھر میں

اور آیا ایک قافلہ	وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ
-------------------	----------------------

---



---



---



---



---



---



---



---

فَارْسُلُوا وَإِرْدَهُمْ	تو انہوں نے بھیجا اپنے پانی بھرنے والے کو
فَادُلِي دَلْوَةً	پھر اُس نے لٹکایا اپنا ڈول
قَالَ يُبَشِّرِي هَذَا عِلْمًا	اُس نے کہا واہ خوش خبری! یہ تو ایک لڑکا ہے
وَاسْرُوهُ بِضَاعَةً	اور انہوں نے چھپالیا اُسے ایک اثاثہ کے طور پر
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱﴾	اور اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو وہ کر رہے تھے۔
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ	اور انہوں نے بیچ دیا اُسے تھوڑی قیمت میں یعنی گنتی کے چند درہم میں
وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿۱۲﴾	اور وہ ہوئے اس معاملہ میں کم پر راضی ہونے والے۔
وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِمَرْأَتِهِ	اور کہا اُس نے جس نے خریدا تھا یوسفؑ کو مصر میں اپنی بیوی سے
اَكْرِمِي مَثْوَاهُ	باعزت رکھو اُس کی رہائش
عَسَىٰ اَنْ يَنْفَعَنَا	ممکن ہے وہ فائدہ پہنچائے ہمیں
اَوْ نَتَّخِذَ لَهُ وَلَدًا	یا ہم بنالیں اُسے بیٹا
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ	اس طرح ہم نے آباد کیا یوسفؑ کو سرزمین مصر میں
وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ	اور تاکہ ہم سکھائیں اُسے باتوں کی حقیقت کا علم
وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهِ	اور اللہ غالب ہے اپنے معاملے پر

اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾
اور جب پہنچے یوسفؑ اپنی عمر کی پختگی کو	وَلَمَّا بَلَغَ اَشَدَّ كَا
ہم نے دی انہیں حکمت اور علم	اَتَيْنٰهُ حِكْمًا وَّعِلْمًا
اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔	وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ ایک قافلہ نے حضرت یوسفؑ کو کنوئیں سے نکالا اور مصر میں لے جا کر فروخت کر دیا۔ مصر میں حضرت یوسفؑ کو ایک اہم منصب دار نے خریدا جو ”عزیز مصر“ کہلاتا تھا۔ اُس نے اپنی بیوی (زلیخا) سے کہا کہ اس بچہ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ ہم اُسے منہ بولا بیٹا بنا لیں گے یا اُس سے کوئی اور فائدہ حاصل کریں گے۔ عزیز مصر دراصل شہر کے انتظامی امور کا ذمہ دار تھا۔ شہر کے مسائل پر غور و فکر کے لیے ماہرین کے اجلاس اُس کے گھر میں منعقد ہوتے تھے۔ مسائل کے اسباب پر مختلف زاویوں سے غور ہوتا اور ان کے تمام ممکنہ حل زیر بحث آتے۔ ان اجلاسوں میں شرکت سے حضرت یوسفؑ کی تربیت ہوئی اور وہ باتوں کی تہ تک پہنچنے کا فن سیکھ گئے۔ پھر جب وہ سمجھ داری کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

### آیات ۲۳ تا ۲۴

اللہ اپنے بندوں کے کردار کی حفاظت فرماتا ہے

اور مائل کیا گناہ کی طرف یوسفؑ کو اُس عورت نے ، آپؑ تھے جس کے گھر میں	وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ
اور اُس نے بند کر دیے تمام دروازے	وَاغْلَقَتْ الْاَبْوَابَ
اور کہنے لگی جلدی کرو	وَقَالَتْ هَيْت لَكَ

---



---



---



---



---



---



---



---

فَرَمَا يُوْسُفُ نَے اللہ کی پناہ	قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
بے شک وہ (یعنی عورت کا شوہر) میرا آقا ہے جس نے بہت عمدہ دی ہے مجھے رہائش	اِنَّهُ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَاۤیٖ ۙ
بے شک کامیاب نہیں ہوتے ظالم۔	اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۲﴾
اور یقیناً وہ عورت مائل ہو گئی یوسف کی طرف	وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ
اور وہ بھی مائل ہو جاتے اُس عورت کی طرف	وَهَمَّ بِهَا
اگر یہ نہ ہوتا کہ انہوں نے دیکھ لی دلیل اپنے رب کی	لَوْلَا اَنْ رَّا بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۙ
اسی طرح ہوتا کہ ہم دور کر دیں اُن سے برائی اور بے حیائی	كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ ۙ
بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔	اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۳﴾

عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسفؑ کو دعوتِ گناہ دی۔ انبیائے کرام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور وہ انہیں اپنی نافرمانی سے بچا لیتا ہے۔ حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی برہان یعنی دلیل دکھائی کہ وہ گناہ سے محفوظ رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ برہان کے طور پر حضرت یوسفؑ کو قرآنِ کریم کی ایک آیت دکھائی گئی تھی جس نے اُن کو فعلِ بد میں مبتلا ہونے سے منع کیا۔ انہوں نے دعوتِ گناہ کے بدلہ میں ارشاد فرمایا مَعَاذَ اللّٰهِ اللّٰہ کی پناہ (یعنی گناہ سے بچنے کے لیے اللہ ہی کی پناہ میں آنا چاہیے) اِنَّهُ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَاۤیٖ ... بے شک وہ (یعنی عزیز مصر) میرا آقا ہے جس نے بہت عمدہ دی ہے مجھے رہائش (یعنی احسانِ مندی کا تقاضا ہے کہ محسن کے ساتھ خیانت نہ کی جائے) اور اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ... بے شک کامیاب نہیں ہوتے ظالم (یعنی زانی

ناکام و نامراد ہونے والا ایسا ظالم ہے جو ظلم کرتا ہے اپنی ذات، اپنے خاندان، ایک عورت، عورت کے شوہر، عورت کے قرابت داروں، مولود اور پورے ملک و قوم پر۔

## آیات ۲۵ تا ۲۹

## حضرت یوسفؑ پر الزام جھوٹا ثابت ہوا

اور وہ دونوں (یوسفؑ اور عزیز مصر کی بیوی) دوڑ پڑے دروازے کی طرف	وَاسْتَبَقَا الْبَابَ
اور اُس عورت نے پھاڑ ڈالا آپؑ کا کرتا پیچھے سے	وَقَدَّتْ قَبِيضَةً مِنْ دُبُرٍ
اور اُن دونوں نے پایا عورت کے شوہر کو دروازے کے پاس	وَالْفَيَّا سَيِّدَهَا لَكَ الْبَابُ ۗ
وہ بولی کیا سزا ہے اُس کی جو ارادہ کرے تیری گھر والی کے ساتھ برائی کا	قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا
سوائے اس کے کہ اُسے قید کر دیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔	إِلَّا أَنْ يُسَجَّنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
فرمایا یوسفؑ نے اس نے مائل کیا گناہ کی طرف میرے نفس کو	قَالَ هِيَ رَاوَدْتَنِي عَنْ نَفْسِي
اور گواہی دی ایک گواہ نے اُس عورت کے گھر والوں میں سے	وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۗ
اگر اُس کا کرتا پھاڑا گیا ہے سامنے سے	إِنْ كَانَ قَبِيضَةً قَدْ مِّنْ قَبْلِ

تو عورت نے سچ کہا اور یوسف ہیں جھوٹوں میں سے۔	فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۱۱
اور اگر اُس کا کرتا پھاڑا گیا ہے پیچھے سے	وَ اِنْ كَانَ قَبِيْضُهُ قَدَّ مِنْ دُبُرٍ
تو عورت نے جھوٹ کہا اور یوسف ہیں سچوں میں سے۔	فَكَذَّبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۲
جب عزیزِ مصر نے دیکھا یوسفؑ کے کرتے کو کہ وہ پھاڑا گیا ہے پیچھے سے	فَلَمَّا رَا قَبِيْضَهُ قَدَّ مِنْ دُبُرٍ
کہنے لگا بلاشبہ (اے عورتو!) یہ تمہارے فریبوں میں سے ہے	قَالَ اِنَّهُ مِنْ كَيْدِكِنَّ ۝۱۳
بے شک تم عورتوں کا فریب بڑا ہوتا ہے۔	اِنَّ كَيْدَكِنَّ عَظِيْمٌ ۝۱۴
اے یوسفؑ! درگزر کرو اس معاملہ کو	يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۝۱۵
اور اے میری زوجہ بخشش مانگ اپنے گناہ کی	وَاسْتَغْفِرْ لِيْذُنْبِكَ ۝۱۶
بے شک تم ہو خطا کاروں میں سے۔	اِنَّكَ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِيْنَ ۝۱۷

۱۲

۱۳

گناہ سے بچنے کے لیے حضرت یوسفؑ دروازے کی طرف دوڑے۔ عزیز کی بیوی اُن کے پیچھے دوڑی اور اُن کا کرتا پکڑ کر کھینچا جس سے کرتا پیچھے سے پھٹ گیا۔ جیسے ہی حضرت یوسفؑ نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ عزیز سامنے کھڑا ہے۔ عزیز کی بیوی نے فوراً اپنے شوہر کے سامنے حضرت یوسفؑ پر بہتان لگایا کہ اُنہوں نے میرے ساتھ گناہ کی کوشش کی ہے۔ حضرت یوسفؑ نے اس بہتان کی نفی کی لیکن اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے صرف اتنے ہی الفاظ کا استعمال کیا جو نہایت ضروری تھے اور تہمت لگانے والی پر غصہ کا اظہار نہیں کیا۔ بعد ازاں اُن کے کرتے کے پچھلی طرف سے پھٹنے نے ثابت کر دیا کہ دعوتِ گناہ دینے والی عزیز کی بیوی تھی۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



آیات ۳۰ تا ۳۲

بیگماتِ مصر کا مکر و فریب

اور کہنے لگیں عورتیں شہر میں	وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ
عزیز کی بیوی مائل کرتی ہے گناہ کی طرف اپنے غلام کے جی کو	امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ ۗ
وہ تو چھا گیا ہے اُس پر محبت کے اعتبار سے	قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۗ
بلاشبہ ہم تو یقیناً دیکھتی ہیں اُس عورت کو کھلی گم راہی میں۔	اِنَّهَا لَكَبْرَاهَا فِي صُلْحٍ مُّبِينٍ ۝۳۰
پس جب عزیز کی بیوی نے سنا اُن عورتوں کی مکارانہ باتوں کو	فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
تو اُس نے انہیں بلا بھیجا	ارْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ
اور تیار کی اُن کے لیے ایک فرشی نشست	وَاَعْتَدَتْ لِهِنَّ مَتَكًا
اور دی اُن میں سے ہر ایک کو چھری	وَاَتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا
اور کہا یوسف سے گزر و اُن کے سامنے سے	وَقَالَتِ اِخْرُجْ عَلَيْنَا ۗ
جب انہوں نے دیکھا یوسف کو تو بہت بڑا پایا آپ کو	فَلَمَّا رَايْنَهُ اَكْبَرْنَهُ
اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ	وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۗ
کہنے لگیں اللہ کی پناہ! یہ تو انسان نہیں ہے	وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هَذَا بَشَرًا ۗ

یہ نہیں ہے مگر ایک عزت والا فرشتہ۔	إِنَّ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۱۱﴾
کہا عزیز کی بیوی نے تو وہ یہی ہے تم نے مجھے ملامت کی تھی جس کے بارے میں	قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنِنِي فِيهِ ۚ
واقعی میں نے مائل کیا گناہ کی طرف اُس کے جی کو	وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ
پھر وہ بچا ہی رہا	فَاسْتَعْصَمَ ۚ
اور اگر اُس نے نہ کیا وہ کچھ جس کا میں حکم دے رہی ہوں اُسے	وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا أُمِرُوا
تو وہ ضرور قید کر دیا جائے گا	لَيُسْجَنَنَّ
اور ضرور ہو جائے گا بے عزت لوگوں میں سے۔	وَلَيَكُونَنَّ مِنَ الصَّغِيرِينَ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں مصر کے افسران کی بیگمات کی حیا سوز اخلاقی پستی کا ذکر ہے۔ انہوں نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ عزیز مصر کی بیوی ایک نوجوان خادم پر کیوں فدا ہو گئی ہے؟ گویا اگر اُسے فدا ہونا ہی ہے تو کسی امیر زادے پر فدا ہو۔ عزیز کی بیوی نے ان بیگمات کو ایک دعوت میں مدعو کیا اور اُن کے سامنے سے حضرت یوسفؑ کو گزرنے کا حکم دیا۔ وہ سب کی سب حضرت یوسفؑ کو دیکھتے ہی اُن پر فدا ہو گئیں اور اُن کی توجہ حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ اب عزیز کی بیوی نے بڑی ڈھٹائی سے اعلان کیا کہ یہ ہے وہ حسین نوجوان جس کے بارے میں مجھے ملامت کی جا رہی تھی۔ میں نے اُسے دعوت گناہ دی لیکن ابھی تک اُس نے میری خواہش پوری نہیں کی۔ اب اُسے میری بات ماننی ہوگی ورنہ اُسے قید خانہ میں ڈال دیا جائے گا۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۳۳ تا ۳۵

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر پاکیزہ رہنا ناممکن ہے

یوسفؑ نے عرض کی اے میرے رب! قید خانہ مجھے زیادہ عزیز ہے اُس گناہ سے، وہ مجھے بلا رہی ہیں جس کی طرف	قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۗ
اور اگر تو نے دور نہ کیا مجھ سے اُن کے فریب کو	وَالْأَصْرَفُ عَلَيَّ كَيْدَهُنَّ ۗ
تو میں تو مائل ہو جاؤں گا اُن کی طرف	أَصْبُ إِلَيْهِنَّ ۗ
اور ہو جاؤں گا جاہلوں میں سے۔	وَ أَكُنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۳﴾
پس قبول فرمائی اُن کی دعا اُن کے رب نے	فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ ۗ
اور دور کر دیا اُن سے اُن عورتوں کے فریب کو	فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۗ
بے شک وہی ہے سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾
پھر ظاہر ہوا مصر کے ارباب اختیار کے لیے، اس کے بعد کہ انہوں نے دیکھیں کئی علامات	ثُمَّ بَدَأَ لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ
کہ وہ ضرور ہی قید کر دیں یوسفؑ کو کچھ عرصہ تک۔	لِيَسْجُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۳۵﴾

جب حضرت یوسفؑ نے دیکھا کہ اب صرف عزیز مصر کی بیوی ہی نہیں دیگر بیگمات بھی انہیں دعوتِ گناہ دے رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی عاجزی کے ساتھ التجا کی کہ اے میرے رب! مجھے قید خانے کی صعوبتیں زیادہ پسند ہیں اُس گناہ سے جس کی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

طرف وہ عورتیں مجھے مائل کر رہی ہیں۔ آپ ہی اُن کا یہ فریب مجھ سے دور کر سکتے ہیں ورنہ میں تو اُن کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔ بہر حال اللہ کے بندے، اللہ سے دعا کر کے کبھی بھی محروم نہیں رہتے۔

افلاک سے آتا ہے ، نالوں کا جواب آخر

اُٹھتے ہیں حجاب آخر، کرتے ہیں خطاب آخر

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کی دعاسن لی اور اُنہیں گناہ سے محفوظ رکھا۔ ایک ایسے نوجوان شخص کے لیے جس کا پردیس میں نہ اپنا گھر ہو اور نہ وہ شادی شدہ ہو، ایسے حالات میں پاکیزہ رہنا، بلاشبہ پاکیزگی کی معراج ہے۔ یہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کسی کے لیے پاکیزہ رہنا ناممکن ہے۔ البتہ مصر کے ارباب اختیار نے محسوس کر لیا کہ وہ اپنی بیگمات کو قابو نہیں کر سکتے لہذا اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت یوسفؑ کو ہی قید کر دیا جائے۔ اس طرح حضرت یوسفؑ کا قید میں ڈالا جانا درحقیقت اُن کی اخلاقی فتح اور مصر کے ارباب اختیار کی اخلاقی شکست کا اعلان تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی شخص پر جرم ثابت کیے بغیر بس یوں ہی پکڑ کر جیل بھیج دینا بے ایمان حکمرانوں کی پرانی روایت ہے۔ اس معاملہ میں آج کے شیاطین چار ہزار برس پہلے کے اثرار سے بھی زیادہ برے ہیں۔ وہ جمہوریت یا قانون کا نام نہیں لیتے تھے جب کہ یہ جمہوریت اور قانون کی پاس داری کا دعویٰ کرنے کے باوجود غیر قانونی حرکتیں کرتے ہیں۔ وہ صرف ظالم تھے اور یہ اس کے ساتھ جھوٹے اور بے حیا بھی ہیں۔

آیت ۳۶

دو قیدیوں کے خواب

اور داخل ہوئے یوسفؑ کے ساتھ قید خانے میں دو نوجوان	وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ
کہا اُن میں سے ایک نے	قَالَ اِحْدُهُمَا
بے شک میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو (خواب میں) کہ	اِنِّیْ اَرَىٰ اَعْصِرُ خَمْرًا

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

نچوڑ رہا ہوں شراب	
اور کہا دوسرے نے	وَقَالَ الْآخِرُ
بے شک میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو (خواب میں) کہ اٹھا رہا ہوں اپنے سر پر روٹی	إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْرًا
کھا رہے ہیں پرندے اُس میں سے	تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۗ
بتائیے ہمیں ان خوابوں کی تعبیر	نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۗ
بے شک ہم دیکھتے ہیں آپ کو نیک لوگوں میں سے۔	إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۱﴾

اس آیت میں دو نوجوان قیدیوں کے خوابوں کا ذکر ہے۔ یہ نوجوان شاہ مصر کے محل میں ملازم تھے۔ ایک ساتی تھا اور دوسرا باورچی۔ اُن پر الزام تھا کہ اُن میں سے کسی ایک نے بادشاہ کو زہر دینے کی کوشش کی ہے۔ اُنہیں قید خانے میں حضرت یوسفؑ کی سچائی اور پاکیزہ کردار کا تجربہ ہوا۔ پھر اُن کی علمی بصیرت کا بھی اندازہ ہوا۔ اُن دونوں نے حضرت یوسفؑ کے سامنے اپنے اپنے خواب بیان کیے تاکہ اُن کی تعبیر جان سکیں۔ ایک نے کہا کہ وہ بادشاہ کو خواب میں شراب پلا رہا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اُس نے خواب میں دیکھا ہے کہ اُس کے سر پر روٹی ہے جس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

### آیات ۳۱ تا ۴۰

#### قید خانہ کا حکیمانہ وعظ

فرمایا یوسفؑ نے نہیں آئے گا تمہارے پاس کھانا جو تمہیں دیا جاتا ہے	قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِيَهٗ
مگر میں بتا دوں گا تمہیں اس کی تعبیر	إِلَّا نَبَأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

قَبْلَ اَنْ يَّآتِيَكُمْۙ	اِس سے پہلے کہ وہ آئے تمہارے پاس
ذٰلِكُمْۙ مِمَّا عَلَّمَنِ رَبِّيۙ	یہ اُس میں سے ہے جو سکھایا ہے مجھے میرے رب نے
اِنِّيۙ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍۭ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	میں نے چھوڑ دیا ہے اُن لوگوں کا دین جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر
وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲﴾	اور وہ آخرت کا بھی انکار کرنے والے ہیں۔
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَائِيۙ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَاِيعْقُوْبَؕ	اور میں نے پیروی کی اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین کی
مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍؕ	نہیں ہے ہمارے لیے جائز کہ ہم شریک کریں اللہ کے ساتھ کسی کو
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَاَعْلٰى النَّاسِ	یہ اللہ کے فضل میں سے ہے ہم پر اور لوگوں پر
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾	اور لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔
يٰصٰحِبِ السِّجْنِ	اے قید خانے کے ساتھیو!
ءَاَرْبَابٌ مُّتَّفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ	کیا جدا جدا رب بہتر ہیں
اِمۡرُ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۴﴾	یا اللہ جو اکیلا ہے، سب پر غالب ہے؟
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۙ اِلَّا اَسْمَاءُ	تم نہیں عبادت کرتے اُس کے سوا مگر چند ناموں کی
سَيِّئُوْهَاۙ اَنْتُمْ وَاٰۤاُوْكُمْ	رکھ لیے ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۱	نہیں اتاری اللہ نے اُن کے لیے کوئی سند
إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۱	نہیں ہے فیصلہ کرنے کا اختیار مگر اللہ ہی کا
أَمَرَ إِلَّا تَعْبُدُوهُ وَإِلَّا إِلٰهًا ۱	اُس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم عبادت نہ کرو مگر صرف اسی کی
ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ	یہی سیدھا دین ہے
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝	اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

حضرت یوسفؑ نے دونوں قیدیوں کو نہ صرف اُن کے خوابوں کی تعبیر بتائی بلکہ اُن کے سامنے ایسا حکیمانہ وعظا ارشاد فرمایا جو ایمانی حقائق اور عملی ہدایات کا حسین امتزاج لیے ہوئے تھا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا :

- i. میرے پاس جو بھی علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔
- ii. اللہ تعالیٰ نے مجھے علم کی دولت اس لیے دی ہے کہ میں نے اُن لوگوں کی روش اختیار نہیں کی جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔
- iii. میں نے اپنے صالح آباء واجداد کی پیروی کرتے ہوئے توحید کی راہ اختیار کی۔
- iv. توحید کا عقیدہ تمام انسانوں کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ انسان کو باوقار کردار کا حامل بناتا ہے۔ یہ عقیدہ در در پر سر جھکانے، اسباب کے خوف اور دوسروں کی خوشامد و چاپلوسی کی ذلت سے بچاتا ہے۔ بقول اقبال۔  
یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے  
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات
- v. لوگوں کی اکثریت ناشکری کرتے ہوئے توحید کا راستہ اختیار نہیں کرتی بلکہ خود ساختہ معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دیتی ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

.vi. معبودِ حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کا اختیار ہے کہ انسانوں کو احکامات دے۔

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے

حکمران ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

.vii. دعوتِ عمل کا نمایاں ترین مظہر یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی محبت کے ساتھ کلی اطاعت کی جائے۔ بالکل خالص دین یہی ہے۔

آیات ۴۱ تا ۴۲

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

اے قید خانے کے ساتھیو!	يُصَاحِبِي السِّجْنِ
تو جو تم دونوں میں سے ایک ہے تو وہ پلائے گا اپنے مالک کو شراب	أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۗ
اور جو دوسرا ہے تو وہ صلیب دیا جائے گا	وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصَلَّبُ
پس کھائیں گے پرندے اُس کے سر میں سے	فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۗ
فیصلہ کر دیا گیا اُس معاملہ کا جس کے بارے میں تم دونوں پوچھ رہے ہو۔	فُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينَ ۗ
فرمایا یوسفؑ نے اُس سے جس کے بارے میں انہوں نے گمان کیا کہ یقیناً وہ نجات پانے والا ہے اُن دونوں میں سے	وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا
ذکر کرنا میرا اپنے مالک کے پاس	اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ ۗ



عج ۱۵

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ	تو بھلا دیا اُسے شیطان نے ذکر کرنا اپنے مالک کے پاس
فَلَكِثَ فِي السَّجْنِ بِضَعِّ سِنِينَ ۝	سو وہ رہے قید خانے میں چند برس۔

حضرت یوسفؑ نے دونوں قیدیوں کے خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ ایک قیدی رہا ہوگا اور دوبارہ بادشاہ کے ساتی کا منصب حاصل کر کے بادشاہ کو شراب پلانے کی ذمہ داری ادا کرے گا۔ دوسرے کو سزا کے طور پر صلیب پر لٹکا دیا جائے گا اور پرندے اُس کے سر میں سے مغز نونچ نونچ کر کھائیں گے۔ حضرت یوسفؑ نے رہا ہونے والے قیدی سے کہا کہ بادشاہ کے سامنے ذکر کرنا کہ یوسفؑ بغیر کسی قصور کے جیل میں قید ہیں۔ شیطان نے ساتی کو یہ بات بھلا دی اور اُس نے بادشاہ کے سامنے حضرت یوسفؑ کا ذکر نہیں کیا۔ لہذا آپؑ مزید چند برس قید خانہ میں رہے۔

آیات ۴۳ تا ۴۴

بادشاہ کا خواب

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سَوِيَّاتٍ	اور کہا بادشاہ نے بے شک میں دیکھتا ہوں سات موٹی گائیں
يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ	کھا رہی ہیں انہیں سات دلی گائیں
وَسَبْعُ سُنْبُلَاتٍ خَضْرَاءٍ وَأُخَرَ يَبْسُتُ	اور سات سبز بالیاں ہیں اور دوسری خشک
يَأْيُهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ	اے سردارو! بتاؤ مجھے میرے خواب کے بارے میں
إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ۝	اگر تم بتا سکتے ہو خواب کی تعبیر۔
قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۚ	سرداروں نے کہا یہ تو پریشان خواب ہیں

---



---



---



---



---



---



---



---

وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالَمِينَ ﴿۳۵﴾ اور نہیں ہیں ہم پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کی رہائی کے لیے یہ صورت پیدا فرمائی کہ شاہ مصر نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ سات سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دہلی گائیں کھا جاتی ہیں۔ اسی طرح اناج کی سات بالیاں سبز ہیں اور سات ہی خشک۔ بادشاہ نے اپنے سرداروں کو جمع کیا اور اُن سے خواب کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے اسے پریشان خواب قرار دے کر اس کی تعبیر بتانے سے معذرت کر لی۔

آیات ۳۵ تا ۳۹

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اور کہا اُس نے جس نے نجات پائی تھی اُن دونوں قیدیوں میں سے	وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا
اور یاد آیا اُسے ایک مدت بعد	وَاذَكَرَّ بَعْدَ أُمَّةٍ
میں بتاتا ہوں تمہیں اس کی تعبیر سو سمجھو مجھے۔	أَنَا أَنْبِئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿۳۵﴾
اے یوسف! اے سچے انسان!	يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ
تعبیر بتائیے ہمیں اس خواب میں کہ سات موٹی گائیں ہیں	أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سَوَانٍ
کھا جاتی ہیں انہیں سات دہلی گائیں	يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ
اور سات بالیاں ہیں سبز اور دوسری ہیں خشک	وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ
تاکہ میں واپس جاؤں لوگوں کی طرف	لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۱﴾	(اور) تاکہ وہ جان لیں۔
قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَابَّاءَ	فرمایا یوسفؑ نے تم کاشت کرو گے سات سال لگاتار
فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ	پھر جو تم کاٹو تو چھوڑ دو اُسے اُس کی بالی ہی میں
إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿۱۲﴾	مگر تھوڑا سا اُس میں سے جسے تم کھاؤ۔
ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ	پھر آئیں گے اس کے بعد سات سال سخت
يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ	وہ کھا جائیں گے اُسے جو تم نے پہلے سے رکھا ہو گا اُن کے لیے
إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَحْصِنُونَ ﴿۱۳﴾	مگر تھوڑا سا اُس میں سے جو تم محفوظ رکھو گے بیج کے لیے۔
ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ	پھر آئے گا اس کے بعد ایک سال
فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ	جس میں بارش برسائی جائے گی لوگوں پر
وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۱۴﴾	اور اُس میں وہ (پھلوں کا) رس نکالیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ساقی نے بادشاہ سے کہا کہ وہ حضرت یوسفؑ سے خواب کی تعبیر پوچھ کر بتائے گا۔ حضرت یوسفؑ نے ساقی کو بتایا کہ سات سال خوش حالی کے آئیں گے جس میں کثرت سے پیداوار ہوگی۔ تم ان سالوں میں اناج کے دانے پھلیوں سے صرف اُس قدر نکالنا جو تمہاری خوراک کے لیے ضروری ہوں۔ اس کے بعد سات سال خشک سالی کے آئیں گے۔ اب پھلیوں میں محفوظ دانے استعمال کرنا لیکن کچھ بچا لینا تاکہ آئندہ بیج کے لیے استعمال ہوں۔ پھر ایک ایسا سال آئے گا جس میں خوب بارش ہوگی اور بڑی عمدہ زرعی پیداوار ہوگی۔ بادشاہ کے خواب میں تو پندرہویں سال کی بابت کوئی اشارہ نہ تھا، مگر حضرت یوسفؑ نے وحی کی بنیاد پر بشارت دی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

کہ پندرہویں برس اتنی کثرت سے پھل ہوں گے کہ انہیں نچوڑ کر شراب بھی بنائی جائے گی اور میوہ جات کے رس بھی کشید کیے جائیں گے۔ حضرت یوسفؑ نے خواب کے ذریعہ سامنے آنے والا مسئلہ بھی بتایا اور مسئلہ کا حل بھی تجویز فرمادیا۔ البتہ اعلیٰ ظرفی دیکھیے کہ ساتی سے کوئی شکایت نہیں کی کہ تم نے میرے بلاقصور قید ہونے کے بارے میں بادشاہ کو کیوں نہیں بتایا؟

### آیت ۵۰

#### بادشاہ کی طلبی اور حضرت یوسفؑ کا انکار

وَقَالَ الْمَلِكُ اَتُّونِي بِهٖ ؕ	(خواب کی تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے کہا لے آؤ میرے پاس یوسفؑ کو
فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ	پھر جب آیا ان کے پاس (بادشاہ کا) قاصد
قَالَ اَرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ	فرمایا یوسفؑ نے واپس جاؤ اپنے مالک کے پاس
فَسَلِّهٖ مَا بِالْاِنْسُوٰةِ الَّتِي قَطَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۗ	پھر پوچھو اُس سے کیا معاملہ ہے اُن عورتوں کا جنہوں نے کاٹ ڈالے تھے اپنے ہاتھ
اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝۵۰	بے شک میرا رب اُن کے فریب کو خوب جاننے والا ہے۔

بادشاہ نے ساتی سے خواب کی تعبیر سن کر کہا کہ ایسے صاحب بصیرت انسان کو میرے پاس لے کر آؤ۔ حضرت یوسفؑ نے قید کی طویل مدت سے عاجز ہونے کے باوجود صبر و برداشت کی اعلیٰ مثال قائم کی اور رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ آپؑ نے مطالبہ کیا کہ پہلے معاملہ کی تحقیق ہو کہ مجھے کس وجہ سے قید کیا گیا ہے؟ اہمیت نیک نامی کی ہے۔ کسی شبہ یا بدگمانی کا داغ لے کر رہا ہونا انہیں قبول نہ تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ اُن کا بے قصور ہونا ثابت ہو جائے اور اُن کے کردار کی پاکیزگی سب کے سامنے آجائے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۵۱ تا ۵۳

## بیگماتِ مصر کی حضرت یوسفؑ کے حق میں گواہی

بادشاہ نے پوچھا (عورتوں سے) کیا معاملہ تھا تمہارا جب تم نے مائل کیا گناہ کی طرف یوسفؑ کے جی کو	قَالَ مَا خَطْبُكَ إِذْ رَأَوْتَنِّي يَوْسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۝
عورتوں نے کہا اللہ کی پناہ!	قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ
نہیں جانی ہم نے اس میں کوئی برائی	مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۝
کہا عزیز کی بیوی نے	قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ
اب ظاہر ہو گیا ہے حق	الْعَنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۝
میں نے مائل کیا تھا گناہ کی طرف اس کے جی کو	اَنَا رَأَوْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ
اور بلاشبہ وہ یقیناً سچوں میں سے ہے۔	وَإِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝
یہ اس لیے ہے تاکہ عزیز جان لے کہ بے شک میں نے خیانت نہیں کی اس کی عدم موجودگی میں	ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّي لَمْ اَخْنَهُ بِالْغَيْبِ
اور یہ کہ بے شک اللہ نہیں چلنے دیتا خیانت کرنے والوں کی چال کو۔	وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخٰٓئِنِیْنَ ۝
اور میں بری نہیں ٹھہراتی اپنے نفس کو (۱)	وَمَا اَبْرَأِي نَفْسِي ۝

(۱) (سورۃ یوسف: ۵۳) مندرجہ بالا ترجمہ مشہور مفسرین قرآن ابن کثیرؒ اور ابو حیانؒ کی آراء کے مطابق کیا گیا ہے، جبکہ جمہور مفسرین جن میں امام ابو سعود، امام زبخری، امام کوسی، امام بیضاوی، امام طبری وغیرہ جیسے اہل مفسرین نے اس قول کو حضرت یوسفؑ کا قول قرار دیا ہے نیز متاخرین نے بھی اس قول کو حضرت یوسفؑ کا قول قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (نشر)

بے شک نفس تو بہت حکم دینے والا ہے برائی کا	إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ
سوائے اُس کے جس پر رحم کرے میرا رب	إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي
بے شک میرا رب بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ رَبِّيَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵۲﴾

بادشاہ کے دریافت کرنے پر تمام بیگمات مصر نے گواہی دی کہ حضرت یوسف انتہائی پاکیزہ کردار کے حامل انسان ہیں۔ عزیز مصر کی بیوی نے گناہ کی طرف مائل کرنے کے جرم کا اعتراف کیا اور آپ کی پاک دامنی کی تحسین کرتے ہوئے اپنے شوہر کو یقین دلایا کہ اُس کے پیچھے کوئی خیانت نہیں کی گئی۔ مزید کہا کہ برائی کی طرف لے جانے والے نفس کے حملے سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ بلاشبہ حضرت یوسف کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور نفس کے حملے سے حفاظت کی نعمت حاصل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ نعمت عطا فرمائے۔ آمین! مسنون دعا ہے:

اللَّهُمَّ رَحْمَتِكَ أَرْجُو فَلَا تَكْذِبْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (ابوداؤد)

”اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے پلک جھپکنے کے دوران بھی نفس کے حوالے نہ فرما۔ میرے ہر معاملے کی اصلاح فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ آمین!

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عزیز مصر کی بیوی ایسی حکیمانہ اور پاکیزہ گفتگو کیسے کر سکتی ہے؟ دراصل یہ حضرت یوسف کے اعلیٰ کردار کا فیض ہے جس کے پاکیزہ اثرات عزیز مصر کی بیوی پر پڑے، اُس کی سوچ کا رخ ہی بدل گیا اور اب وہ بھی معرفت کی باتیں کر رہی ہے۔

آیات ۵۲ تا ۵۷

حضرت یوسف کے لیے منصبِ خاص

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ میرے پاس یوسف کو	وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ
--	----------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

میں خاص کر لوں گا انہیں اپنے لیے	أَسْتَخْلِصُهُ لِنَفْسِي ۙ
پھر جب اُس نے آپ سے گفتگو کی	فَلَمَّا كَلَمَهُ
کہنے لگا بے شک آپ آج سے ہمارے ہاں بڑے معزز، معتبر ہیں۔	قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝۱۰
فرمایا یوسفؑ نے مقرر کر دیں مجھے نگران زمین کے خزانوں پر	قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۙ
بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا، جاننے والا ہوں۔	إِنِّي حَفِيزٌ عَلَيْهِمُ ۝۱۱
اور اس طرح ہم نے اختیار دیا یوسفؑ کو سر زمین مصر میں	وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۙ
تاکہ رہیں اُس میں جہاں چاہیں	يَتَّبِعُوا مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۙ
ہم پہنچا دیتے ہیں اپنی رحمت جسے چاہیں	نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ
اور ہم ضائع نہیں کرتے اجر نیکی کرنے والوں کا۔	وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝۱۲
اور یقیناً آخرت کا اجر بہت بہتر ہے اُن کے لیے جو ایمان لائے	وَلَا أَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا
اور جو اللہ کی نافرمانیوں سے بچتے رہے۔	وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝۱۳

ع

بادشاہ حضرت یوسفؑ کے علم سے تو پہلے ہی متاثر تھا اب اُن کی پاک دامن اور تحمل سے اور زیادہ اُن کا گرویدہ ہو گیا۔ پھر جب اُن کو طلب کر کے اُن سے گفتگو کی تو بالکل ہی فدا ہو گیا اور اعلان کیا کہ اب حضرت یوسفؑ کو ہمارے مصاحب خاص کا مرتبہ حاصل ہو گا۔ حضرت یوسفؑ نے آئندہ برسوں میں آنے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے خود کو زراعت و معدنیات کا شعبہ سنبھالنے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

کے لیے پیش کیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو مصر میں ایک اہم منصب پر فائز فرمادیا۔ بلاشبہ جو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و ناراضی سے بچتا ہے وہ اُسے دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

### آیات ۵۸ تا ۶۲

#### برادرانِ یوسف کی حضرت یوسفؑ کے پاس حاضری

وَجَاءَ إِخْوَتُ يُوسُفَ	اور آئے یوسفؑ کے بھائی
فَدَخَلُوا عَلَيْهِ	پھر حاضر ہوئے اُن کی خدمت میں
فَعَرَفَهُمْ	تو پہچان لیا یوسفؑ نے انہیں
وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿٥٨﴾	اور وہ آپ کو نہ پہچاننے والے تھے۔
وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَّازِهِمْ	اور جب یوسفؑ نے تیار کر دیا انہیں اُن کے سامان کے ساتھ
قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُمْ مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ	فرمایا اے آنا میرے پاس اپنے باپ شریک بھائی کو
أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوْفِي الْكَيْلَ	کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا بھر کر دیتا ہوں پیمانہ
وَ أَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٥٩﴾	اور میں کتنا بہترین مہمان نواز ہوں۔
فَإِنْ لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ	پھر اگر نہ لائے تم میرے پاس اُسے
فَلَا كَيْلَ لَّكُمْ عِنْدِي	تو نہ ہوگا کوئی پیمانہ تمہارے لیے میرے پاس
وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾	اور نہ تم میرے قریب آنا۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



کہا بھائیوں نے ہم آمادہ کریں گے اُس کے بارے میں اُس کے والد کو	قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ
اور بے شک ہم ضرور ایسا کرنے والے ہیں۔	وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿۱۱﴾
فرمایا یوسفؑ نے اپنے خادموں سے رکھ دو ان کی ادا کردہ قیمت ان کے تھیلوں میں	وَقَالَ لِفَتَيْنِهِ اجْعَلُوا بَضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ
تاکہ وہ پہچان لیں اسے	لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا
جب وہ لوٹیں اپنے گھر والوں کی طرف	إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ
شاید کہ وہ پھر لوٹ کر آئیں۔	لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی یوسف کے سامنے حاضری کا بیان ہے۔ خوش حالی کے سال گزرنے کے بعد جب خشک سالی کے سال آئے تو دور دراز کے علاقوں تک یہ خبر جا پہنچی کہ مصر میں خوراک کے ذخائر محفوظ ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی خوراک کے حصول کے لیے فلسطین سے مصر آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو پہچان تو لیا لیکن ان کے اخلاق کی بلندی دیکھیے کہ کسی انتقامی جذبہ کا اظہار تک نہیں کیا۔ بھائیوں نے اپنے لیے خوراک کا راشن حاصل کیا اور چھوٹے بھائی بن یامین کے لیے بھی جو ان کے ساتھ نہ آیا تھا۔ بن یامین ان کا باپ شریک بھائی تھا اور حضرت یوسفؑ کا حقیقی بھائی۔ حضرت یوسفؑ نے آئندہ اُسے بھی ساتھ لانے کی تاکید کی۔ مزید یہ کہ انہوں نے خوراک کی جو قیمت اپنے بھائیوں سے وصول کی تھی اُسے واپس بھائیوں کے سامان میں رکھوا دیا تاکہ بھائی اس عنایت سے خوش ہو کر دوبارہ بھی خوراک لینے کے لیے حاضر ہوں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

آیات ۶۳ تا ۶۶

حضرت یعقوبؑ کی بن یا مین کو مصر بھیجنے پر رضامندی

پھر جب برادرانِ یوسفؑ لوٹے اپنے والد صاحب کی طرف	فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ
کہنے لگے اے ہمارے والد! روک دی گئی ہے ہمارے لیے غلے کی فراہمی	قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ
سو بھیجے ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کوتا کہ ہم غلہ لائیں	فَارْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلُ
اور بے شک ہم اُس کی واقعی حفاظت کرنے والے ہیں۔	وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿۱۳﴾
فرمایا یعقوبؑ نے کیا میں اعتبار کروں تم پر اس کے بارے میں	قَالَ هَلْ أَمْنُكُمْ عَلَيْهِ
سوائے اُس کے جیسے میں نے اعتبار کیا تھا تم پر اس کے بھائی کے بارے میں اس سے پہلے؟	إِلَّا كَمَا أَمَنْتُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۚ
پس اللہ ہی سب سے بہتر ہے حفاظت فرمانے والا۔	فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ
اور وہی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔	وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۱۴﴾
اور جب اُنہوں نے کھولا اپنا سامان	وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ
اور پایا اپنی ادا کردہ قیمت کو کہ وہ لوٹادی گئی ہے انہیں	وَجَدُوا بِضَاعَهُمْ رَدَّتْ إِلَيْهِمْ ۚ
کہنے لگے اے ہمارے والد! اور کیا چاہیے ہمیں؟	قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۚ
یہ ہے ہماری ادا کردہ قیمت جو لوٹادی گئی ہے ہمیں	هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رَدَّتْ إِلَيْنَا ۚ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور ہم تو غلہ لائیں گے اپنے گھر والوں کے لیے	وَنَمِيرُ أَهْلَنَا
اور حفاظت کریں گے اپنے بھائی کی	وَنَحْفَظُ أَخَانَا
اور لائیں گے اضافی غلہ	وَنَزِدَادُ كَيْلٍ بَعِيرٍ ۱
یہ بہت آسان غلہ لانا ہے۔	ذَلِكَ كَيْلٌ يَّسِيرٌ ۱۵
فرمایا یعقوبؑ نے میں ہر گز نہیں بھیجوں گا اُسے تمہارے ساتھ	قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ
یہاں تک کہ تم کرو مجھ سے پختہ عہد اللہ کا	حَتَّى تُوْتُونَ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ
تم ضرور لے کر آؤ گے اُسے میرے پاس	لَتَأْتِنِي بِهِ
سوائے اس کے کہ گھیر لیا جائے تمہیں	إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۲
تو جب انہوں نے کیا آپؑ سے اپنا پختہ عہد	فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ
فرمایا آپؑ نے اللہ اُس پر جو ہم کہہ رہے ہیں ضامن ہے۔	قَالَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكَيْلٌ ۱۶

مصر سے واپسی پر حضرت یعقوبؑ کو اُن کے بیٹوں نے بتایا کہ ہمیں مصر سے غلہ آئندہ اسی صورت میں ملے گا جب کہ بن یامین بھی ہمارے ساتھ جائے۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ میں تم پر اعتماد نہیں کر سکتا کیوں کہ اس سے قبل تم یوسفؑ کے حوالے سے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچا چکے ہو۔ البتہ جب اُن کے بیٹوں نے اپنے سامان میں دیکھا کہ ادا شدہ قیمت واپس کر دی گئی ہے تو والد صاحب سے عرض کی کہ ایسا نفع کا معاملہ کیوں نہ دوبارہ کیا جائے۔ بہر حال جب انہوں نے حضرت یعقوبؑ کے سامنے اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا کر عہد کیا کہ وہ بن یامین کی ہر ممکن حفاظت کریں گے تو حضرت یعقوبؑ نے بن یامین کو مصر بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۶۷ تا ۶۸

## تدبیر اور تقدیر میں حسین تو ازن

اور فرمایا یعقوبؑ نے اے میرے بچو! (مصر میں) مت داخل ہونا ایک دروازہ سے	وَقَالَ يَبْنَى لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ
اور داخل ہونا مختلف دروازوں سے	وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۝
اور میں نہیں کام آسکتا تمہارے اللہ کے سامنے کچھ بھی	وَمَا أَعْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۝
نہیں ہے فیصلہ کرنے کا اختیار مگر اللہ ہی کا	إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ۝
اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے .	عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۝
اور اسی پر بھروسا کرنا چاہیے بھروسا کرنے والوں کو۔	وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۱۷﴾
اور جب وہ داخل ہوئے مصر میں اسی طرح جیسے حکم دیا تھا انہیں اُن کے والد نے	وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۝
اور آپؑ نہیں کام آسکتے تھے اُن کے اللہ کے سامنے کچھ بھی	مَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۝
سوائے اس کے کہ ایک احتیاط تھی یعقوبؑ کے جی میں، پورا کیا انہوں نے جسے	إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۝
اور بلاشبہ وہ یقیناً بڑے علم والے تھے اُس علم کی بنیاد پر جو ہم نے سکھایا تھا انہیں	وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ

ع

اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾

ان آیات میں حضرت یعقوب کا تدبیر اور تقدیر کے درمیان حسین توازن قائم کرنے کا بیان ہے۔ یہ دراصل علم حقیقت کے اس فیضان کا نتیجہ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن پر ہوا تھا۔ بیٹوں کو مصر کی طرف رخصت کرتے ہوئے اُنہوں نے ہدایت دی کہ کسی کے اندیشہ یا حسد سے بچنے کے لیے تم مصر میں ایک ساتھ داخل ہونے کے بجائے جدا جدا راستوں سے داخل ہونا۔ البتہ میری یہ تدبیر تقدیر کے لکھے کو نال نہیں سکتی۔ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر اپنی تدبیر پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔

آیات ۶۹ تا ۷۲

برادرانِ یوسف پر چوری کا شبہ

اور جب بھائی حاضر ہوئے یوسف کی خدمت میں	وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ
یوسف نے اپنے پاس ٹھہرایا اپنے بھائی (بن یامین) کو	أَوْىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ
فرمایا بے شک میں تمہارا بھائی ہوں پس غم نہ کرو اُس پر جو (سوتیلے) بھائی کرتے رہے ہیں۔	قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾
پھر جب یوسف نے تیار کر دیا اُنہیں اُن کے سامان کے ساتھ	فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَّازِهِمْ
رکھ دیا ایک خاص پیالہ اپنے بھائی کے سامان میں	جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ
پھر پکار ایک پکارنے والا	ثُمَّ أَدَّانَ مُؤَدِّئًا
اے قافلے والو! بلاشبہ تم یقیناً چور ہو۔	أَيُّهَا الْعَيْرُ إِنَّكُمْ لَسُرِقُونَ ﴿۱۸﴾

کہا قافلے والوں نے اور وہ متوجہ ہوئے یوسفؑ کے خادموں کی طرف	قَالُوا وَاقْبَلُوا عَلَيْهِمْ
کیا چیز آپ لوگ گم پارہے ہیں؟	مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿۱۷﴾
انہوں نے کہا ہم گم پارہے ہیں بادشاہ کا پیالہ	قَالُوا نَفَقِدُ صُوعَ الْمَلِكِ
اور اُس کے لیے جو وہ پیالہ لے آیا ایک اونٹ پر لادے جانے والا غلہ انعام ہوگا	وَلَيَنْجَأَ بِهِ جَمَلٌ بَعِيرٌ
اور میں اس کا ضامن ہوں۔	وَ اَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿۱۸﴾

حضرت یوسفؑ کے بھائی اپنے چھوٹے بھائی بن یامین سمیت مصر میں آئے اور حضرت یوسفؑ کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت یوسفؑ نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس ٹھہرایا اور بتا دیا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ ماضی میں بڑے بھائیوں نے جو ظلم و ستم کیا ہے اُس پر غم نہ کرو، اب آزمائش ختم ہونے کا وقت قریب آرہا ہے۔ پھر آپؑ نے تمام بھائیوں کے لیے الگ الگ تھیلوں میں خوراک لے جانے کا انتظام فرمادیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس پیالے کو بن یامین کے سامان میں رکھ دیا جس کے ذریعے خوراک ناپ کر دی جاتی تھی۔ پیالہ غائب ہونے پر خوراک تقسیم کرنے والے کارندوں کو تشویش ہوئی اور انہوں نے یوسفؑ کے بھائیوں پر پیالہ چوری کرنے کا شبہ ظاہر کیا۔ ساتھ ہی ترغیب دی کہ جو کھویا ہو پیالہ لے آیا اسے اتنی خوراک انعام کے طور پر دی جائے گی جو ایک اونٹ اٹھا سکتا ہے۔

آیات ۷۳ تا ۷۶

تقدیر کا حیران کن فیصلہ

قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ	برادرانِ یوسفؑ نے کہا اللہ کی قسم تم خوب جانتے ہو
-------------------------------------	---

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

مَا جئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ	کہ ہم اس لیے نہیں آئے کہ فساد برپا کریں زمین میں
وَمَا كُنَّا سْرِقِينَ ﴿۱۴﴾	اور نہ ہی ہم چور ہیں۔
قَالُوا فَمَا جَزَاءُكَ إِنْ كُنْتُمْ كَذِبِينَ ﴿۱۵﴾	خادمین یوسفؑ نے کہا پھر کیا سزا ہوگی اُس (چور) کی اگر تم ہوئے جھوٹے؟
قَالُوا جَزَاءُكَ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ	برادرانِ یوسفؑ نے کہا اُس کا بدلہ وہ ہے پایا جائے
فَهُوَ جَزَاءُكَ ۗ	پیالہ جس کے سامان میں پھر وہی ہوگا اُس کا بدلہ
كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿۱۶﴾	اسی طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں ظالموں کو۔
فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ	تو تلاشی یعنی شروع کی یوسفؑ نے بڑے بھائیوں کے سامان کی قبل اس کے کہ تلاشی لیتے چھوٹے بھائی کے سامان کی
ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۗ	پھر نکال لیا پیالہ چھوٹے بھائی کے سامان میں سے
كَذَلِكَ كَدْنَا لِيُوسُفَ ۗ	اس طرح ہم نے تدبیر کی یوسفؑ کے لیے
مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ	ممکن نہیں تھا کہ وہ روک سکتے اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون میں
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۗ	سوائے اُس کے جو چاہے اللہ
نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَن نَّشَاءُ ۗ	ہم بلند کرتے ہیں درجے جس کے ہم چاہتے ہیں

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور ہر صاحبِ علم سے برتر ایک اور علم رکھنے والا ہوتا ہے۔	وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱﴾
--	--

برادرانِ یوسفؑ نے چوری کے الزام کی تردید کی۔ ساتھ ہی کہا کہ اگر ہم میں سے کسی کے تھیلے میں سے مسروقہ پیالہ برآمد ہو تو تم اسے اپنا غلام بنا لینا۔ ہماری شریعت میں چور کی یہی سزا ہے۔ پیالہ بن یامین کے تھیلے سے برآمد ہوا اور یوں تقدیر نے بن یامین کے لیے مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس ٹھہرنے کی سبیل کر دی۔ بادشاہ کے دین یعنی قانون کے تحت وہ بھائی کو مصر میں نہیں روک سکتے تھے۔ دین کے بنیادی معنی بدلہ ہیں۔ بدلہ کسی قانون کے تحت ہوتا ہے۔ لہذا قانون کے لیے بھی لفظ دین استعمال ہوتا ہے جیسا کہ آیت ۷۶ میں ہوا ہے۔ پھر قانون نظام کے تحت بنتا ہے، اسی لیے قرآن حکیم نے نظام کے لیے بھی دین کا لفظ استعمال فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كَلِمَةً بَلِيغَةً (الانفال: ۳۹)

”اور اے مسلمانو! جنگ کرو ان سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور نظام کل کا کل اللہ کے لیے ہو جائے۔“

آیات ۷۷ تا ۷۹

حضرت یوسفؑ کی اعلیٰ ظرفی

برادرانِ یوسفؑ نے کہا اگر بن یامین نے چوری کی ہے تو یقیناً چوری کر چکا ہے اس کا بھائی یوسفؑ اس سے پہلے	قَالُوا إِنِّي سُرِقْتُ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلِهِ ۗ
تو چھپائی اصل بات یوسفؑ نے اپنے جی میں	فَأَسْرَهَا يُّوسُفُ فِي نَفْسِهِ ۗ
اور ظاہر نہیں کیا اسے ان پر	وَلَمْ يَبْدِهَا لَهُمْ ۗ
اور کہا (جی میں) بلکہ تم ہی ہو بدتر درجہ میں	قَالَ أَنْتُمْ شَرُّ مَكَانًا ۗ

---



---



---



---



---



---



---



---



اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے اُسے جو تم بیان کر رہے ہو۔	وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿۷۰﴾
بھائیوں نے کہا کہ اے عزیز!	قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
بے شک اس کے ایک بڑے بوڑھے والد ہیں	إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا
سو پکڑ لیجئے کسی کو ہم میں سے اس کی جگہ	فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ
بے شک ہم دیکھتے ہیں آپ کو احسان کرنے والوں میں سے۔	إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۷۱﴾
فرمایا یوسفؑ نے اللہ کی پناہ کہ ہم پکڑ لیں اُس کے سوا، ہم نے پائی اپنی چیز جس کے پاس	قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ
بے شک ہم اس صورت میں تو ہوں گے ظالم۔	إِنَّا إِذَا الظَّالِمُونَ ﴿۷۲﴾

ع

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے بن یامین کے ساتھ ساتھ حضرت یوسفؑ پر بھی چوری کرنے کا بہتان لگایا۔ بھائیوں کی طرف سے پہلے زیادتی اور اب تہمت لگانے کے باوجود حضرت یوسفؑ نے اعلیٰ اخلاقی ظرف اور کمال صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ انتقام لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود بے قابو نہ ہوئے اور اصل حقیقت اُن پر ظاہر نہ ہونے دی۔ پھر بھائیوں نے حضرت یوسفؑ سے درخواست کی کہ بن یامین کی بجائے کسی اور کو چوری کی سزا میں پکڑ لیا جائے۔ حضرت یوسفؑ نے یہ فرماتے ہوئے کہ سزا اُس کو نہیں ملنی چاہیے جس کا جرم سے کوئی تعلق ہی نہ ہو، بھائیوں کی درخواست قبول نہیں فرمائی۔

---



---



---



---



---



---



---



---

آیت ۸۰ تا ۸۲

حضرت یعقوبؑ کے لیے بن یامین کی جدائی کا صدمہ

پھر جب برادرانِ یوسفؑ مایوس ہو گئے یوسفؑ سے	فَلَمَّا اسْتَيْسُوا مِنْهُ
وہ علاحدہ ہوئے مشورہ کرنے کے لیے	خَلَصُوا نَجِيًّاۙ
کہاؤں کے بڑے بھائی نے	قَالَ كَيْدُهُمْ
کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے لیا تھا تم سے پختہ عہد اللہ کا؟	اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اٰبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ
اور اس سے پہلے جو تم نے کوتاہی کی تھی یوسفؑ کے معاملہ میں	وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوسُفَؑ
سو میں ہر گز نہیں ہوں گا اس زمین سے	فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ
یہاں تک کہ اجازت دیں مجھے میرے والد	حَتّٰى يٰۤاٰذِنَ لِيْ اَبِيْ
یا فیصلہ فرمادے اللہ میرے لیے	اَوْ يَحْكَمَ اللّٰهُ لِيْۙ
اور وہ بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔	وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰﴾
لوٹ جاؤ اپنے والد کی طرف	ارْجِعُوْا اِلٰى اٰبِيْكُمْ
پھر کہو اے ہمارے والد! بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے	فَقُوْلُوْا يَاۤاَبَانَا اِنَّ اِبْنَكَ سَرَقَۙ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور ہم نے گواہی نہیں دی مگر اسی کی جو ہم نے جانا	وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلَّمْنَا
اور ہم نہیں ہیں غیب کی باتوں کی حفاظت کرنے والے۔	وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿۸۱﴾
پوچھ لیجئے اُس بستی والوں سے، ہم تھے جس میں	وَسُئِلَ الْقُرَيْةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا
اور اُس قافلہ سے ہم آئے ہیں جس میں	وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا
اور بے شک ہم یقیناً سچے ہیں۔	وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۸۲﴾

حضرت یوسفؑ نے جب بن یامین کی جگہ کسی اور بھائی کو بطور سزا مصر میں روک لینے سے انکار کیا تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائیوں کو اُن کے بعض سابقہ معاملات پر ملامت کی۔ پھر کہا کہ میں تو اب اپنے والد حضرت یعقوبؑ کا سامنا نہیں کر سکتا۔ تم والد صاحب کے پاس جا کر یہ افسوس ناک خبر انہیں سنا دو۔ بھائیوں نے جا کر حضرت یعقوبؑ کو افسوس ناک خبر سے آگاہ کیا اور ہر ممکن طور پر اپنی سچائی کا یقین دلایا۔

آیات ۸۳ تا ۸۶

حضرت یعقوبؑ کا ردِ عمل

فرمایا یعقوبؑ نے بلکہ بنالی ہے تمہارے لیے تمہارے جیوں نے ایک بات	قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا
پس اب تو ہے خوب صورت صبر	فَصَبِّرْ بِصَبْرِ اللَّهِ
قریب ہے کہ اللہ لے آئے میرے پاس اُن سب کو	عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

بے شک وہی سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰﴾
اور آپ نے رُخ پھیر لیا بیٹوں سے	وَتَوَلَّى عَنْهُمْ
اور پکارا ہائے افسوس! یوسفؑ پر	وَقَالَ يَا سَفِي عَلَى يُوسُفَ
اور سفید ہو گئی تھیں اُن کی دونوں آنکھیں غم سے	وَابْيَضَّتْ عَيْنُهُ مِنَ الْحُزْنِ
اور وہ اندر ہی اندر گھٹ رہے تھے۔	فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۱۱﴾
بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم آپ تو برابر یاد ہی کرتے رہیں گے یوسفؑ کو	قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتُونَا بِذِكْرِ يُوسُفَ
یہاں تک آپ ہو جائیں گے بالکل ہی کم زور	حَتَّى تَكُونَ حَرَضًا
اور یا ہو جائیں گے ہلاک ہونے والوں میں سے۔	أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿۱۲﴾
فرمایا یعقوبؑ نے بے شک میں شکوہ کرتا ہوں اپنے دکھ اور غم کا اللہ سے	قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ
اور میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔	وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾

ان آیات میں حضرت یعقوبؑ کا بن یا مین کی جدائی کی خبر کے حوالے سے ردِ عمل کا ذکر ہے۔ حضرت یعقوبؑ نے شدید صدمہ کے باوجود اس امید کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ ضرور یوسفؑ، بن یا مین اور اُن کے بڑے بھائی کو پھر سے اپنے والد سے ملانے کی صورت پیدا فرمادے گا۔ وہ حضرت یوسفؑ کے خواب کی بنیاد پر جانتے تھے کہ حضرت یوسفؑ زندہ ہیں اور نوازے جائیں گے لیکن اس غم میں

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اندر ہی اندر گھل رہے تھے کہ نہ جانے اس وقت وہ کہاں اور کس حال میں ہیں؟ مسلسل رونے کی وجہ سے اُن کی بینائی جاتی رہی تھی اور دونوں آنکھیں سفید ہو گئی تھیں۔ کسی سانحہ پر آنکھوں سے آنسو بہ جانا اور دل کا غمگین ہونا فطری عمل ہے اور ممنوع نہیں۔ البتہ زبان سے وہی بات کہی جائے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ پھر اپنے دکھوں کے حوالے سے فریاد بھی اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ میں کرنی چاہیے۔

## آیت ۸۷

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا اَللّٰهَ الَّذِيْ هُوَ رَحِيْمٌ رَّحِيْمٌ	(فرمایا یعقوبؑ نے) اے میرے بیٹوں! جاؤ
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوسُفَ وَ اٰخِيْهِ وَلَا تَاْيَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۗ	اور سراغ لگاؤ یوسفؑ کا اور اُس کے بھائی کا
اِنَّهٗ لَا يَآئِسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾	اور مایوس نہ ہونا اللہ کی رحمت سے
	بلاشبہ مایوس نہیں ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر کافر لوگ۔

حضرت یعقوبؑ نے شدتِ غم کے باوجود امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ اور اُن کے بھائی کو۔ دیکھنا کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر۔ اس پر زور اور تاکید اسلوبِ کلام کی ضرورت اس لیے تھی کہ انہی بیٹوں سے کام لینا تھا جو حضرت یوسفؑ کی بھیڑیے کے ذریعہ ہلاکت اور بنیامین کے قبضہ سے مالِ مسروقہ کے برآمد ہونے کی خبر دے چکے تھے۔ ”مایوسی کفر ہے“، یہ حقیقت اسی آیت سے اخذ شدہ ہے۔ بقول اقبال۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

نہ ہو تو امید، نوامیدی زوالِ علم و عرفاں ہے  
امید مرد مومن ہے خدا کے رازدانوں میں

آیات ۸۸ تا ۹۰

حاسدوں کے شر سے حفاظت کا ذریعہ ... تقویٰ اور صبر

جب بھائی یوسفؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے	فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ
التجا کرنے لگے اے عزیز!	قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
پہنچ چکی ہے ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف	مَسَّنَا وَ أَهْلَنَا الضُّرُّ
اور ہم لائے ہیں حقیر سی قیمت	وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ
پورا پورا دے دیں ہمیں غلہ اور کچھ صدقہ کر دیں ہم پر	فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا
بے شک اللہ بدلہ عطا فرمائے گا صدقہ کرنے والوں کو۔	إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿۸۸﴾
فرمایا یوسفؑ نے کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کیا کیا تھا یوسفؑ اور اُس کے بھائی کے ساتھ	قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَ أَخِيهِ
جب تم نادان تھے؟	إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ﴿۸۹﴾
بھائی کہنے لگے کیا بے شک واقعی آپؑ ہی یوسفؑ ہیں؟	قَالُوا عَرَانِكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ
فرمایا یوسفؑ نے میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے	قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَ هَذَا أَخِي
یقیناً احسان فرمایا اللہ نے ہم پر	قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا

بے شک جو کوئی بھی اللہ کی نافرمانی سے بچتا ہے اور صبر کرتا ہے	إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ
تو بے شک اللہ ضائع نہیں فرماتا نیکی کرنے والوں کا اجر۔	فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ①

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی تیسری بار اُن کے سامنے حاضر ہوئے تو اپنے خاندان والوں کے اُس رنج و الم کا ذکر کیا جو تین افراد کی جدائی سے اُنہیں پہنچا ہے۔ مزید التجا کی کہ اُن کے پاس اب خوراک کے حصول کے لیے مطلوبہ قیمت بھی نہیں ہے، لہذا دستیاب قیمت قبول کر کے خوراک کا کچھ حصہ قیمتاً اور بقیہ حصہ صدقہ کے طور پر دے دیا جائے۔ حضرت یوسفؑ اپنے بھائیوں کی لاپجاری کی یہ کیفیت برداشت نہ کر سکے اور اُن سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے تم نے اپنے دورِ جاہلیت میں یوسفؑ اور اُس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے حیرت سے پوچھا کیا آپ یوسفؑ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا جی ہاں! پھر اخلاق کی بلندی اس طرح ظاہر کی کہ بھائیوں کو اُن کے جرم سے تو آگاہ کیا تاکہ اُن کی اصلاح ہو اور وہ توبہ و استغفار کریں لیکن نہ ملامت کی اور نہ ہی کسی برے لقب سے پکارا بلکہ فرمایا تم نے یہ جرم اُس وقت کیا تھا جب تم نادان تھے۔ پھر اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ تقویٰ اور صبر سے انسان حاسدوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

### آیات ۹۱ تا ۹۳

#### بھائیوں کا اعترافِ خطا اور یوسفؑ کا عفو و درگزر

برادرانِ یوسفؑ نے کہا اللہ کی قسم! یقیناً پسند فرمایا اللہ نے آپؑ کو ہم پر	قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكُ اللّٰهُ عَلَيْنَا
اور بے شک ہم ہی تھے یقیناً خطاکار۔	وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِيْنَ ①
فرمایا یوسفؑ نے نہیں ہے کوئی الزام تم پر آج کے دن	قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۚ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

مَعَا فَرَمَائِ اللّٰهُ تَمَّهِيں	يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ
اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔	وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِيْمِيْنَ ﴿١١﴾
لے جاؤ میرا یہ کرتا	اِذْ هَبُوا بِقَمِيصِيْ هٰذَا
پھر اس کو ڈال دو میرے والد کے چہرے پر	فَالْقُوَّةُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ
وہ ہو جائیں گے دیکھنے والے	يَاْتِ بِصِيْرًا
اور لے آؤ میرے پاس اپنے گھر والے سب کے سب۔	وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢﴾

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے اُن سے اپنے کیے کی معافی مانگی اور اعتراف کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو اعلیٰ مقام و مرتبہ کے لیے چن لیا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو معاف فرمادیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی بخشش کی امید دلائی۔ اُنہیں اپنا کرتادیا اور فرمایا کہ اسے جا کر والد صاحب کے چہرے پر ڈال دو۔ اس کُرتے سے اُنہیں میری خوشبو محسوس ہوگی اور اُن کی بینائی لوٹ آئے گی۔ پھر اپنے تمام اہل و عیال کو لے کر مصر آ جاؤ۔

آیات ۹۳ تا ۹۸

حضرت یعقوبؑ کی آزمائش کا حسین اختتام

اور جب روانہ ہوا قافلہ (مصر سے)	وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ
فرمایا اُن کے والد (یعقوبؑ نے فلسطین میں) بے شک میں یقیناً محسوس کر رہا ہوں یوسفؑ کی خوشبو	قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّيْ لَاجِدُ رِيْحَ يُوسُفَ
اگر یہ نہ ہو کہ تم بہکا ہوا سمجھو مجھے۔	لَوْلَا اَنْ تَفْنِدُوْنَ ﴿١٣﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



گھر والوں نے کہا اللہ کی قسم بے شک آپؑ تو یقیناً پرانی بھول میں ہیں۔	قَالُوا تَأْتِيهِ إِتْنَاكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿۱۵﴾
پھر جب آیا بشارت دینے والا	فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ
اُس نے ڈالا یوسفؑ کا کرتا یعقوبؑ کے چہرے پر	الْقَهْلَ عَلَى وَجْهِهِ
تو وہ ہو گئے پھر سے دیکھنے والے	فَارْتَدَّ بَصِيرًا
فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا تم سے	قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ
بے شک میں وہ کچھ جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔	إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾
بیٹوں نے کہا اے ہمارے ابا جان! بخشش مانگیے ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی	قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
بے شک ہم خطا کار تھے۔	إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿۱۷﴾
فرمایا یعقوبؑ نے میں عن قریب بخشش مانگوں گا تمہارے لیے اپنے رب سے	قَالَ سَوْفَ اسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي
بے شک وہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۸﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت یوسفؑ کا کرتا آنے سے قبل ہی حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہونا شروع ہو گئی۔ جب حضرت یوسفؑ کا کرتا اُن کے چہرے پر ڈالا گیا تو اُن کی بینائی لوٹ آئی۔ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے والدِ محترم کے سامنے حضرت یوسفؑ کے ساتھ زیادتی کرنے کا اعتراف کیا اور اُن سے درخواست کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے

---



---



---



---



---



---



---



---

بخشش کی دعا کریں۔ حضرت یعقوبؑ نے کہا وہ عنقریب اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹوں کے لیے بخشش کا سوال کریں گے۔ حضرت یعقوبؑ نے فوری استغفار کی دعا کرنے کا وعدہ نہیں کیا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو معاف کیا ہے یا نہیں۔ کیوں کہ زیادتی کی گئی تھی حضرت یوسفؑ کے ساتھ اور یہ معاملہ حقوق العباد کا ہے۔ بخشش کی دعا اسی وقت قبول ہونے کا امکان ہے جب وہ شخص معاف کر دے جس کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔

آیت ۹۹

بنی اسرائیل کی مصر آمد

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ	پھر جب وہ پہنچے یوسفؑ کے سامنے
أَوْىٰ إِلَيْهِ أَبُوْيِهِ	جگہ دی یوسفؑ نے اپنے پاس اپنے والدین کو
وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِمْنِيْنَ ۝	اور کہا داخل ہو جاؤ مصر میں اگر اللہ نے چاہا تو پورے امن سے۔

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ اپنے پورے خاندان کے ساتھ فلسطین سے مصر منتقل ہو گئے۔ حضرت یوسفؑ نے اپنے والدین کا خاص اکرام کیا اور انہیں اپنے ساتھ ٹھہرایا۔ تمام خاندان والوں کو امن و سکون سے مصر میں آباد ہونے کی دعوت دی۔ گویا یہود کے اس سوال کا جواب دے دیا گیا کہ بنی اسرائیل فلسطین سے کس طرح مصر آکر آباد ہوئے۔

آیت ۱۰۰

حضرت یوسفؑ کے حسین خواب کی تعبیر

وَرَفَعَ أَبُوْيِهِ عَلَى الْعَرْشِ	اور یوسفؑ نے اوپر بٹھایا اپنے والدین کو تخت پر
-------------------------------------	--

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور وہ سب گر پڑے یوسف کے لیے سجدہ کرتے ہوئے	وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۱۱
اور فرمایا یوسف نے اے میرے والد! یہ ہے تعبیر میرے اُس خواب کی جو میں نے دیکھا تھا پہلے	وَقَالَ يَا بَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ
واقعی کر دیا اُسے میرے رب نے سچا	قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۱۲
اور یقیناً اُس نے احسان کیا مجھ پر جب اُس نے نکالا مجھے قید خانہ سے	وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ
اور لے آیا آپ سب کو گاؤں سے	وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ
اس کے بعد کہ ناچاقی ڈال دی تھی شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان	مِنْ بَعْدِ أَنْ تَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۱۳
بے شک میرا رب بڑا باریک بین ہے اُس کے لیے جو وہ چاہے	إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۱۴
بے شک وہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۱۵

یہ آیت حضرت یوسف کے اُس خواب کی تعبیر بیان کر رہی ہے جس میں اُنہوں نے دیکھا تھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے اُن کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ مصر آنے کے بعد حضرت یعقوب، حضرت یوسف کی والدہ اور گیارہ بھائیوں نے دربار میں حضرت یوسف کے لیے سجدہ تعظیمی ادا کیا۔ گویا یہ حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر تھی۔ حضرت یوسف کا تخت نشین ہونا اور والدین و بھائیوں کا اُن کے لیے سجدہ ریز ہونا اس بات کا مظہر ہے کہ اب حضرت یوسف بادشاہت کے منصب پر فائز ہو چکے ہیں۔ حضرت یوسف نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے اُن کے خواب کو سچ کر دکھایا بعد اس کے کہ شیطان نے اُن کے اور اُن کے بھائیوں کے

---



---



---



---



---



---



---



---

درمیان دشمنی کی ایک صورت پیدا کر دی تھی۔ بلاشبہ ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اُس کی تدبیریں بڑی دور رس ہوتی ہیں۔ کوئی چھوٹا سا واقعہ ایک بڑی تبدیلی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شر میں سے خیر ظاہر فرمادیتا ہے۔ سچے مومن کی سیرت کا عجیب دلکش نقشہ حضرت یوسفؑ کے طرز عمل میں نظر آتا ہے۔ والدین سے ملاقات میں بھائیوں کے حوالے سے کوئی گلہ یا شکوہ نہیں کیا، نہ ہی اپنے دیگر دکھوں کی داستانِ غم سنائی بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کیا۔ قید خانہ کا ذکر کیا لیکن کنویں کا ذکر نہیں کیا تاکہ بھائی شرمندہ نہ ہوں۔ پھر زیادتی کا الزام بھی بھائیوں کو نہیں بلکہ شیطان کو دیا۔ گویا بھائیوں کی طرف سے زیادتی کی صفائی بھی خود ہی پیش کر دی۔

### آیت ۱۰۱

### حضرت یوسفؑ کی ایمان افروز دُعا

اے میرے رب! یقیناً تو نے عطا کیا ہے مجھے بادشاہت میں سے	رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ
اور تو نے سکھایا ہے مجھے باتوں کی حقیقت کے علم میں سے	وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے!	فَاِطْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں	اَنْتَ وَاِلٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وفات دینا مجھے فرماں برداری کی حالت میں	تَوَقَّئِنِي مُسْلِمًا
اور ملا دے مجھے نیک بندوں کے ساتھ۔	وَ الْحَقِيْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ

اس آیت میں حضرت یوسفؑ کی ایمان افروز دُعا کا بیان ہے۔ پھر صرف دُعا ہی نہیں بلکہ دُعا مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ دعا کرتے ہوئے حضرت یوسفؑ نے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات اور اُس کی عظمت بیان فرمائی، پھر اپنی عاجزی کا اعتراف کیا اور

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے خاتمہ بالخیر اور نہ صرف وفات کے بعد بلکہ روزِ قیامت بھی صالحین کی قربت کا سوال کیا۔ حضرت یوسفؑ کی اس دعا سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے موت کی دعا مانگی ہے۔ انہوں نے ایسی زندگی کی دعا مانگی ہے جس کا خاتمہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری پر ہو۔

## آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴

حق واضح ہونے کے باوجود بھی اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ	(اے نبی!) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ	ہم وحی کر رہے ہیں جسے آپ کی طرف
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اجْعَلُوْا اٰمْرَهُمْ	اور نہیں تھے آپ اُن کے پاس جب انہوں نے اتفاق کر لیا اپنے معاملے پر
وَهُمْ يَبْكُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	اور جب وہ خفیہ تدبیر کر رہے تھے۔
وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	اور نہیں ہیں اکثر لوگ اور اگرچہ آپ کتنا ہی چاہیں ایمان لانے والے۔
وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ	اور نہیں طلب کرتے آپ اُن سے اس تبلیغِ قرآن پر کوئی اجر
اِنَّ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	نہیں ہے قرآن مگر ایک نصیحت تمام جہان والوں کے لیے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے دل جوئی کا مضمون ہے۔ آپ ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ ماضی کے واقعات کا بیان اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اسی کی بنیاد پر یہ واقعات بیان کر رہے ہیں اور پوچھے گئے سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ البتہ سوال پوچھنے والوں کی اکثریت کا مقصد حق سمجھنا نہیں بلکہ صرف آپ ﷺ کو زچ کرنا ہے۔ لہذا آپ ﷺ ذہنی طور پر تیار رہیں کہ وہ حق سامنے آنے کے باوجود اُسے قبول نہ کریں گے۔ قریش اور یہود کو ان کے اس سوال کا حکیمانہ جواب دے دیا گیا کہ بنی اسرائیل فلسطین سے مصر کیسے آئے؟ لیکن پھر بھی ان کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی۔ البتہ آپ ﷺ کو اس سے غمگین نہ ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ کا مقصد تو بغیر کسی غرض کے جہان والوں کو حق کی یاد دہانی کرانا ہے۔

### آیت ۱۰۵

#### اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے غفلت کا جرم

اور کتنی ہی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں	وَكَأَيِّن مِّن آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وہ گزرتے ہیں ان پر سے	يَمُرُّونَ عَلَيْهَا
اور وہ ان سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔	وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۵﴾

اس آیت کا مقصد لوگوں کو ان کی غفلت پر متنبہ کرنا ہے۔ حضرت یوسفؑ کا معاملہ قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح شر میں سے بہت بڑا خیر ظاہر فرمادیا۔ حاسدوں نے حضرت یوسفؑ کو نقصان پہنچانا چاہا لیکن ان کے اسی عمل نے حضرت یوسفؑ کو عظیم مقام کا حامل بنا دیا۔ لوگ ایسی کئی اور نشانیاں بھی چاروں طرف دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی حق سے اعراض ہی کیے جاتے ہیں۔ زمین اور آسمان میں ہر مخلوق محض ایک شے نہیں بلکہ قدرت کی ایک نشانی بھی ہے۔ جو لوگ اسے محض ایک شے ہونے کی حیثیت سے دیکھتے ہیں، وہ انسان کا سادیکھنا نہیں بلکہ جانوروں کا سادیکھنا دیکھتے ہیں۔ درخت کو درخت، پہاڑ کو پہاڑ اور پانی کو پانی تو جانور بھی دیکھتا ہے اور ان سے فائدہ اٹھانا بھی جانتا ہے۔ انسان کو جو خالق نے عظیم صلاحیتیں دی ہیں تو اسے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

چاہیے کہ ان نشانیوں پر غور کر کے حقیقت کا سراغ لگائے۔ ان نشانیوں کے خالق کی معرفت حاصل کرے اور اُس کی عطا کردہ ان نعمتوں کا شکر بجالائے۔ افسوس! اس معاملہ میں اکثر انسان غفلت برت رہے ہیں اور یہی غفلت اُن کی گمراہی کا سبب ہے۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۷

ایمان لانے والوں کی اکثریت شرک کرتی ہے

اور نہیں ایمان لاتے اُن میں سے اکثر اللہ پر	وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ
مگر اس حالت میں کہ وہ شرک کرنے والے ہوتے ہیں	إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ﴿۱۰۶﴾
تو کیا وہ بے خوف ہو گئے ہیں اس سے کہ آئے اُن پر کوئی چھا جانے والی آفت اللہ کے عذاب میں سے	أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ
یا آئے اُن پر قیامت اچانک	أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
اور وہ اُس کا گمان بھی نہ کرتے ہوں۔	وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۰۷﴾

ان آیات میں خبردار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کی اکثریت شرک کا ارتکاب کر بیٹھتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود ذات، صفات یا حقوق کے اعتبار سے کسی اور کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر ہی دیتے ہیں۔ بقول اقبال۔

براہمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے

ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

دولت، شہرت، وطن، باطل نظریہ، خواہشاتِ نفس یا کسی نیک ہستی کو معبود بنانے والوں کو اپنی روش سے توبہ کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اُن پر اچانک اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے یا قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔ کسی انسان کو خبر نہیں کہ اُس کی مہلتِ حیات کب تک ہے؟ نہیں معلوم کہ کب اچانک وہ کہاں اور کس حال میں پکڑ لیا جائے؟ لہذا دانش مندی یہ ہے کہ فوری طور پر

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

شرک اور دیگر گناہوں سے توبہ کر کے زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کا فیصلہ کر لیا جائے۔

## آیت ۱۰۸

## اتباع رسول ﷺ کا تقاضا ... دعوت الی اللہ

اے نبی! فرمادیجیے میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں بلا تا ہوں اللہ کی طرف	قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ
واضح دلیل پر ہوں میں اور وہ بھی جو میری پیروی کرتے ہیں	عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ
اور پاک تو صرف اللہ ہے	وَسُبْحَانَ اللَّهِ
اور میں نہیں ہوں شرک کرنے والوں میں سے۔	وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۸﴾

وقف النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دینا نبی اکرم ﷺ کا راستہ ہے۔ یہ عمل لوگوں کو دائمی عذاب سے بچانے والا اور داعی کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ گویا اسی میں داعی اور مخاطب دونوں کی خیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کرنے والے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہوتے ہیں۔ معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”کلبی اور ابن زید نے فرمایا کہ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کے اتباع کا دعویٰ کرے اُس پر لازم ہے کہ آپ ﷺ کی دعوت کو لوگوں میں پھیلانے اور قرآن کی تعلیم کو عام کرے (مظہری)۔“

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



البتہ داعی خود کو بڑا پاکیزہ اور پارسا نہ سمجھے۔ ہر اعتبار سے پاک ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور ہمیں اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرنا چاہیے۔

### آیات ۱۰۹ تا ۱۱۰

### تمام رسول انسان ہی تھے

اور اے نبی! ہم نے نہیں بھیجے آپ سے پہلے مگر کچھ مرد	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا
ہم وحی کرتے تھے جن کی طرف بستیوں والوں میں سے	تُوحًى إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۚ
تو کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے؟	فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ
اور یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے اُن کے لیے جو پرہیزگاری اختیار کریں	وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا ۚ
تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰۹﴾
یہاں تک کہ جب ناامید ہو گئے رسول (قوموں سے)	حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ
اور قوموں نے گمان کیا کہ بے شک اُن سے یقیناً جھوٹ کہا گیا تھا	وَوَظَنُوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا
تو آگئی رسولوں کے پاس ہماری مدد	جَاءَهُمْ نَصْرُنَا ۚ
پھر نجات دی گئی اُسے جسے ہم چاہتے تھے	فَنَجَّيْنَا مَنْ نَشَاءُ ۚ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

وَلَا يَرُدُّ بَأْسَنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۱۰﴾ اور نہیں ٹالا جاسکتا ہمارا عذاب مجرم قوم سے۔

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کی دل جوئی کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ مخالفین آپ کے انسان ہونے پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ سے پہلے بھی جو رسول آئے وہ انسان ہی تھے۔ اُن کے سینوں میں بھی دل تھے جو لوگوں کی ایذا رسانیوں سے تڑپ اُٹھتے تھے۔ وہ ظلم و ستم کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مدد فرماتا تھا اور رسولوں کو ستانے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا سکتے تھے۔ اس کے برعکس رسولوں کی دعوت پر ایمان لانے والوں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والوں اور ہر آزمائش میں صبر کرنے والوں کو آخرت کے ایسے بدلہ کی بشارت دی گئی جو دائمی بھی ہو گا اور بہتر بھی۔ آیت ۱۱۰ کی تفسیر کے حوالے سے بخاری شریف میں روایت ہے کہ:

”سیدنا عروہ بن زبیرؓ نے سیدہ عائشہؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا اور اُن کی تصدیق کی، جب ایک مدت دراز تک اُن پر آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ تعالیٰ کی مدد آنے میں دیر ہو گئی اور پیغمبرؐ جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے ناامید ہو گئے اور یہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اب وہ بھی ہمیں جھوٹا سمجھنے لگیں گے، اُس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آن پہنچی۔“

### آیت ۱۱۱

### قرآن کے واقعات میں درسِ عبرت ہے

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ	بلاشبہ پیغمبروں کی داستانوں کے بیان میں
عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ؕ	سبق آموزی ہے سمجھ داروں کے لیے
مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ	نہیں ہے یہ قرآن ایسی بات جو کہ گھڑلی جائے
وَلَكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ	اور لیکن یہ تو تصدیق ہے اُس کلام کی جو اس سے پہلے

آیا ہے	
اور تفصیل ہے ہر چیز کی	وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ
اور ہدایت اور رحمت ہے اُن کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔	وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾

عج ۶

اس آیت میں واضح کیا گیا کہ قرآن حکیم کے بیان کردہ واقعات میں لوگوں کے لیے درسِ عبرت ہے۔ جس طرح حضرت یوسفؑ کو حاسدین نے در بدر کر کے کنویں میں ڈال دیا لیکن بعد میں عاجزی کے ساتھ اُن کے سامنے حاضر ہوئے۔ اسی طرح مکہ والے نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کریں گے لیکن ایک روز اُن کے سامنے ندامت کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ تقویٰ اور صبر کی صفات رکھنے والے ہی سرخرو ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم اس حقیقت کو کھول کھول کر مختلف اسالیب سے بیان فرماتا ہے۔ ایمان لانے والوں کے لیے اس کتاب میں ہر اُس بات کی تفصیل موجود ہے جو اُن کی ہدایت کے لیے ضروری ہے۔ پھر یہی کتاب اُن کے لیے رحمت کا پیغام ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَالَّذِي جَعَلَ الْمَوْتَ  
وَالْحَيَاةَ وَالَّذِي  
يُحْيِي الْمَوْتَى  
وَالَّذِي يُخْرِجُ  
الْحَبَّ وَالذُّرْءَ  
وَالَّذِي يُصَوِّرُ  
الْبَشَرَةَ فِي أَحْسَنِ  
تَقْوِيمٍ  
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ عَمَّا يُشْرِكُونَ



تَرْجِمَةُ تَذَكُّرِ السُّرِّ  
قُرْآنِ الْحَكِيمِ

سُورَةُ الرَّعْنِ كِ مَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ٢٣ رُكُوعَاتُهَا ٦

## سورة الرعد

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱۶ تا ۱۹ توحید باری تعالیٰ
- آیات ۲۶ تا ۲۷ حق و باطل کی کشمکش
- آیات ۳۲ تا ۳۳ ایمان بالرسالت

آیت ۱

قرآن حکیم سراپا حق ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الف۔ لام۔ میم۔ را	الْقُرْآنِ
یہ کتاب کی آیات ہیں	تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ
اور وہ جو نازل کیا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے وہ حق ہے	وَالَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ
اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ①

اس آیت میں عظمت قرآن کا بیان ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ جو کتاب آپ ﷺ پر نازل کی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سراپا حق ہے۔ البتہ تعجب کی بات یہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت اس صاف اور واضح حقیقت پر ایمان لانے سے محروم رہے گی۔

---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲ تا ۴ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے شاہ کار

اللہ وہ ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے (جیسا کہ) تم دیکھتے ہو انہیں	اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
پھر وہ بیٹھا تختِ حکومت پر	ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ
اور اُس نے کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو	وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۝
ہر ایک حرکت کر رہا ہے ایک مقررہ وقت کے لیے	كُلٌّ يَجْرِي لِاجَلٍ مُّسَمًّى ۝
وہ تدبیر کرتا ہے ہر کام کی	يُدَبِّرُ الْأَمْرَ
وضاحت فرماتا ہے آیات کی	يُفَصِّلُ الْآيَاتِ
تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔	لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ۝
اور وہی ہے جس نے پھیلا دیا زمین کو	وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ
اور بنائے اُس میں پہاڑ اور نہریں	وَجَعَلَ فِيهَا رَواسِيَ وَأَنْهَارًا ۝
اور تمام پھلوں میں سے بنائے اُس میں جوڑے دو دو قسم کے	وَمِنْ كُلِّ الشَّجَرِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
ڈھانپ لیتا ہے رات سے دن کو	يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۝
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں	إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ

اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔	لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ۝
اور زمین میں ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے	وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُّتَجَوِّرَاتٌ
اور باغات ہیں انگوروں کے	وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ
اور کھیتی ہے	وَوَزْعٍ
اور کھجور کے درخت ہیں کئی تنوں والے	وَوَخْبِلٍ صِنَوَانٌ
اور ایک تنے والے	وَوَغَيْرِ صِنَوَانٍ
انہیں سیراب کیا جاتا ہے ایک ہی پانی سے	يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ ۝
اور ہم فضیلت دیتے ہیں اُن میں سے بعض کو بعض پر ذائقے میں	وَنَفْضُلٌ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۝
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو سمجھتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

ان آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تخلیق کے کئی شاہکاروں کا ذکر ہے :

- i. اُس نے اتنا بڑا اور بلند آسمان بغیر ستونوں کے قائم کر رکھا ہے۔
- ii. وہی اتنی بڑی کائنات کا حاکم ہے اور کائنات میں ہر کام اُسی کے اذن سے ہو رہا ہے۔
- iii. وہ سورج اور چاند کو ایک خاص ضابطہ کے تحت گردش دے رہا ہے۔
- iv. وہی کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر فرما رہا ہے اور جملہ مخلوقات کی ضروریات پوری فرما رہا ہے۔
- v. اُس نے وسیع و عریض زمین کو پھیلا دیا اور اُس میں بلند پہاڑ اٹھائے اور گہرے دریا و نہریں بہا دیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



- vi. اسی نے ہر طرح کے پھل اور میوے جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمائے۔
- vii. وہی ہے جس نے رات اور دن کا الٹ پھیر ایک باقاعدگی کے ساتھ جاری فرمایا۔
- viii. اسی نے زمین کو مختلف قطعات میں تقسیم کیا۔ کہیں کھیت ہیں، کہیں باغ، کہیں معدنیات یاد دیگر مفید اشیاء کے ذخائر۔
- ix. وہی انگوروں اور کھجوروں کے باغ اگاتا ہے۔
- x. اُس نے ایک ہی جڑ سے کھجور کے دودرخت اگائے لیکن اُن کے پھلوں کے ذائقے اور لذتیں مختلف کر دیں۔
- بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے یہ شاہ کار ایک طرف غور و فکر کرنے والوں کے لیے حصول معرفتِ ربانی اور اللہ کے لیے تشکر کے جذبات پیدا کرنے کا بڑا مؤثر ذریعہ ہیں۔ دوسری طرف ثابت کر رہے ہیں کہ جو ہستی نظام کائنات کو انتہائی حکمت کے ساتھ چلا رہی ہے، اُس نے انسان کو بھی بے لگام نہیں چھوڑ دیا۔ اُس کے عدل اور حکمت کا تقاضا ہے کہ نافرمانوں کو اُن کی بدکرداریوں کی سزا دے اور فرماں برداروں کو اُن کی نیکیوں کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ لہذا از روئے عدل و حکمت بدلہ کے دن یعنی آخرت کا آنا ضروری ہے۔

### آیات ۵ تا ۷

### تعجب ہے کافروں کے اعتراض پر!

اے نبی! اور اگر آپ تعجب کریں تو عجیب ہے ان کی یہ بات	وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ
کیا جب ہم ہو جائیں گے مٹی	ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا
کیا بے شک ہم واقعی نئی تخلیق میں ہوں گے؟	ءَاِذَا لَفِئِي خَلْقٍ جَدِيدٍ
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کے ساتھ	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
اور یہی لوگ ہیں کہ طوق ہوں گے ان کی گردنوں میں	وَاُولٰٓئِكَ الَّاَعْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور یہی جہنم والے ہیں۔	وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ
وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	هُم فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۰﴾
اور وہ جلدی طلب کرتے ہیں آپ سے برائی کو بھلائی سے پہلے	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
حالاں کہ یقیناً گزر چکی ہیں اُن سے پہلے عبرت ناک مثالیں	وَقَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمُثَلَّتُ ۖ
اور بے شک آپ کا رب یقیناً بہت بخشنے والا ہے لوگوں کے لیے اُن کے ظلم کے باوجود	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمُ ۚ
اور بے شک آپ کا رب یقیناً بہت سخت سزا دینے والا ہے۔	وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾
اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا
کیوں نہ نازل کیا گیا اُن پر کوئی معجزہ اُن کے رب کی طرف سے؟	لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ
بے شک آپ تو ہیں ہی خبردار کرنے والے	إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ
اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت پہنچانے والا ہے۔	وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۱۲﴾

یہ آیات کافروں کی اس بات پر اظہارِ تعجب کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کے مرنے اور اُس کی ہڈیوں کے مٹی میں مل کر مٹی ہونے کے بعد اُسے دوبارہ کیسے زندہ کرے گا؟ ایسے لوگ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین نہیں رکھتے۔ اگر ایمان نہ

لائے تو دردناک عذاب کا شکار ہو کر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو ان پر رحم کرنا چاہتا ہے لیکن یہ ہٹ دھرمی سے اُس کا عذاب مانگ رہے ہیں۔ ان کے سامنے ماضی میں حق کو جھٹلانے والی سرکش قوموں کے عبرت ناک انجام کا ذکر آچکا ہے لیکن یہ حق کو تسلیم کرنے کی بجائے نبی اکرم ﷺ سے فرمائشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا کام معجزے دکھا کر لوگوں کو زبردستی حق منوانا نہیں ہے۔ آپ ﷺ کا اصل کام حق کا راستہ دکھانا اور آخرت میں جواب دہی کے حوالے سے خبردار کرنا ہے۔

## آیات ۱۰ تا ۱۸

## اللہ تعالیٰ کے علم کامل کا بیان

اللہ جانتا ہے جو اُٹھائے ہوتی ہے ہر مادہ	اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ
اور جو کم کرتے ہیں رحم اور جو زیادہ کرتے ہیں	وَمَا تَغْضُّ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ
اور ہر چیز کا اُس کے ہاں اندازہ ہے۔	وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝
وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا	عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
وہ بہت بڑا، نہایت بلند ہے۔	الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ ۝
برابر ہے (اُس کے لیے) تم میں سے	سَوَاءٌ مِّنْكُمْ
جو چھپائے بات کو	مَنْ أَسَرَ الْقَوْلَ
اور جو ظاہر کرے اُسے	وَمَنْ جَهَرَ بِهِ
اور وہ جو چھپنے والا ہو رات کو	وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ
اور جو چلنے پھرنے والا ہو دن کو۔	وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ علم کے حسبِ ذیل مظاہر کا بیان ہے :

- i. اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے رحم میں کیا پرورش پارہا ہے؟ پھر بچے کے اعضا، اُس کی قوتوں، قابلیتوں، صلاحیتوں اور استعدادوں میں جو کچھ کمی یا زیادتی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سب سے باخبر ہوتا ہے۔
- ii. کائنات میں ہر شے اپنی پوری مقدار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔
- iii. اللہ تعالیٰ ہر ظاہر اور ہر پوشیدہ شے یا خبر سے واقف ہے یعنی جس شے کو انسان اپنے حواس سے محسوس کر سکتا ہے اور جسے محسوس نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل اُس کے لیے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔
- iv. انسان کسی بات کو ظاہر کرے یا چھپائے، اونچی آواز سے کہے یا سرگوشی کے انداز میں، اللہ تعالیٰ کو اُس کی ہر بات کا علم ہے۔
- v. کوئی انسان دن میں سرگرم عمل ہو یا رات کی تاریکی میں کہیں چھپ گیا ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے مقام اور حال سے باخبر ہے۔

### آیت ۱۱

### عذاب انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے آتا ہے

انسان کے لیے یکے بعد دیگرے آنے والے فرشتے ہیں اُس کے آگے بھی اور اُس کے پیچھے بھی	لَهُ مَعْقِبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
وہ حفاظت کرتے ہیں اُس کی اللہ کے حکم سے	يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ
بے شک اللہ نہیں بدلتا اُس نعمت کو جو کسی قوم کے پاس ہو	إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
یہاں تک وہ بدل لیں وہ کیفیت جو اُن کے دلوں کی ہے	حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

وَاِذَا ارَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوءًا	اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی قوم کو تکلیف پہنچانے کا
فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ	تو نہیں ہو سکتا اُس کا مالنا
وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱	اور نہ ہی اُن کے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار ہوتا ہے۔

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی حفاظت کے لیے نگران فرشتے مقرر کر دیتا ہے۔ وہ موت کا وقت آنے تک اُس کی حفاظت پر مامور رہتے ہیں۔ البتہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اسی وقت آتا ہے جب قوم اللہ کی ناشکری اور نافرمانی کرتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے تو پھر کوئی اُس عذاب سے بچانے والا نہیں ہوتا۔

آیات ۱۲ تا ۱۳

آسمانی بجلی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و حمد کرتی ہے

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا	وہی (اللہ) ہے جو دکھاتا ہے تمہیں آسمانی بجلی ڈرانے اور امید لانے کے لیے
وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲	اور وہی اٹھاتا ہے بھاری بادل۔
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ	اور تسبیح بیان کرتی ہے گرج اُس کی حمد کے ساتھ
وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ۚ	اور فرشتے بھی اُس کے خوف سے
وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ	اور وہ بھیجتا ہے کڑکتی بجلیاں
فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ	پھر وہ ڈال دیتا ہے اُن کو جس پر چاہتا ہے
وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّٰهِ ۚ	اس حال میں کہ وہ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں

اور وہ سخت پکڑ کرنے والا ہے۔	وَهُوَ شَدِيدُ الْحَاكِمِ ۝
------------------------------	-----------------------------

ان آیات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی انسانوں کو آسمانی بجلی دکھاتا ہے اس امید کے ساتھ کہ رحمت کی بارش برسے گی یا اس خوف کے ساتھ کہ کہیں یہ نقصان نہ پہنچا دے۔ یہ آسمانی بجلی کڑکتے ہوئے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تسبیح و حمد کرتی ہے اور تمام فرشتے بھی اُس سے ڈرتے ہوئے اُس کی تسبیح و حمد میں مشغول رہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بجلی ایسے لوگوں پر گرا دیتا ہے جو اُس کی قدرت کے حوالے سے قیل و قال اور بحث کر رہے ہوتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بہت سخت ہوتی ہے۔

### آیات ۱۴ تا ۱۶

### صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ہی مفید ہے

اللہ ہی کو پکارنا برحق ہے	لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ
اور جنہیں مشرک پکارتے ہیں اللہ کے سوا	وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
وہ نہیں جواب دے سکتے انہیں کچھ بھی	لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ
مگر اس شخص کی طرح جو پھیلانے والا ہو اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف	إِلَّا كَبَّاسِطٍ كَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ
تاکہ وہ پانی پہنچ جائے اُس کے منہ تک	لِيَبْلُغَ فَاَهُ
حالانکہ وہ نہیں پہنچنے والا اُس کے منہ تک	وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ
اور نہیں ہے کافروں کا پکارنا مگر بے سود۔	وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝
اور اللہ ہی کے لیے سجدہ کرتی ہے ہر مخلوق جو آسمانوں	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور زمین میں ہے	وَالْأَرْضِ
خوشی سے اور ناخوشی سے	طَوَعًا وَكَرْهًا
اور اُن کے سائے بھی صبح اور شام۔	وَوَظَلُّهُمْ بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ ۝۱۰
اے نبی! پوچھیے کون ہے آسمانوں اور زمین کا رب؟	قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
فرمائیے اللہ	قُلِ اللّٰهُ ۚ
فرمائیے پھر کیا تم نے بنا رکھے ہیں اُس کے سوا کچھ کارساز	قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ
جو اختیار نہیں رکھتے اپنے لیے کسی نفع کا اور نہ کسی نقصان کا	لَا يَسْلُكُونَ لَانَفْسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ
پوچھیے کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا؟	قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ ۚ
یا کیا یکساں ہو سکتے ہیں اندھیرے اور روشنی؟	اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ
یا انہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے لیے ایسے شریک کہ انہوں نے تخلیق کیا ہو اللہ کے تخلیق کرنے کی طرح	اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا كَخُلُقِهٖ
تو مشتبہ ہو گئی ہو تخلیق اُن پر	فَتَشَابَهَ الْخَلْقِ عَلَيْهِمْ ۚ
فرمائیے اللہ ہی تخلیق کرنے والا ہے ہر چیز کا	قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
اور وہی ایک، سب پر غالب ہے۔	وَ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۱۱

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے انسان کبھی بھی مایوس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارنا ایسا ہے جیسے انسان پانی کو دیکھ کر ہاتھ پھیلائے کہ وہ اُس کے منہ میں آجائے لیکن پانی اس طرح تو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو پکارا جاتا ہے وہ نفع یا نقصان کا کوئی اختیار نہیں رکھتیں۔ کیا انہوں نے بھی کائنات میں کوئی شے بنائی ہے کہ انہیں خدائی میں شریک کیا جا رہا ہے؟ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مخلوق اور اُس کی شانِ ربوبیت کی محتاج ہیں۔ ہر شے کا خالق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ نہ صرف ہر شے بلکہ اُس کا سایہ بھی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے سجدہ کرتا ہے۔ زمین و آسمان کی ہر مخلوق اس معنی میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ اُس کے قانون کی پابند ہے اور اُس کے احکام کی معمولی سی نافرمانی بھی نہیں کر سکتی۔

## آیات ۱۷ تا ۱۸

## حق و باطل کے لیے مثال

اللہ نے نازل فرمایا آسمان سے پانی	أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
پس بہنے لگیں وادیاں اپنی اپنی وسعت کے مطابق	فَسَالَتْ اَوْدِيَةًۢ بِقَدَرِهَا
تو اٹھالیا سیلاب نے ابھرا ہوا جھاگ	فَاَحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًاۙ
اور اُن چیزوں سے جنہیں وہ تپاتے ہیں آگ میں	وَمِمَّا يُوقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ
حاصل کرنے کے لیے زیور یا دیگر سامان	ابْتِغَاءَ حَبِيۡۃٍۭٓ اَوْ مَتَاعٍ
جھاگ اٹھتا ہے ویسا ہی	زَبَدًا مِّثْلَهُۥٓ
اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ حق اور باطل کی (مثال)	كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَۙ



پس جو جھاگ ہے	فَأَمَّا الزَّبَدُ
وہ تو چلا جاتا ہے بے کار	فَيَذَّهَبُ جُفَاءً ۚ
اور وہ چیز جو نفع دیتی ہے لوگوں کو	وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
تو وہ ٹھہر جاتی ہے زمین میں	فَيَبْقَىٰ فِي الْأَرْضِ ۗ
اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں۔	كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ۗ ﴿۱۳﴾
ان کے لیے جنہوں نے لیک کہا اپنے رب کی پکار پر، بھلائی ہے	لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الْحُسْنٰی ۗ
اور وہ لوگ جنہوں نے لیک نہیں کہا اُس کی پکار پر	وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ
اگر بلاشبہ ہوتا ان کے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب	لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا
اور اتنا ہی اُس کے ساتھ	وَمِثْلَهُ مَعَهُ
ضرور وہ فدیہ میں دے دیتے اُسے	لَا فِتْنًا وَاِيَّاهُ ۗ
یہی لوگ ہیں جن کے لیے برا حساب ہے	اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۗ
اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے	وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ
اور وہ برا ٹھکانا ہے۔	وَبِئْسَ الْبِهَادُ ۗ ﴿۱۴﴾

وقف النبی  
علیہ السلام

ع  
۱۴

ان آیات میں حق و باطل کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ وہ مثال ہے پانی پر ابھر کر آنے والے جھاگ کی یادہاتوں کو پگھلاتے وقت ان پر پیدا ہونے والے جھاگ کی۔ پانی یادہات باقی رہتے ہیں جو انسان کے لیے مفید ہیں۔ جھاگ سوکھ کر اڑ جاتا

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ہے۔ اس مثال میں پانی یاد دہات حق ہے اور جھاگ باطل۔ بقا صرف حق کے لیے ہے۔ باطل کبھی کھڑا نہیں رہ سکتا جھاگ کی طرح مٹ جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اہل حق نے پامردی دکھائی باطل ہمیشہ نیست و نابود ہو کر رہا۔ حق کا ساتھ دینے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین بدلہ ہے۔ باطل کا ساتھ دینے والوں کے لیے بدترین انجام ہے۔ اُن کی طرف سے کوئی بھی شے بطور فدیہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اُن کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

### آیات ۱۹ تا ۲۴

### حق کا ساتھ دینے والوں کی صفات

تو کیا وہ شخص جو جانتا ہے	أَفَمَنْ يَعْلَمُ
کہ بے شک جو کچھ نازل کیا گیا ہے (اے نبی!) آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے وہی حق ہے	أَلَمْ أَنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ
اُس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے	كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ
بے شک نصیحت حاصل کرتے ہیں صرف عقلمند۔	إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۗ
وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو	الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
اور جو نہیں توڑتے پختہ عہد کو۔	وَلَا يَنْقُضُونَ الْعَيْثَاقَ ۗ
اور وہ لوگ جو جوڑتے ہیں اُسے، حکم دیا ہے اللہ نے جس کے متعلق کہ اُسے جوڑا جائے	وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
اور وہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے	وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمُ

اور وہ اندیشہ رکھتے ہیں برے حساب کا۔	وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝
اور وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا حاصل کرنے کے لیے اپنے رب کی رضا	وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
اور جنہوں نے قائم کی نماز	وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
اور انہوں نے خرچ کیا اُس میں سے جو ہم نے عطا کیا ہے انہیں پوشیدہ اور ظاہر	وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
اور وہ مقابلہ کرتے ہیں بھلائی کے ساتھ برائی کا	وَيُدْرءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
وہی ہیں جن کے لیے آخرت کا (حسین) گھر ہے۔	أُولَٰئِكَ لَهُمْ عِقَابُ الدَّارِ ۝
باقی رہنے والے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے	جَعَلَتْ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا
اور جو نیک ہوئے اُن کے باپ داداؤں اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد سے	وَمَنْ صَلَّحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ
اور فرشتے داخل ہوں گے اُن پر جنت کے ہر دروازے سے۔	وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝
(کہیں گے) سلام ہو تم پر اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا	سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
تو کیا ہی اچھا ہے آخرت کا (حسین) گھر۔	فَنِعْمَ عِقَابُ الدَّارِ ۝

یہ آیات حق کا ساتھ دینے والوں کی دس صفات بیان کر رہی ہیں:

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

- i. وہ یقین رکھتے ہیں کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی وہ سب سے بڑی نعمت ہے جس سے حق کی ہدایت جیسی رحمت حاصل ہو سکتی ہے۔
- ii. وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد بندگی کی پاسداری کرتے ہیں۔
- iii. وہ بندوں کے ساتھ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔
- iv. وہ اُس تعلق کو قائم رکھتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نہ صرف رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رخی کرتے ہیں بلکہ اللہ کی کتاب، سنتِ رسول، سلف صالحین اور اپنے دور کے نیک لوگوں سے تعلق جوڑے رکھتے ہیں۔
- v. وہ ہر وقت اپنے رب کی ناراضی سے ڈرتے رہتے ہیں۔
- vi. وہ آخرت کی جواب دہی کے احساس سے لرزاں رہتے ہیں۔
- vii. وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، نیکی کرنے، برائی سے بچنے اور حق کی راہ میں آنے والی مشکلات، مرغوباتِ نفس کی لالچ اور سودے بازی کی پیش کش پر صبر کرتے ہوئے حق کی راہ پر ڈٹے رہتے ہیں۔
- viii. وہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے اور اُس کی مدد حاصل کرنے کے لیے نماز قائم کرتے ہیں۔
- ix. وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھلے اور چھپے مال خرچ کرتے ہیں۔
- x. وہ برائی کا جواب اچھائی سے دیتے ہیں۔
- مذکورہ بالا صفات کے حاملین کے لیے جنت کے ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جہاں اُن کے ساتھ اُن کے نیک والدین، اولادیں اور بیویاں بھی ہوں گی۔ فرشتے ہر طرف سے آکر انہیں مبارک باد پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا صفات اور حسین انجام عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲۶ تا ۲۵

## حق کے دشمنوں کا کردار

اور وہ لوگ جو توڑ دیتے ہیں اللہ سے کیے عہد کو اُسے پختہ کرنے کے بعد	وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ
اور کاٹ دیتے ہیں اُسے، حکم دیا ہے اللہ نے جس کے متعلق کہ اُسے جوڑا جائے	وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
اور فساد کرتے ہیں زمین میں	وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ
یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے	أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ
اور اُن کے لیے برا گھر ہے۔	وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝
اللہ وسیع کرتا ہے رزق جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے (جس کے لیے چاہتا ہے)	اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
اور وہ خوش ہو گئے ہیں دنیا کی زندگی پر	وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور نہیں ہے دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں مگر معمولی فائدہ کا سامان۔	وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝

ان آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ حق کے دشمنوں کے تین جرائم ہیں:

i. وہ اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد بندگی کا پاس نہیں کرتے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

- ii. وہ نہ صرف قطعِ رحمی کا جرم کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب، سنتِ رسول ﷺ، سلفِ صالحین اور جن نیک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے تعلق جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ یہ تعلق قائم نہیں رکھتے۔
- iii. اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے زمین میں فساد مچاتے ہیں۔
- ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اُن کا آخرت میں برا انجام ہے۔ یہ لوگ اصل میں دنیا ہی کے طلب گار ہو چکے ہیں حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کا ساز و سامان عارضی اور گھٹیا ہے۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

### دلِ اطمینان پاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ	کیوں نہ نازل کیا گیا اُن پر کوئی معجزہ اُن کے رب کی طرف سے؟
قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ	اے نبی! فرمائیے بے شک اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے
وَيَهْدِي إِلَىٰ آلِهِ مَنْ آتَابَ	اور ہدایت دیتا ہے اپنی طرف اُسے جو رجوع کرے۔
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ	وہ لوگ جو ایمان لائے اور اطمینان پاتے ہیں اُن کے دل اللہ کے ذکر سے
أَلَّا يَذَّكَّرُ اللَّهُ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ	سن لو! اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان پاتے ہیں دل۔
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اُن کے لیے خوشخبری ہے	طُوْبٰی لَہُمْ
اور عمدہ ٹھکانا ہے۔	وَ حَسُنَ مَاۤی ۱۳

حق کے مخالفین نبی اکرم ﷺ سے بار بار مطالبہ کر رہے تھے کہ کوئی فرمائشی معجزہ دکھائیے۔ ان آیات میں انہیں جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ معجزہ دکھا کر زبردستی ہدایت کسی کو نہیں دے گا۔ ہدایت اسی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف حصول ہدایت کے لیے عاجزی سے رجوع کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل اطمینان پاتے ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہیں۔ ان سعادت مندوں کے لیے انتہائی عمدہ مقامات میں داخل ہونے کی بشارت ہے۔

### آیات ۳۰ تا ۳۱

### نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان کی دلجوئی

اے نبی! اسی طرح ہم نے بھیجا آپ کو ایک امت میں	كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ
یقیناً گزر چکیں اس سے پہلے کئی امتیں	قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ
تاکہ آپ تلاوت کریں اُن پر وہ کلام جو ہم نے وحی کیا ہے آپ کی طرف	لِتَتْلُوْا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ
جب کہ وہ کفر کر رہے ہیں رحمن کا	وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۱۴
فرمائیے وہی میرا رب ہے	قُلْ هُوَ رَبِّيْ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۱۵
اسی پر میں نے بھروسا کیا	عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔	وَإِلَيْهِ مَتَابٌ ۝۱۳
اور اگر واقعی قرآن ایسا ہوتا کہ چلائے جاتے اس سے پہاڑ	وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ
یا ٹکڑے کر دی جاتی اس سے زمین	أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
یا بات کی جاسکتی اس کے ذریعے مردوں سے (تو پھر بھی کافر نہ مانتے)	أَوْ كَلَّمَ بِهِ الْهَوَىٰ ۖ
بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے معاملہ سب کا سب	بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۖ
تو کیا مطمئن نہیں ہوئے اس سے وہ لوگ جو ایمان لائے	أَفَلَمْ يَأْتِسَّ الَّذِينَ آمَنُوا
کہ اگر چاہتا اللہ تو ضرور ہدایت دیتا سب لوگوں کو	أَنْ لَّوِيْشَاءَ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۖ
اور ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس حال میں کہ پہنچے گی انہیں اس وجہ سے جو انہوں نے کیا آفت	وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ
یا آپ اتریں گے قریب ان کے گھر کے	أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّنْ دَارِهِمْ
یہاں تک کہ آجائے گا اللہ کا وعدہ	حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۖ
بے شک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنے وعدے کے۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدَ ۗ

تبع

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان کی دل جوئی فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ قوموں کی طرف بھی رسول بھیجے تھے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کو بھیجا گیا ہے۔ سابقہ قوموں کی طرح آپ ﷺ کے مخاطبین بھی آپ ﷺ کی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



دعوت کو جھٹلا کر فرمائشی معجزہ طلب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ معجزے دکھانے پر قادر ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ اس قرآن کی تاثیر سے پہاڑ حرکت میں آجائیں، زمین کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردہ لوگوں سے گفتگو کی جاسکے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان جان لیں کہ جھٹلانے والے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کافروں کو اپنے انکار کی وجہ سے پے بہ پے صدے دیکھنے پڑیں گے یہاں تک کہ آپ ﷺ ان کے شہر یعنی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ اس وعدہ کو پورا کر کے رہے گا۔

## آیات ۳۲ تا ۳۴

## حق کے مخالفین کا برا انجام

اور اے نبی! یقیناً مذاق اڑایا گیا رسولوں کا آپ سے پہلے	وَلَقَدْ اسْتَهْزِئُ بِرَسُولٍ مِّنْ قَبْلِكَ
تو میں نے مہلت دی ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا	فَاَمَلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
پھر میں نے پکڑ لیا انہیں	ثُمَّ اخَذْتُهُمْ
تو کیسا تھا میرا عذاب؟	فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۱۱
پھر کیا وہ ذات جو نگران ہے ہر جان کی اُس پر جو اُس نے کمایا (کیا اُس کے برابر کوئی ہو سکتا ہے؟)	اَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ
اور انہوں نے بنا لیے ہیں اللہ کے لیے شریک	وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ ۗ
فرمائیے ان کے نام تو لو	قُلْ سَوْهُمْ ۗ

---



---



---



---



---



---



---



---

کیا تم خبر دیتے ہو اللہ کو اُس کی جو وہ نہیں جانتا زمین میں	أَمْ تَنْتَوْنَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ
یا یہ بس ایک ظاہری بات ہے	أَمْ يَظَاهِرُونَ الْقَوْلَ ۗ
بلکہ خوش نما کر دیا گیا ہے اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا اُن کا فریب	بَلْ زَيْنَ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرَهُمْ
اور وہ روک دیے گئے سیدھی راہ سے	وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ
اور جسے گم راہ کر دے اللہ	وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ
تو نہیں ہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا۔	فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝۳۳
اُن کے لیے عذاب ہے دنیا کی زندگی میں	لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہے	وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۗ
اور نہیں ہے اُن کے لیے کوئی اللہ سے بچانے والا۔	وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۳۴

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ ہر رسول کو مخالفین کی طرف سے طنز و مذاق کے تیر سہنے پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن مجرموں کو توبہ اور اصلاح کے لیے مہلت دی اور پھر بدترین انجام سے دوچار کیا۔ مخالفین حق ہر آن اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں دوسری ہستیوں کو اپنا حمایتی قرار دیتے ہیں۔ اے نبی ﷺ! ان سے کہہ دیجیے کہ ذرا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ فہرست دو جس میں اُس نے اُن ہستیوں کے نام بتائے ہیں جو تمہارے خیال کے مطابق کوئی اختیار رکھتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ مشرکین کے تصورات من گھڑت ہیں۔ یہ اُن کے مکار مذہبی پیشوا ہیں جنہوں نے کچھ بناوٹی شریک گھڑے، اُن سے متعلق کچھ حکایات تصنیف کیں، لوگوں کو اُن کی ناراضی سے ڈرایا، اختیارات کے جھوٹے تصورات دے کر اُن کا

معتقد بنایا، اپنے آپ کو اُن کا مجاور یا نمائندہ ٹھہرایا اور لوگوں کی کمائی پر ڈاکا ڈالنا شروع کر دیا۔ ایسے فریب کرنے والوں کے لیے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہوگا۔ کوئی اُن کو اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے بچانے والا نہ ہوگا۔

### آیت ۳۵

### جنت متقیوں کے لیے ہے

مثال اُس جنت کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے پر ہیزگاروں سے	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ۱
بہتی ہیں اُس کے نیچے سے نہریں	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۲
اُس کا پھل دائمی ہے اور اُس کا سایہ بھی	أَكْثَاهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا ۳
یہ انجام ہے اُن کا جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی	تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۴
اور کافروں کا انجام آگ ہے۔	وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۵

اس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا ہے اُس کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ اُس کے میوے بھی دائمی ہیں اور سائے بھی۔ یہ نعمت ہے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لیے۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں، اُن کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔

### آیات ۳۶ تا ۳۷

### باطل کے ساتھ سمجھوتا نہیں ہو سکتا

اور وہ لوگ ہم نے دی ہے جنہیں کتاب	وَالَّذِينَ اتَّيَبْنَهُمْ الْكِتَابَ
-----------------------------------	---------------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---

وہ خوش ہو رہے ہیں اُس کلام پر جو نازل کیا گیا ہے اے نبی! آپ کی طرف	يَقْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
اور (کفار کے) گرد ہوں میں سے ایسے بھی ہیں جو انکار کرتے ہیں اس کے بعض کا	وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ
فرمائیے بے شک مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اللہ کی	قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
اور نہ شریک بناؤں کسی کو اُس کے ساتھ	وَلَا أُشْرِكُ بِهِ
اُسی کی طرف میں دعوت دیتا ہوں	إِلَيْهِ أَدْعُوا
اور اُسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔	وَالِلَّهِ مَابِ ۝۱۳
اور اسی طرح ہم نے نازل کیا ہے اسے عربی فرمان بنا کر	وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا
اور اگر (بفرض محال) آپ نے پیروی کی اُن کی خواہشات کی	وَلَكِنْ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ
اس کے بعد کہ اچکا ہے آپ کے پاس اصل علم	بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
(تو پھر) نہیں ہوگا آپ کے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی حمایتی اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔	مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ۝۱۴

عج

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کر رہی ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو حق پرستی کی روش پر گامزن ہے اور وہ نزول قرآن پر باطنی مسرت محسوس کر رہا ہے۔ اس کے برعکس مشرکین مکہ کا معاملہ یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

آپ ﷺ ان کے ساتھ ان کے معبودوں کی عبادت میں شریک ہو جائیں۔ آپ ﷺ انہیں صاف صاف بتادیں کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں صرف اسی کی عبادت کروں۔ اگر بالفرض میں نے تمہاری خواہشات کی پیروی کی تو مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کوئی حمایتی یا بچانے والا نہیں ملے گا۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان کشمکش

اور اے نبی! بلاشبہ یقیناً ہم نے بھیجے رسول آپ سے پہلے	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
اور ہم نے دیں انہیں بیویاں اور اولاد	وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً
اور ممکن نہیں تھا کسی رسول کے لیے کہ وہ لے آئے کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے	وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَّاتِيَ بِآيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
ہر (کام کا) مقررہ وقت لکھا ہوا ہے۔	لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾
مٹا دیتا ہے اللہ جو چاہتا ہے	يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ
اور قائم رکھتا ہے (جو چاہتا ہے)	وَيُثَبِّتُ
اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب۔	وَعِنْدَهَا اَمْرُ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾
اور ممکن ہے ہم دکھائی دیں آپ کو اس (عذاب) میں سے کچھ جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے کافروں سے	وَ اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
یا ہم اٹھالیں آپ کو	اَوْ نَتَّوَفِّيَنَّكَ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

سبے شک آپ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
اور ہمارے ذمہ ہے حساب لینا۔	وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۱۳﴾

ان آیات کے پس منظر میں وہ کشمکش ہے جو نبی اکرم اور مشرکین کے درمیان جاری تھی۔ وہ اعتراض کر رہے تھے کہ یہ کیسے نبی ہیں جن کے ساتھ بشری تقاضے ہیں۔ وہ جنسی خواہشات بھی رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں اور اولادیں بھی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو رسول بھیجے وہ بھی انسان ہی تھے۔ ان کے بھی بیوی، بچے تھے۔ البتہ بشری تقاضوں کے باوجود وہ اپنی امتوں کے لیے بندگی رب کا مثالی نمونہ تھے۔ پھر مشرکین آپ ﷺ سے فرمائشی معجزات دکھانے کا تقاضا کر رہے تھے۔ جواب دیا گیا کہ معجزہ دکھانا رسول کے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی دل جوئی کے لیے ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان مشرکین کو ان کی ریشہ دوانیوں کی سزا ضرور دے گا، البتہ اس کے لیے وقت طے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا باقی رکھے گا اور جسے چاہے گا مٹا دے گا۔ آپ ﷺ ان تک حق کا پیغام پہنچاتے رہیے، ان سے ان کے جرائم کا حساب لینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

آیات ۴۱ تا ۴۳

مخالفین حق کے لیے دھمکی

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	اَوْ لَمْ يَرَوْا
بے شک ہم آ رہے ہیں زمین کی طرف (اس طرح کہ) ہم تنگ کر رہے ہیں اُسے اُس کے اطراف سے (کافروں کے لیے)	اِنَّا نَاتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔
اور اللہ ہی حکم دیتا ہے	وَاللّٰهُ يَحْكُمُ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

نہیں ہے کوئی نالنے والا اُس کے حکم کو	لَا مُعَقَّبَ لِحُكْمِهِ ۱
اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔	وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۲
اور یقیناً فریب کیے اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے	وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
پس اللہ کے قابو میں ہیں فریب سارے	فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۳
وہ جانتا ہے جو کھاتا ہے ہر شخص	يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ
اور عنقریب جان لیں گے کافر کہ کس کے لیے ہے	وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۴
آخرت کا حسین گھر؟	
اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا
نہیں ہیں (اے محمد) (آپ رسول)	لَسْتَ مُرْسَلًا ۵
فرمائیے کافی ہے اللہ بطور گواہ میرے اور تمہارے درمیان	قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۶
اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔	وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۷

۱۳

یہ آیات دشمنانِ حق کو خبردار کر رہی ہیں کہ اُن کے گرد زمین تنگ ہو رہی ہے۔ اسلام قبول کرنے والے بڑھتے جا رہے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے اثرات گھٹتے جا رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ماضی میں بھی حق کے دشمنوں کا برا انجام ہوا۔ اُن کی سازشیں ناکام ہوئیں، وہ دنیا میں رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی انجامِ بد سے دوچار ہوں گے۔ دشمنانِ حق حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کر رہے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ خود گواہ ہے اور اہل کتاب کے سلیم الفطرت لوگ بھی۔ آپ ﷺ کی رسالت کی صداقت، مشرکین مکہ کی گواہی کی محتاج نہیں ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



تَرْجِمَةُ تَدْرِيسِ  
قُرْآنِ حَكِيمِ

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ٥٢ رُكُوعَاتُهَا ٤



## سورة ابراهيم

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱۵ تا ۱۵۳ ایمان بالرسالت
- آیات ۲۳ تا ۲۶ ایمان بالآخرت
- آیات ۲۷ تا ۲۸ حق و باطل نظریات کا موازنہ
- آیات ۲۸ تا ۳۳ توحید باری تعالیٰ
- آیات ۳۵ تا ۴۱ حضرت ابراہیمؑ کی مناجات
- آیات ۴۲ تا ۵۲ ایمان بالآخرت

## آیت ۱

## نزول قرآن کا مقصد

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف۔ لام۔ را۔	الرَّحْمٰنِ
اے نبی! یہ کتاب، ہم نے نازل کیا ہے اسے آپ کی طرف	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
تاکہ آپ نکالیں لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف	لِيُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ
اُن کے رب کے حکم سے	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

بہت زبردست، خوب تعریف کیے ہوئے کے راستے کی طرف۔	إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝
---	---------------------------------------

اس آیت میں نزولِ قرآن کا مقصد بیان کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ آپ ﷺ پر قرآن حکیم اس لیے نازل کیا گیا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، گمراہیوں کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لے آئیں۔ انہیں اُس اللہ کی راہ پر چلائیں جو زبردست ہے اور اُس کی حمد و ثناء کائنات میں جاری و ساری ہے۔ معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں:

”اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام بنی آدم اور نوع انسانی کو برائیوں کے اندھیروں سے نکلانے اور روشنی میں لانے کا واحد ذریعہ اور انسان و انسانیت کو دنیا و آخرت کی بربادی اور ہلاکت سے نجات دلانے کا واحد راستہ قرآن کریم ہے۔ جتنا لوگ اس کے قریب آئیں گے اسی انداز سے انہیں اس دنیا میں بھی امن و امان اور عافیت و اطمینان نصیب ہوگا اور آخرت میں بھی فلاح و کامیابی حاصل ہوگی اور جتنا اس سے دور ہوں گے اتنا ہی دونوں جہاں کی خرابیوں بربادیوں مصیبتوں اور پریشانیوں کے غار میں گریں گے۔“

یہ آیت مزید رہنمائی دے رہی ہے کہ ہدایت ملے گی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لیکن اس کے لیے ذریعہ بنیں گے نبی اکرم ﷺ۔ لہذا قرآن حکیم کے صحیح فہم کے لیے ہم اس تفسیر کے محتاج ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے قول یا عمل سے بتائی ہے۔

آیات ۲ تا ۳

کافر کون ہیں؟

اللہ وہ ہے کہ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے	اللَّهُ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝
اور ہلاکت ہے کافروں کے لیے سخت عذاب سے۔	وَوَيْلٌ لِّلْكَٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

---



---



---



---



---



---



---



---

وَالَّذِينَ يَسْتَجِبُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ	وہ لوگ جو ترجیح دیتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت پر
وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے
وَيَبْغُونَهَا عَوَجًا	اور تلاش کرتے ہیں اُس میں عیب
أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝	یہ لوگ دور کی گمراہی میں ہیں۔

ان آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ وہ ہستی ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر شے اُسی کے اختیار میں ہے۔ البتہ جو لوگ اُس کی آیات کا کفر کر رہے ہیں، اُن کے لیے سخت عذاب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں اور قرآن و سنت کی تعلیمات پر اعتراض کرتے ہیں یا اُن میں اپنی خواہشات کے مطابق ٹیڑھ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں غور کا مقام ہے کہ اگر کسی کلمہ گو مسلمان میں بھی مذکورہ بالا تین برائیاں پائی جاتی ہیں تو وہ بھی عملی اعتبار سے کافر ہی ہے۔ معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

”جو لوگ قرآن کے کلام الہی ہونے ہی کے منکر ہیں وہ تو اس وعید کی مراد ہیں ہی مگر جو اعتقاداً منکر نہیں مگر عملاً قرآن کو چھوڑے ہوئے ہیں نہ تلاوت سے کوئی واسطہ ہے نہ اس کے سمجھنے اور عمل کرنے کی طرف کوئی التفات ہے وہ بد نصیب بھی مسلمان ہونے کے باوجود اس وعید سے بالکل بری نہیں۔“

مفتی صاحب تفسیر قرطبی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”اگرچہ اس آیت میں صراحتاً یہ تین خصلتیں کفار کی بیان کی گئی ہیں اور انہی کا یہ انجام ذکر کیا گیا ہے کہ وہ گمراہی میں دور چلے گئے ہیں لیکن اصول کی رو سے جس مسلمان میں بھی یہ تین خصلتیں موجود ہوں وہ بھی اس وعید کا مستحق ہے۔“

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۴

## تبلیغ کے اولین مخاطب ... ہم زبان لوگ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ	اور نہیں بھیجے ہم نے کوئی بھی رسولؐ
إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ	مگر اُن کی قوم کی زبان کے ساتھ
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ	تاکہ وہ واضح کریں اُن کے لیے (تعلیماتِ الہی)
فَيُضِلَّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ	پھر گمراہ کرتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ	اور وہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝	اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر رسولؐ کو اپنی قوم کی زبان بولنے والا بنا کر بھیجا تاکہ وہ اُن تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیں۔ اُن کی قوم اُسے اچھی طرح سمجھے اور اُسے یہ عذر پیش کرنے کا موقع نہ مل سکے کہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم تو ہماری سمجھ ہی میں نہ آتی تھی پھر ہم اُس پر ایمان کیسے لاتے؟ پھر باوجود اس کے کہ رسولؐ کی تبلیغ و تلقین ساری قوم سمجھتی ہے لیکن قوم کے ہر فرد کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ کسی کلام کے عام فہم ہونے سے یہ لازم نہیں آجاتا کہ سب سننے والے اُسے مان بھی جائیں۔ ہدایت اور گمراہی کا اختیار بہر حال اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت دیتا ہے جو ہدایت کا طلب گار ہوتا ہے۔ جو ہدایت کے بجائے گمراہی کی راہ کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اسی راہ پر بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ اس آیت میں ہر داعی کے لیے رہنمائی ہے کہ اُسے اپنی دعوت کا اولین مخاطب اپنے ہم زبان لوگوں کو بنانا چاہیے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۶۳۵

اللہ کا خوف اللہ کے دنوں کے حوالے سے

اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰؑ کو اپنی آیات کے ساتھ	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيٰتِنَا
کہ نکالے اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف	اَنْ اَخْرِجَ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ
اور یاد دہانی کرائے انہیں اللہ کے دنوں کی	وَذَكِّرْهُمْ بِآيٰتِنَا اللّٰهِ ۙ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو بڑا صبر کرنے والا بڑا شکر گزار ہو۔	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لٰآيٰتٍ لِّكُلِّ صَبّٰرٍ شٰكُوْرٍ ۝۶
اور جب فرمایا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے	وَ اِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ
یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی	اَذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
جب اُس نے نجات دی تمہیں فرعونوں سے	اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ اِلٍ فِرْعَوْنَ
وہ پہنچاتے تھے تمہیں سخت عذاب	يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ
اور وہ ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو	وَ يَذٰبِحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتوں کو	وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۙ
اور اس میں آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی۔	وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاٌءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۷

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تا کہ وہ اپنی قوم کو گمراہی کے اندھیروں سے نکالیں اور اُسے اللہ کے دنوں کے حوالے سے یاد دہانی کرائیں۔ یہ ہے ”التذکیر بایام اللہ“ یعنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کے اُن دنوں کی یاد دلانا جن میں اُس کا غضب سرکش قوموں پر نازل ہوا اور وہ صفحہ ہستی سے مٹا دی گئیں۔ ایسی تباہی کا ایک دن آل فرعون پر آیا جب اُنہیں دریا میں غرق کر دیا گیا اور بنی اسرائیل کو اُن کے ظلم سے نجات دلادی گئی۔ وہ ظالم بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کرتے تھے اور بچیوں کو زندہ رکھتے تھے۔ ان آیات میں یہ حقیقت بھی واضح کی گئی کہ ماضی کے واقعات میں نشانیاں تو اپنی جگہ موجود ہیں مگر اُن سے نصیحت صرف وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو اللہ کی آزمائشوں سے صبر اور پامردی کے ساتھ گزرنے والے اور اللہ کی نعمتوں کا ٹھیک ٹھیک احساس کر کے اُن کا دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرنے والے ہوں۔

### آیات ۷ تا ۸

### ناشکری سے نعمت چھین جاتی ہے

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ	اور جب آگاہ کر دیا تمہارے رب نے
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ	اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور اور بھی زیادہ دوں گا تمہیں
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ	اور اگر تم ناشکری کرو گے
إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝	تو بلاشبہ میرا عذاب یقیناً بہت ہی سخت ہے۔
وَقَالَ مُوسَىٰ	اور فرمایا موسیٰؑ نے
إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	اگر ناشکری کرو گے تم اور وہ لوگ جو زمین میں ہیں سب کے سب

فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ① | تو بے شک اللہ یقیناً بے نیاز، ہر تعریف کے لائق ہے۔

یہ آیات میں تمام انسانوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر رہی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں گے تو وہ انہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا۔ اگر انہوں نے ناشکری کی تو نہ صرف موجودہ نعمتوں سے محروم ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدید عذاب سے بھی دوچار ہوں گے۔ یہ حقیقت بھی سامنے رہے کہ انسانوں کا شکر کرنا ان کے اپنے بھلے کے لیے ہے۔ اگر سب کے سب انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں تب بھی اُس کی خدائی میں ذرہ برابر فرق واقع نہیں ہوگا۔ مسلم شریف میں یہ حدیث قدسی نقل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے جن وانس سب کے سب اعلیٰ درجے کے متقی بن جائیں تو اس سے میری بادشاہی میں کچھ اضافہ نہیں ہو جاتا۔ اور اگر سب کے سب اگلے پچھلے جن وانس ایک بدترین شخص جیسے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہی میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔“

آیات ۹ تا ۱۰

رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش

کیا نہیں آئی تمہارے پاس خبر ان لوگوں کی جو تم سے پہلے تھے	أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُؤُا الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ
یعنی قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود کی	قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ
اور ان لوگوں کی جو ان کے بعد تھے	وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ
نہیں جانتا انہیں کوئی مگر اللہ	لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ
لائے تھے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل	جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

تو انہوں نے ڈال لیے اپنے ہاتھ اپنے مومنوں میں	فَرَدُّوْاۤ اَيْدِيْهِمْ فِيۢ اَفْوَاهِهِمْ
اور کہنے لگے بے شک ہم انکار کرتے ہیں اُس کا، تم بھیجے گئے ہو جس کے ساتھ	وَقَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
اور بلاشبہ ہم یقیناً ایسے شک میں ہیں اُس بات کے بارے میں، تم دعوت دیتے ہو ہمیں جس کی طرف، جو بے چین کرنے والا ہے۔	وَ اِنَّا لَنَفِيۢ شَكِّ مِمَّا تَدْعُوْنَۤا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۱
فرمایا اُن کے رسولوں نے	قَالَتْ رُسُلُهُمْ
کیا اللہ کے بارے میں شک ہے	اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ
جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا	فَاَطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وہ بلاتا ہے تمہیں	يَدْعُوْكُمْ
تاکہ وہ بخش دے تمہارے گناہ	لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
اور مہلت دے تمہیں ایک مقررہ وقت تک	وَيُوَخِّرَكُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ
قوموں نے کہا نہیں ہو تم مگر ایک انسان ہمارے جیسے	قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ
چاہتے ہو کہ روک دو ہمیں اُس سے جس کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا	تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْۤا نَاعِمًا كَانَ يَّعْبُدُ اٰبَاؤُنَا
تو لے آؤ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل۔	فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲



ان آیات میں گذشتہ اقوام میں سے اُن کا ذکر ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے واضح نشانیوں کے ساتھ رسول بھیجے۔ قوموں نے رسولوں کی طرف سے توحید کی دعوت اور اُن کی رسالت کے حوالے سے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔ رسولوں نے جواب دیا کیا اُس اللہ کے بارے میں شک ہو سکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے؟ وہ تمہیں پکارتا ہے تاکہ تم اُس کی طرف پلٹو اور پھر وہ تمہارے گناہ معاف کر دے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں!

راہ دکھلائیں کسے، رہو منزل ہی نہیں!

قوموں نے جواب دیا کہ تم ہماری طرح کے انسان ہو اور ہمیں ہمارے باپ دادا کے عقائد سے دور کرنا چاہتے ہو۔ ہمارے سامنے کوئی واضح دلیل یا معجزہ لاؤ تاکہ ہمیں تمہاری دعوت پر یقین حاصل ہو جائے۔

آیات ۱۱ تا ۱۲

رسولوں کا اعجازانہ جواب

فرمایا اُن سے اُن کے رسولوں نے	قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
نہیں ہیں ہم مگر انسان تمہارے جیسے	اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
اور لیکن اللہ احسان فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے	وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ
اور نہیں ہے ہمارے لیے ممکن کہ ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل	وَمَا كَانَ لَنَا اَنْ نَّاتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ
مگر اللہ کے حکم سے	اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ

اور اللہ ہی پر پس چاہیے کہ بھروسا کریں مومن۔	وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾
اور ہمیں کیا ہے کہ ہم بھروسا نہ کریں اللہ پر	وَمَا لَنَا اِلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ
حالاں کہ اُس نے دکھادی ہیں ہمیں ہماری ہدایت کی راہیں	وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا
اور ہم ضرور صبر کریں گے اُس پر جو تم اذیت دیتے ہو ہمیں	وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا اَذَيْتُونَا
اور اللہ پر ہی پھر چاہیے کہ بھروسا کریں بھروسا کرنے والے۔	وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۱۲﴾

ع

کافر قوموں کے اعتراضات کا تمام رسولؐ یہی جواب دیتے رہے کہ بلاشبہ ہم انسان ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر نظرِ کرم فرمائی اور ہمیں اپنی رسالت کے لیے پسند فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے یہ احسان فرمائے۔ ہمارے اپنے اختیار میں نہیں کہ ہم تمہیں کوئی معجزہ دکھادیں یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل لے آئیں۔ ہمیں جو کچھ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، وہ ہم تم تک پہنچا دیتے ہیں۔ ہمیں تو وہ جامِ توحید و عرفان پلا کر حقیقی کامیابی کے راستے بتا چکا، لہذا کیسے ممکن ہے کہ ہم اس پر توکل نہ کریں۔ تم ہمیں جو بھی تکلیف پہنچاؤ گے، ہم اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق کے سہارے اُس پر صبر کریں گے۔

آیات ۱۳ تا ۱۷

رسولوںؐ کو جھٹلانے والوں کا عبرت ناک انجام

اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اپنے رسولوں سے	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ
--	---

---



---



---



---



---



---



---



---

ہم ضرور نکال دیں گے تمہیں اپنی سر زمین سے	لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا
یا تم ضرور پلٹ آؤ گے ہمارے دین میں	اَوْ لَنَعُوْدَنَّ فِيْ مِلَّتِنَاۙ
تو وحی کی رسولوں کی طرف اُن کے رب نے	فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ
ہم ضرور ہلاکت کر دیں گے ظالموں کو۔	لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ
اور ہم ضرور آباد کریں گے تمہیں زمین میں اُن کے بعد	وَلَنَسْكِنَنَّكُمْ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۙ
یہ (وعدہ) اُس کے لیے جو ڈرا میرے سامنے (جو ابھی کے لیے) کھڑا ہونے سے	ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ
اور جو ڈرا میری عذاب کی دھمکی سے۔	وَخَافَ وَعَبَدَ ۙ
اور انہوں نے مانگا فیصلہ	وَاسْتَفْتَحُوْا
اور ناکام ہوا ہر سرکش، حق کا دشمن۔	وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۙ
اس کے بعد جہنم ہے	مِّنْ وَّرَآئِهِ جَهَنَّمُ
اور پلایا جائے گا اُسے پیپ والے پانی سے۔	وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صٰدِيْدٍ ۙ
وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا اُسے	يَتَجَرَّعُهُ
اور قریب نہ ہو گا کہ حلق سے اتارے اُسے	وَلَا يَكَادُ يُسَبِّغُهُ
اور آئے گی اُس کے پاس موت ہر طرف سے	وَيٰٓاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَاْنٍ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

حالاں کہ وہ نہیں ہوگا مرنے والا	وَمَا هُوَ بِسَمِيَّةٍ ۱
اور اُس کے بعد ہے ایک اور سخت عذاب۔	وَمِنْ وَّرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۱۰

طویل عرصہ تک رسولؐ قوموں کو حق کی دعوت دیتے رہے اور سرکش قومیں اُن کی مخالفت کرتی رہیں۔ آخر کار قوموں نے رسولوںؐ کو اپنی بستیوں سے نکال باہر کرنے کی دھمکی دی۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے رسولوںؐ سے مدد بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سرکش قوموں کو دنیا میں عذابِ ہلاکت سے برباد کر دیا۔ اب روزِ قیامت اُنہیں ایسا عذاب دیا جائے گا کہ وہ مسلسل شدید اذیت میں تڑپتے رہیں گے۔ اُنہیں موت بھی نہیں آئے گی جو اذیتوں سے نجات دلادے۔ اَللّٰهُمَّ اَجْرًا مِّنَ النَّارِ۔ اے اللہ محفوظ فرما ہمیں آگ کے عذاب سے۔ آمین!

## آیت ۱۸

## اخلاص سے تہی اعمال کی مثال

مثال اُن کی جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کا	مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
اُن کے اعمال اُس راکھ کی طرح ہیں اڑالے گئی جسے تیز ہوا سخت آندھی کے دن	اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اِشْتَدَّتْ بِهٖ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۱
نہ آئے گا اُن کے ہاتھ اُن اعمال میں سے جو کمائے تھے کچھ بھی	لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۱
یہ (کفر کے ساتھ اعمال کرنا) بہت دور کی گم راہی ہے۔	ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۱۰

اس آیت میں فرمایا گیا کہ ایسے لوگ جو حالتِ کفر میں رہتے ہوئے نیکی کرتے ہیں یا دکھاوے کے لیے نیکی کرتے ہیں یا حرام مال سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی جان بوجھ کر جزوی اطاعت کرتے ہیں، اُن کے اعمال کی مثال راکھ کے ڈھیر کی طرح ہے۔ روزِ قیامت تیز ہوا چلے گی اور اُس راکھ کے ڈھیر کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو بکھیر کر رکھ دے گی۔ بظاہر اُنہوں نے خدمتِ خلق کے بڑے بڑے کام کیے تھے، اچھے کاموں کے لیے عالی شان ادارے بنائے تھے، عبادات میں خوب سرگرمی دکھائی تھی لیکن ان تمام اعمال کے لیے اُن کی محنت یا انفاق رائیگاں جائے گا۔ اُن بد نصیبوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کا وہ طریقہ اختیار نہیں کیا جس کی دعوت اللہ کے رسولوں نے دی تھی۔ بلاشبہ اعمال کرنے کی ایسی روش گھائے کا سودا اور بہت دور کی گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال کے لیے انبیاء کی سکھائی ہوئی پاکیزہ روش اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۰ تا ۱۹

#### اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرتے رہو

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو با مقصد؟	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ
اگر وہ چاہے تو لے جائے تمہیں	اِنْ يَّشَآءْ يَذِّبْكُمْ
اور لے آئے کوئی نئی مخلوق۔	وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۹
اور نہیں ہے یہ اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل۔	وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۲۰

ان آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کو با مقصد بنایا ہے۔ اسی طرح انسانوں کا بھی ایک مقصد ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی دلی آمادگی کے ساتھ اُس کی اطاعت کرنا۔ جو قومیں یہ مقصد پورا نہیں کرتیں اللہ تعالیٰ انہیں مٹا دیتا ہے اور اُن کی

---



---



---



---



---



---



---



---

جگہ دوسروں کو زمین میں خلافت و اختیار دے دیتا ہے۔ یہ عمل اُس کے لیے ذرا بھی مشکل نہیں۔ لہذا ہمیں ہر آن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرنا چاہیے اور اُس کی مکمل بندگی کی کوشش کرنی چاہیے۔

## آیت ۲۱

## دنیا دار قائدین کی پیروی برباد کر دے گی

اور وہ پیش ہوں گے اللہ کے سامنے سب کے سب	وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا
تو کہیں گے کم زور لوگ اُن سے جو بڑے بنتے تھے (دنیا میں)	فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
بے شک ہم تھے تمہارے پیچھے چلنے والے	اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
تو کیا تم ہو کام آنے والے ہمارے، اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے کچھ بھی	فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
وہ کہیں گے اگر ہدایت دیتا ہمیں اللہ	قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللّٰهُ
یقیناً ہم ہدایت کرتے تمہیں	لَهَدَيْنٰكُمْ
برابر ہے ہم پر	سَوَاءٌ عَلَيْنَا
خواہ ہم بے صبری کریں یا صبر کریں	اَجْزَعْنَا اَمْ صَبْرُنَا
نہیں ہمارے لیے کوئی بچنے کی جگہ۔	مَا لَنَا مِنْ مَّجِيصٍ ۝۲۱

اس آیت میں فرمایا گیا کہ روزِ قیامت دنیا دار اور گمراہ قائدین کی پیروی کرنے والے اُن کے سامنے التجا کریں گے کہ ہم نے دنیا میں تمہاری پیروی کی، کیا تم ہم سے عذاب کو دور کر سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے اگر ہم خود ہدایت پر ہوتے تو تمہیں بھی ہدایت کی راہ دکھاتے۔ آج ہم سب عذاب میں گرفتار ہیں۔ خاموش رہیں یا فریادیں کریں اس عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین دار لوگوں کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۲۲ تا ۲۳

## شیطان کی اپنے پیروکاروں کو ملامت

اور کہے گا شیطان	وَقَالَ الشَّيْطَانُ
جب فیصلہ کر دیا جائے گا تمام معاملات کا	لَبَّأْسًا قُضِيَ الْأَمْرُ
بے شک اللہ نے وعدہ کیا تھا تم سے سچا وعدہ	إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقُّ
اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا	وَوَعَدْتُكُمْ
تو میں نے خلاف ورزی کی تم سے	فَاخْلَفْتُكُمْ ۗ
اور نہیں تھا میرا تم پر کوئی زور	وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ
سوائے اس کے کہ میں نے دعوت دی تمہیں	إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ
تو تم نے مان لیا میری بات کو	فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۗ
پس مت ملامت کرو مجھے	فَلَا تَلُومُونِي
اور ملامت کرو اپنے آپ کو	وَلَوْمُوا أَنْفُسَكُمْ ۗ

نہیں ہوں میں فریاد رسی کرنے والا تمہاری	مَا اَنَا بِصُرْحِكُمْ
اور نہ تم فریاد رسی کرنے والے ہو میری	وَمَا اَنْتُمْ بِصُرْحِيْؕ
بے شک میں انکار کرتا ہوں اُس کا جو تم شریک بناتے رہے مجھے اس سے پہلے	اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَا اَشْرَكْتُمْ مِّنْ قَبْلُؕ
بے شک جو ظالم لوگ ہیں انہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔	اِنَّ الظَّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۳﴾
اور داخل کیے جائیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل کیے اچھے	وَاَدْخَلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ
ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	جٰتَتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اور وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اُن میں اپنے رب کے حکم سے	خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْؕ
اُن کی باہم دعا اُن باغوں میں سلام ہوگی۔	تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۱۴﴾

ان آیات میں اُس ملامت کا ذکر ہے جو شیطان روز قیامت اپنے پیروکاروں کو اُس وقت کرے گا جب اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں داخل کرنے کا فیصلہ سنا دے گا۔ شیطان اُن کی حسرت میں یہ کہہ کر اضافہ کرے گا کہ میں نے تم سے دنیا میں جھوٹے وعدے کیے تھے کہ گناہ کیے جاؤ اللہ بڑا رحیم ہے، بخش دے گا یا فلاں ہستیوں کی سفارش تمہیں عذاب سے بچالے گی۔ مجھے تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا بلکہ تم نے دنیا کے مزے لینے کے لیے خود ہی میری پیروی کی تھی۔ آج مجھے نہیں اپنے آپ کو الزام دو۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا بلکہ تم نے اللہ تعالیٰ کے بجائے میری پیروی کر کے جو شرک کیا تھا میں اُس سے اعلانِ براءت کرتا ہوں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



ایک طرف شیطان کی پیروی کرنے والے حسرت و ندامت سے شیطان کی ملامت سنیں گے اور دردناک عذاب کی اذیت برداشت کریں گے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے والے اُس کی آراستہ کردہ جنت میں داخل ہوں گے اور ایک دوسرے کے لیے سلامتی کے کلمات کا ہدیہ پیش کریں گے۔

آیات ۲۲ تا ۲۷

اتجھے اور برے نظریات کے لیے مثالیں

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کیسے بیان کی اللہ نے مثال پاکیزہ کلمہ کی	الَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
ایک پاکیزہ درخت کی طرح	كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ
اُس کی جڑ مضبوط ہے	اصْلُهَا ثَابِتٌ
اور اُس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔	وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿۲۲﴾
وہ لاتا ہے اپنا پھل ہر وقت اپنے رب کے حکم سے	تَوَاتُرًا أَكْثَرًا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا
اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لیے	وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔	لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۳﴾
اور مثال ناپاک کلمہ کی	وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ
ایک ناپاک درخت کی طرح ہے جسے اُکھاڑ لیا جائے زمین کے اوپر سے	كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ

نہیں ہے اُس کے لیے کوئی ٹھہراؤ	مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۱۷﴾
ثابت قدم رکھتا ہے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے پختہ بات (کلمہ طیبہ) کے ذریعہ	يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۗ
اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو	وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۗ
اور کرتا ہے اللہ جو وہ چاہتا ہے۔	وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿۱۸﴾

ان آیات میں فرمایا کہ اچھے نظریہ کی مثال ایک ایسے شان دار درخت کی سی ہے جس کی جڑیں زمین میں خوب جمی ہوں اور شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہوئی محسوس ہوں۔ گمراہ کن نظریہ کی مثال اُس جھاڑ جھنکار کی سی ہے جو زمین پر اُگ آیا ہو اور ذرا سی کوشش سے اُسے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دنیا و آخرت میں عزت پاکیزہ نظریات کے ساتھ وابستگی کے ذریعہ ہی عطا کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ (مسلم)

”بے شک اللہ عروج عطا فرمائے گا اس کتاب کے ذریعہ قوموں کو اور پست کر دے گا اس کتاب کو چھوڑنے کی

وجہ سے دوسروں کو“۔

اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قرآن حکیم ہے۔ اگر قرآن حکیم کو سمجھا جائے، اُس پر عمل کیا جائے، اُس کی دعوت کو پھیلا یا جائے اور اُس کی تعلیمات کے نفاذ کے لیے تن من دھن لگایا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے سعادت مندوں کو ضرور نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی سرخرو فرمائے گا۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲۸ تا ۳۰

## ناشکری کرنے والوں کا انجام

اے نبی! کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنہوں نے بدل دیا اللہ کی نعمت کو ناشکری سے	الْم تَرٰ اِلٰی الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا
اور لا اتارا اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں۔	وَ اَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبُوَارِ ۙ
یعنی جہنم میں، وہ داخل ہوں گے اُس میں	جَهَنَّمَ ۚ يَصْلُوْنَهَا ۙ
اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔	وَيُسَّ الْقَرَارُ ۙ
اور انہوں نے بنا لیے اللہ کے لیے کچھ شریک	وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا
تاکہ وہ گمراہ کریں اُس کے راستے سے	لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهِ ۙ
فرمائیے تم فائدہ اٹھا لو	قُلْ تَمَتَّعُوْا
پھر بے شک تمہارا لوٹنا آگ کی طرف ہی ہے۔	فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلٰی النَّارِ ۙ

یہ آیات توجہ دلا رہی ہیں کہ ایسے لوگوں کی بد قسمتی دیکھو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں بالخصوص نبی اکرم ﷺ جیسی شفیق ہستی اور قرآن حکیم جیسی عظیم نعمت کی ناقدری کی اور اپنی پوری قوم کو تباہی و بربادی کے مقام یعنی جہنم تک پہنچا دیا۔ ان بد نصیبوں نے دوسری ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرا دیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ وہ دنیا میں چند روز عیش کر لیں اس کے بعد ان کے لیے جہنم میں ہمیشہ ہمیش کا عذاب ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۳۱

روزِ قیامت کوئی لین دین یا رشتہ داری کام نہیں آئے گی

اے نبیؐ فرمائیے میرے اُن بندوں سے جو ایمان لائے	قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا
وہ قائم کریں نماز	يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
اور خرچ کریں اُس میں سے جو ہم نے رزق دیا ہے انہیں پوشیدہ اور ظاہر	وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلٰنِيَةً
اس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ جس میں نہ لین دین ہوگا اور نہ دوستی کام آئے گی۔	مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّآتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

اس آیت میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ آخرت میں عذاب سے بچنے کے لیے اس دنیا میں تیاری کریں۔ اس کے لیے باقاعدہ نماز قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے نیک مقاصد کے لیے علی الاعلان اور رازداری سے خرچ کریں۔ علی الاعلان خرچ کریں تو اس نیت سے کہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب ہو۔ اگر رازداری سے خرچ کریں تو اس احتیاط کی وجہ سے کہ ریاکاری سے بچا جاسکے۔ اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آخرت کے دن کوئی لین دین اور کوئی رشتہ داری کام نہ آئے گی۔

## آیات ۳۲ تا ۳۴

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جاسکتا

اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو	اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اور اتارا آسمان سے پانی	وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

پھر پیدا کیے اُس پانی سے پھل جو رزق ہیں تمہارے لیے	فَاخْرِجْ بِهِ مِنَ الشَّرَاكِتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۝
اور اُس نے کام میں لگا دیا تمہارے لیے کشتیوں کو	وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفُلْكَ
تاکہ وہ چلیں سمندر میں اُس کے حکم سے	لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۝
اور کام میں لگا دیا تمہارے لیے نہروں کو۔	وَسَخَّرَ لَكُمْ الْأَنْهَارَ ۝
اور کام میں لگا دیا تمہارے لیے سورج کو اور چاند کو	وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دونوں لگاتار گردش کرنے والے ہیں	دَائِبِينَ ۝
اور کام میں لگا دیا تمہارے لیے رات اور دن کو۔	وَسَخَّرَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝
اور عطا فرمایا تمہیں ہر اُس چیز سے جس کا تم نے سوال کیا اُس سے	وَأَنْتُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۝
اور اگر تم شمار کرنا چاہو اللہ کی نعمتوں کو	وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ
تو شمار نہیں کر سکو گے انہیں	لَا تُحْصَوْنَ ۝
بے شک انسان یقیناً بڑا ظالم، بہت ناشکر ہے۔	إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝

عج

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اُس نے:

- i. انسانوں کے فائدہ کے لیے زمین و آسمان بنائے۔
- ii. آسمان سے بارش برسائی اور پانی جیسی نعمت عطا کی۔
- iii. پانی سے طرح طرح کے پھل اور میوے پیدا فرمائے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

iv. کشتیوں کے ذریعہ سے دریاؤں اور سمندروں میں سفر کو ممکن بنایا اور کئی فوائد سمیٹنے کے مواقع عطا کیے۔

v. زمین میں نہریں انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جاری فرمادیں۔

vi. سورج اور چاند کی حرکت کو خاص ضابطہ پر جاری رکھ کر انسانوں کے لیے مفید بنایا۔

vii. رات اور دن کا نظام انسانوں کی سہولت کے لیے بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر وہ شے دی جس کی انسان کو ضرورت ہے خواہ وہ زبان حال سے مانگے یا اُس کے لیے دعا کرے۔ پھر یہ بھی اُس کی نعمت ہی ہے کہ وہ انسان کو آفات، بیماریوں اور معذوریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اگر ہم انہیں شمار کرنا چاہیں تو شمار نہ کر سکیں گے لیکن انسان انتہائی ناشکر ہے۔

آیات ۳۵ تا ۳۸

حضرت ابراہیمؑ کی پاکیزہ تمنائیں

اور یاد کرو جب عرض کی ابراہیمؑ نے	وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
اے میرے رب! بنا دے اس شہر کو امن والا	رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا
اور دور رکھ مجھے اور میرے بیٹوں کو کہ ہم عبادت کریں بتوں کی۔	وَ اجْنُبْنِي وَ بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝۲۵
اے میرے رب! بے شک اُنہوں نے گم راہ کر دیا ہے بہت سے لوگوں کو	رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۝۲۶
پھر جس نے پیروی کی میری	فَمَنْ تَبِعَنِیْ
تو بے شک وہ مجھ سے ہے	فَاِنَّهٗ مِیْتٌ ۝۲۷

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور جس نے نافرمانی کی میری	وَمَنْ عَصَانِي
تو بے شک تو بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۱﴾
اے ہمارے رب! میں نے بسایا اپنی کچھ اولاد کو ایسی وادی میں جو بنجر تھی	رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ
تیرے محترم گھر کے پاس	عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ
اے ہمارے رب! تاکہ وہ قائم کریں نماز	رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلَاةَ
تو کر دے لوگوں کے دلوں کو کہ وہ مائل ہوں اُن کی طرف	فَاَجْعَلْ اَفِیْدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ
اور رزق دے انہیں پھلوں میں سے	وَاَرْزُقْهُمْ مِنَ الشَّرَاۗتِ
تاکہ وہ شکر کریں۔	لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۲﴾
اے ہمارے رب! بے شک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں	رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۙ
اور نہیں پوشیدہ رہتی اللہ سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔	وَمَا یَخْفٰی عَلٰی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمٰوٰتِ ﴿۳۳﴾

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ کی پاکیزہ تمناؤں کا ذکر کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتے

ہوئے عرض کی کہ اے میرے رب!:

i. شہر مکہ کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

---



---



---



---



---



---



---



---

- ii. مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے محفوظ فرما۔ اس شرک نے انسانوں کی بڑی تعداد کو گمراہ کیا ہے۔
- iii. میرا تعلق اپنی اولاد میں صرف اسی سے ہے جو میری تعلیمات کی پیروی کرے۔ جو میری نافرمانی کرے اس سے میرا کوئی تعلق نہیں بقول اقبال۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ابر ہو

پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو؟

- iv. تو غفور و رحیم ہے لہذا اگر نافرمانوں پر بھی نظر کرم فرمادے تو تیری خدائی میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔
- v. میں نے اپنے ایک بیٹے اور اُس کی اولاد کو مسجد حرام کے پاس آباد کیا تاکہ وہ تیرے اس محترم گھر کو آباد کریں۔ تو لوگوں کے دلوں میں اس گھر کی محبت پیدا فرمادے تاکہ وہ بار بار اس گھر کی زیارت کے لیے حاضر ہوں۔
- vi. تیرے محترم گھر کے گرد زمین بنجر ہے۔ تو اس گھر کے قریب رہنے والوں کو اپنی قدرت سے پھل اور میوے بطور رزق عطا فرماتا کہ وہ تیرا شکر ادا کر سکیں۔
- vii. میرے دل میں جو نیک تمنائیں ہیں انہیں پورا فرما کیونکہ تو کائنات کی ہر مخفی شے اور دلوں میں پوشیدہ ہر راز اور تمنا سے واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی پاکیزہ تمناؤں کو پورا فرمادیا۔ شہر مکہ کے گرد حدودِ حرم مقرر فرما کر اس شہر کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔ اُن کے بعد اُن کی اولاد ہی میں انبیاء آتے رہے اور ہر دور میں لوگوں کو شرک کی خباثت سے بچاتے رہے۔ زمین کے ہر حصہ میں لوگوں کے دل بیت اللہ کی محبت سے اس طرح سرشار کر دیے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے تڑپتے ہیں اور مالی و جانی قربانیاں دے کر بار بار وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ حجاز کی بنجر زمین میں خوراک اور پھلوں کی نہ ختم ہونے والی کثرت ہر وقت فراہم نظر آتی ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



## آیات ۳۹ تا ۴۱

## حضرت ابراہیمؑ کی ایمان افروز دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلٰى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلًا وَّ اِسْحٰقًا ۙ	کل شکر اللہ کے لیے ہے جس نے عطا کیے مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۙ	بے شک میرا رب یقیناً خوب سننے والا ہے دعا کا۔
رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۙ	اے میرے رب! بنا دے مجھے قائم رکھنے والا نماز کا اور میری اولاد میں سے بھی
رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۙ	اے ہمارے رب! اور قبول فرما میری دعا۔
رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ	اے ہمارے رب! بخشش فرما میری
وَلِوَالِدَيِّ	اور میرے ماں باپ کی
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۙ	اور سب مومنوں کی جس دن قائم ہوگا حساب۔

عج ۱۸

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اُس سے ایمان افروز دعائیں کر رہے ہیں۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ کل شکر اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے مجھے عالم پیری میں حضرت اسمعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ جیسے سعادت مند بیٹے عطا فرمائے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری یہ دعا ضرور قبول فرما۔ بخشش فرما دے میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہل ایمان کی اور ہم پر اُس وقت ضرور رحم فرما جب روز قیامت انسانوں سے حساب کتاب لیا جا رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۳۲ تا ۴۵

## روزِ قیامت نافرمانوں کا کیا حال ہوگا

اور تم ہر گز گمان نہ کرنا اللہ کو بے خبر اس سے جو کر رہے ہیں ظالم لوگ	وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۗ
بے شک وہ تو بس مہلت دے رہا ہے انہیں	اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ
اس دن کے لیے کہ پتھر اجائیں گی جس میں آنکھیں۔	لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ ﴿۳۲﴾
دوڑنے والے ہوں گے، اوپر اٹھانے والے اپنے سروں کو	مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ
نہیں جھپکتی ہوں گی ان کی پلکیں	لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۗ
اور ان کے دل اڑے ہوئے ہوں گے۔	وَافْدَتْهُمْ حَوَائِبُ ﴿۳۳﴾
اور اے نبی! خبردار کیجیے لوگوں کو	وَانذِرِ النَّاسَ
اس دن سے جب آئے گا ان پر عذاب	يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ
تو کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا	فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
اے ہمارے رب! مہلت دے ہمیں قریبی مدت تک	رَبَّنَا اخْرُجْنَا إِلَىٰ اَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ
ہم قبول کر لیں گے تیری دعوت	نُجِبُ دَعْوَتَكَ
اور پیروی کریں گے رسولوں کی	وَنَتَّبِعِ الرَّسُولَ ۗ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

او لَمْ تَكُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ	(کہا جائے گا) اور کیا تم نہیں کھاتے تھے قسمیں اس سے پہلے
مَا لَكُمْ مِّنْ ذَوَالٍ ۝۳	نہیں ہے تمہارے لیے کوئی زوال؟
وَسَكَنْتُمْ فِي مَسْكِينَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ	اور تم آباد رہے اُن لوگوں کے گھروں میں جنہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر
وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ	اور واضح ہو گیا تھا تمہارے لیے کہ کیسا ہم نے کیا سلوک اُن کے ساتھ
وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْاَمْثَالَ ۝۴	اور ہم نے بیان کر دیں تمہیں تمہارے لیے مثالیں۔

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے جرائم سے غافل نہیں ہے۔ عنقریب قیامت آنے والی ہے۔ روز قیامت اُن کا یہ حال ہو گا کہ خوف کے مارے اُن کی آنکھیں پتھر اجائیں گی۔ وہ سر اٹھائے میدانِ حشر کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔ اُن کے دل دہشت سے لرز رہے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ اُنہیں ایک موقع اور دیا جائے تاکہ وہ اُس کی پکار پر لبیک کہیں اور رسولوں کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرمائے گا کہ یہ تم لوگ تھے جو دعویٰ کرتے تھے ہم فنا ہونے والے نہیں۔ حالاں کہ تم اُن لوگوں کی بستیوں میں رہتے تھے جو تم سے پہلے تباہ ہوئے تھے۔ تمہیں معلوم تھا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا؟ لیکن پھر بھی تم نے اُن کے انجام سے عبرت حاصل نہ کی۔

آیات ۳۶ تا ۴۷

اللہ کے رسول استقامت کا پہاڑ تھے

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ	اور یقیناً اُنہوں نے چلیں اپنی چالیں
----------------------------	--------------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---

وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۙ	اور اللہ کے پاس تھا توڑ اُن کی چالوں کا
وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِيَتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝	اور نہیں تھی اُن کی چالیں کہ ٹل جائیں اُن سے پہاڑ۔
فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعْدَهُ رُسُلَهُ ۙ	پس اے نبی! ہرگز نہ خیال کیجیے گا کہ اللہ خلاف کرنے والا ہے اپنے وعدے کے اپنے رسولوں سے
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝	بے شک اللہ زبردست ہے، انتقام لینے والا۔

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ ہر دور میں مجرموں نے رسولوں کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کیں تاکہ اُن کو حق کے راستے سے ہٹا سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حق کی راہ پر اس طرح ڈٹے رہے جیسے استقامت کے پہاڑ ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے اپنی مدد کا وعدہ پورا فرمایا۔ مجرموں سے زبردست انتقام لیا، اُن کی تمام چالوں کو ناکام کیا، دنیا میں اُنہیں رسوا کر کے ہلاک کیا اور آخرت میں بھی اُنہیں شدید عذاب سے دوچار کرے گا۔

### آیات ۴۸ تا ۵۱

#### روز قیامت آسمان اور زمین بدل دیے جائیں گے

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ	جس دن بدل دی جائے گی زمین دوسری زمین سے
وَالسَّمَوَاتُ	اور آسمان بھی
وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝	اور سب لوگ پیش ہوں گے اللہ کے سامنے جو اکیلا ہے، سب پر غالب ہے۔
وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ	اور تم دیکھو گے مجرموں کو اُس روز

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

وہ باہم جکڑے ہوئے ہیں زنجیروں میں۔	مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ⑤
اور اُن کے کرتے ہوں گے گندھک کے	سَرَابِيْلَهُمْ مِّنْ قِطْرَانٍ
اور ڈھانپ رہی ہوگی اُن کے چہروں کو آگ۔	وَتَغْشَىٰ وُجُوهُهُمُ النَّارُ ⑥
تاکہ بدلہ دے اللہ ہر شخص کو اُس عمل کا جو اُس نے کمایا	لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ⑦
بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ⑧

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ روز قیامت آسمان اور زمین کو بدل کر نئی صورت میں ڈھال دیا جائے گا۔ زمین کو کوٹ کوٹ کر بالکل ہموار کر دیا جائے گا۔ اُس میں کوئی نشیب و فراز نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی موڑ اور خم۔ آسمان ایسے ہو جائے گا جیسے تیل کی تلچھٹ۔ پھر بدلی ہوئی زمین پر سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اُس کے اعمال کے اعتبار سے بدلہ دینے کا فیصلہ فرمائے گا۔ مجرموں کو باہم زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا اور گندھک کا لباس پہنایا جائے گا جس سے اُن کے لیے جہنم کی آگ کی شدت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

## آیت ۵۲

## مقاصد نزول قرآن

یہ قرآن پیغام ہے لوگوں کے لیے	هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ
اور تاکہ انہیں خبردار کیا جائے اس کے ذریعہ	وَلِيُنذِرُوا بِهِ
اور تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک صرف وہی اللہ ایک معبود ہے	وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَاحِدٌ

---



---



---



---



---



---



---



---

وَلْيَذَكِّرُوا وَلُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۹

اور تاکہ نصیحت حاصل کریں عقل والے۔

اس آیت میں قرآن حکیم کے نزول کے مندرجہ ذیل مقاصد بیان کیے گئے :

- i. لوگوں کو آخرت میں دوبارہ جی اٹھنے اور جواب دہی کے عمل سے خبردار کر دیا جائے۔
- ii. لوگوں کو بتا دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
- iii. غور و فکر کرنے والے قرآن کے ذریعہ انسان اور کائنات کے حوالے سے حقائق کی یاد دہانی حاصل کرتے رہیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



سُورَةُ الْحَجَرِ مَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ٩٩ رُكُوعَاتُهَا ٦

## سورة الحجر

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۲۵ تا ۳۱ ایمانیاتِ ثلاثہ توحید، آخرت، رسالت
- آیات ۳۲ تا ۳۸ قصہ آدم و ابلیس
- آیات ۳۹ تا ۹۹ ایمان بالرسالت

آیات ۱ تا ۳

کاش ہم بھی مسلمان ہوتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الترتیب	الف۔ لام۔ را۔
تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ①	یہ آیات ہیں کتاب اور واضح قرآن کی۔
رَبِّمَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا	کسی وقت چاہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ①	کاش! وہ ہوتے مسلمان۔
ذُرَّهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا	اے نبی! چھوڑیے انہیں وہ کھائیں اور عیش کر لیں
وَيُلْبِغُوا أَمْلًا	اور غفلت میں ڈالے رکھے انہیں جھوٹی امید
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ②	پھر جلد ہی وہ جان لیں گے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



ان آیات میں قرآنِ کریم کو ایک واضح کتاب قرار دینے کے بعد فرمایا کہ عنقریب کافر حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ یہ معاملہ اُن کی موت کے وقت بھی ہو سکتا ہے جب فرشتے ازیت دے کر اُن کی جانیں نکالیں گے اور آخری بار اُس وقت بھی ہو گا جب گناہ گار مسلمانوں کو اُن کے گناہوں کی سزا دے کر جہنم سے نکالا جا رہا ہو گا۔ آیت کی تفسیر کے حوالے سے ترمذی شریف میں کئی صحابہؓ کا یہ قول نقل ہوا کہ:

إِذَا أُخْرِجَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْوَكَاؤُا مُسْلِمِينَ

”جب توحید کا عقیدہ رکھنے والے جہنم سے نکالے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے تو اُس وقت کافر یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔“

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو آگاہ فرمایا کہ فی الحال یہ کافر کھاپی رہے ہیں، مزے اڑارے ہیں اور لمبے چوڑے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اُن کے لیے یہ چاردن کی چاندنی ہے۔ عنقریب اُن کے لیے ہمیشہ ہمیش کی اندھیری رات آنے والی ہے۔ آخرت کی تیاری سے غافل ہو کر صرف دنیا ہی کے لیے منصوبے بنانا کافرانہ روش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس غفلت سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸ تا ۴

نافرمانوں کے لیے عذاب کا وقت طے ہے

اور ہم نے ہلاک نہیں کیا کسی بستی کو	وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ
مگر اُس (کی ہلاکت) کا وقت لکھا ہوا طے تھا۔	إِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ①
نہیں آگے بڑھتی کوئی امت اپنے مقررہ وقت سے	مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا
اور نہ وہ پیچھے رہ سکتی ہے۔	وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ②

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور کہا کافروں نے اے وہ شخص! نازل کیا گیا ہے جس پر قرآن	وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ
بے شک تم یقیناً مجنون ہو۔	إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝۱
کیوں نہیں تم لے آتے ہمارے پاس فرشتے	لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَكَةِ
اگر تم ہو سچوں میں سے۔	إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝۲
ہم نازل نہیں کیا کرتے فرشتے مگر حق کے ساتھ	مَا نُنزِّلُ الْمَلَكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ
اور وہ نہیں ہوں گے اُس وقت مہلت دیے جانے والے۔	وَمَا كَانُوا إِذًا مُنظَرِينَ ۝۳

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو بھی ہلاک کیا، اُس کے لیے عذاب کا وقت طے تھا۔ پھر وہ قوم عذاب کو معین وقت پر آنے سے نہ روک سکی۔ کفار مکہ انتہائی گستاخانہ انداز میں نبی اکرم ﷺ کو مجنون قرار دے رہے ہیں اور اُن سے فرشتوں کو سامنے لانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتے اُس وقت نازل فرماتا ہے جب کسی سرکش قوم کی مدت مہلت ختم ہو جاتی ہے اور اُسے برباد کرنے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے فرشتے نازل کر دیے، اُس روز کفار مکہ کے لیے اچھی خبر نہ ہوگی۔ مدنی دور میں معرکہ بدر کے دوران فرشتوں کا نزول ہوا تھا اور پھر یہ کافر ذلت آمیز ہلاکت سے دوچار ہوئے تھے۔

### آیت ۹

### اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم کی حفاظت خود فرمائے گا

بے شک ہم نے ہی نازل کیا ہے قرآن	إِنَّا نَحْنُ نُزِّلْنَا الذِّكْرَ
اور بے شک ہم اس کی یقیناً حفاظت کرنے والے ہیں۔	وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝۹

---



---



---



---



---



---



---



---

عظمتِ قرآن کے حوالے سے یہ بہت اہم آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے جلالی انداز میں اعلان فرمایا کہ ہم ہی نے قرآن مجید نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن حکیم کا متن محفوظ ہے اور یہ وہی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو لکھایا اور یاد کرایا تھا۔ امت کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ اس کا مفہوم بھی محفوظ فرمایا ہے۔ اس کا مفہوم ہمیں سمجھایا ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات عالیہ اور سنتِ مطہرہ کے ذریعہ۔ لہذا حفاظتِ قرآن میں حفاظتِ حدیث و سنت بھی شامل ہے۔

### آیات ۱۰ تا ۱۵

ہر دور میں اکثریت ایمان سے محروم رہتی ہے

اور اے نبی! یقیناً ہم نے رسول بھیجے آپ سے قبل پہلی امتوں میں۔	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ ۝۱۰
اور نہیں آتا تھا ان کے پاس کوئی رسول	وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ
مگر وہ اُس کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے۔	إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝۱۱
اسی طرح ہم ڈال دیتے ہیں یہ مجرموں کے دلوں میں۔	كَذَلِكَ نَسُكُّهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝۱۲
کہ وہ ایمان نہیں لاتے رسول پر	لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ
حالانکہ گزر چکی ہے پہلے لوگوں کی یہی روش۔	وَقَدْ خَلَّتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝۱۳
اور اگر ہم کھول دیں ان پر کوئی دروازہ آسمان سے	وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ
پھر وہ سارا دن اُس میں سے اوپر چڑھتے رہیں۔	فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرَجُونَ ۝۱۴

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

یقیناً وہ کہیں گے بے شک بند ہی کر دی گئی ہیں ہماری نظریں	لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا
بلکہ ہم ایسے لوگ ہیں جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔	بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿۱۵﴾

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو ذہنی طور پر تیار کیا گیا کہ آپ ﷺ کے مخاطبین کی اکثریت حق واضح ہونے کے باوجود ایمان نہیں لائے گی۔ ماضی میں بھی قوموں کی یہی روش رہی ہے۔ اگر مشرکین مکہ کے لیے آسمان سے ایک دروازہ کھول دیا جائے اور وہ اُس کے ذریعہ آسمان پر چڑھتے رہیں، تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کو بھی نظر کا فریب اور جادو قرار دیں گے۔ لہذا نبی اکرم ﷺ کو ان لوگوں کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہیں ہونا چاہیے۔

آیت ۱۶ تا ۲۲

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے شاہ کار

اور یقیناً ہم نے بنائے آسمان میں برج	وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا
اور سجاد یا اُسے دیکھنے والوں کے لیے۔	وَزَيِّنَّا لِلنَّظِيرِينَ ﴿۱۶﴾
اور ہم نے محفوظ کر دیا اُسے ہر مردود شیطان سے۔	وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿۱۷﴾
سوائے اُس کے جو چوری چھپے چاہے سننا	إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
تو چیخا کرتا ہے اُس کا ایک روشن انگارہ۔	فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸﴾
اور زمین کہ ہم نے پھیلادیا ہے اُسے	وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا
اور ڈال دیے اس میں بوجھ (یعنی پہاڑ)	وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ

اور ہم نے اکادی اس میں ہر چیز مناسب مقدار میں۔	وَ اُنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ۝۱۱
اور ہم نے پیدا کیے تمہارے لیے اس میں روزی کے سامان	وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ
اور (اُن کے لیے بھی)، تم نہیں ہو جنہیں روزی دینے والے۔	وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِيْنَ ۝۱۲
اور نہیں ہے کوئی چیز مگر ہمارے پاس اُس کے خزانے ہیں	وَ اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ
اور ہم نہیں اتارتے اُسے	وَمَا نُنزِلُهَا
مگر ایک معلوم اندازے سے۔	اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۱۳
اور ہم نے بھیجا ہواؤں کو بار آور بنا کر	وَ اَرْسَلْنَا الرِّيْحَ لَوَاقِحَ
پھر ہم نے نازل کیا آسمان سے پانی	فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
پھر ہم نے پلایا تمہیں وہ	فَاَسْقَيْنَكُمُوْهُ ۝۱۴
اور تم نہیں ہو اُس کا ذخیرہ کرنے والے۔	وَمَا اَنْتُمْ لَهُ بِخٰزِنِيْنَ ۝۱۵

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کئی شاہ کاروں کا ذکر کر رہی ہیں :

i. اللہ تعالیٰ نے آسمان پر ستارے بنائے جن کے ذریعہ دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو سجاوٹ اور رونق بخشی۔ یہی ستارے سرکش جنات کے حوالے سے حفاظتی چوکیاں بھی ہیں۔ اگر کوئی سرکش جن آسمان سے فرشتوں کے حوالے کیے جانے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

والے کسی فیصلے کو سننے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے مار بھگانے کے لیے ان ستاروں سے اُس پر ایک جلتا ہوا انگارہ پھینکا جاتا ہے۔

- ii. زمین کو اللہ تعالیٰ نے پھیلا دیا ہے۔ اُس پر پہاڑوں کی صورت میں بڑے بڑے بوجھ رکھے ہیں تاکہ زمین توازن میں رہے۔ پھر زمین پر ہر شے مخلوقات کی ضروریات کے مطابق پیدا فرمائی ہے۔
- iii. اللہ تعالیٰ نے زمین میں تمام مخلوقات کی گزراوقات کے لیے اسباب پیدا فرمائے ہیں اور اُن مخلوقات کے لیے بھی رزق کا انتظام کیا ہے جنہیں انسان نہ پالتے ہیں اور نہ ہی اُن کی خوراک و ضروریات کی فراہمی کا بندوبست کرتے ہیں۔
- iv. اللہ تعالیٰ کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں لیکن وہ اُسے اتنی ہی مقدار میں پیدا فرماتا ہے جتنی مخلوقات کی ضرورت ہوتی ہے۔
- v. اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو بار آور بنایا یعنی اُن کے دوش پر بادل مختلف علاقوں میں برسنے کے لیے تیرتے ہوئے پہنچتے ہیں۔ پھر ان بادلوں سے اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا اور انسانوں کے لیے پانی کی گردش کا ایسا نظام بنایا جس سے وہ سارا سال تازہ پانی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ سال بھر کی ضروریات کے لیے پانی جمع کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

### آیات ۲۳ تا ۲۵

اللہ جانتا ہے آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے رہنے والوں کو

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ	اور بے شک ہم ہی یقیناً زندہ کرتے اور مارتے ہیں
وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾	اور ہم ہی وارث ہیں۔
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ	اور یقیناً ہم جانتے ہیں آگے بڑھنے والوں کو تم میں سے
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاخْرِينَ ﴿۲۴﴾	اور یقیناً ہم جانتے ہیں پیچھے رہنے والوں کو بھی۔

---



---



---



---



---



---



---



---

اور اے نبی! بے شک آپ کا رب ہی جمع کرے گا انہیں	وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ
بے شک وہ کمالِ حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۵﴾

ج

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور پھر وہی انہیں موت دے گا۔ دنیا میں انہیں جو کچھ بھی ملا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محض عارضی استعمال کے لیے ملا ہے۔ آخر کار وہ ہر چیز کو یوں ہی چھوڑ کر خالی ہاتھ رخصت ہو جائیں گے اور یہ سب چیزیں جوں کی توں اللہ تعالیٰ کے خزانے میں رہ جائیں گی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ انسانوں میں سے کون سے سعادت مند اُس کی بندگی میں آگے بڑھتے ہیں اور کون سے بد نصیب اس سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ آخر کار وہ سب کو زندہ فرمائے گا، وہ سب کے سب میدانِ حشر میں اُس کے سامنے حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔

آیات ۲۶ تا ۳۱

عظمتِ انسان

اور یقیناً ہم نے پیدا کیا انسان کو کھنکھاتے سنے ہوئے گارے سے	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمِإٍ مَسْنُونٍ ﴿۱۶﴾
اور جن، ہم نے پیدا کیا اُسے اس سے پہلے سخت حرارت والی آگ سے۔	وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السُّمُورِ ﴿۱۷﴾
اور اے نبی! جب فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے	وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ
بے شک میں پیدا کرنے والا ہوں ایک انسان کھنکھاتے سنے ہوئے گارے سے۔	إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمِإٍ مَسْنُونٍ ﴿۱۸﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

فَاذْأَسْوَيْتُهُ	توجہ میں ٹھیک کر لوں اُسے
وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي	اور میں پھونک دوں اُس میں اپنی روح سے
فَقَعُوا لَهُ سِجْدِينَ ﴿٣٦﴾	تو تم گر پڑنا اُس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے۔
فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٣٧﴾	تو سجدے میں گر پڑے فرشتے سب کے سب۔
إِلَّا إِبْلِيسَ ۗ	سوائے ابلیس کے
أَبَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٨﴾	اُس نے انکار کیا کہ وہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اُس سے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو سوکھ کر کھنک رہا تھا۔ اس سے قبل جنات کو شعلے کے نظر نہ آنے والے انتہائی حرارت والے حصہ سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں انسان کو بنا سنوار دوں اور اُس میں اپنی روح ڈال دوں تو تم سب اُس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ گویا انسان کی اصل عظمت اس وجہ سے ہے کہ وہ صرف خاکی وجود نہیں رکھتا بلکہ اُس میں روح ربانی بھی ہے۔

ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں

غافل تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے

تمام کے تمام فرشتوں نے انسان کے سامنے سجدہ کیا۔ یہ ہے انسان کی عظمت۔ البتہ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا جو فرشتہ نہیں بلکہ ایک جن تھا۔

آیات ۳۲ تا ۳۵

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تکبر کرنے والے پر

قَالَ يَا ابْلِيسُ مَا لَكَ	فرمایا اللہ نے اے ابلیس! کیا ہے تجھے
-----------------------------	--------------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---



کہ تو نہیں ہوا سجدہ کرنے والوں کے ساتھ۔	أَلَا تَكُونُ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۶﴾
کہا ابلیس نے نہیں ہوں میں ایسا کہ سجدہ کروں کسی انسان کو	قَالَ لَمْ أَكُنْ لَأَسْجُدَ لِبَشَرٍ
تو نے پیدا کیا ہے جسے کھنکھاتے سنے ہوئے گارے سے۔	خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمِئٍ مَسْنُونٍ ﴿۳۷﴾
فرمایا اللہ نے پھر تو نکل جا یہاں سے	قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
پس بے شک تو مردود ہے۔	فَأَنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۸﴾
اور بے شک تجھ پر لعنت ہے بدلے کے دن تک۔	وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۹﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ ابلیس نے انسان کو تکبر کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُس سے انسان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو اُس نے جواب دیا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا جسے سنے ہوئے گارے سے بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! جا میری قربت کے مقام سے دور ہو جا۔ اب تو دھتکارا ہوا ہے اور تجھ پر میری اور میرے بندوں کی لعنت اور پھینکار روزِ قیامت تک پڑتی رہے گی۔ بلاشبہ تکبر ہلاک اور برباد کرنے والا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۴۰

ابلیس کے ناپاک عزائم

کہا ابلیس نے اے میرے رب! پھر مہلت دے مجھے اُس دن تک کہ جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔	قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۴۱﴾
فرمایا اللہ نے پھر بے شک تو ہے مہلت دیے جانے	قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۴۲﴾

---



---



---



---



---



---



---



---

والوں میں سے۔	
مقرر وقت کے دن تک۔	إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾
کہا ابلیس نے اے میرے رب! اس وجہ سے جو تو نے گم راہ کیا ہے مجھے	قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي
میں ضرور مزین کروں گا اُن کے لیے زمین میں (گناہوں کو)	لَأَزِيدَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ
اور میں ضرور گمراہ کروں گا انہیں سب کے سب کو۔	وَأَزِيدُنَّهُمْ أَجْعِلِينَ ﴿۳۹﴾
سوائے تیرے ایسے بندوں کے جو اُن میں سے پنے ہوئے ہیں۔	إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ﴿۴۰﴾

یہ آیات ابلیس کے ناپاک عزائم سے آگاہ کر رہی ہیں۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے روزِ قیامت تک مہلتِ زندگی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے ایک معین وقت تک مہلت دی گئی۔ اُس نے اپنی بربادی کا الزام اللہ تعالیٰ کو دیا اور اپنے اس ناپاک عزم کا اظہار کیا کہ میں دنیا کی عارضی اور گھٹیا لذتوں اور گناہ کے کاموں کو انسانوں کے لیے مزین کروں گا۔ اُن سب کو گم راہ کرنے کی اس طرح کوشش کروں گا کہ وہ زمین میں خلافت کی ذمہ داریوں اور آخرت کی باز پرس کو فراموش کر دیں گے۔ البتہ اے اللہ! تیرے خاص بندے میرے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۴

شیطان اُسے بھٹکاتا ہے جو خود بھٹکنا چاہتا ہے

فرمایا اللہ نے یہ راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے سیدھا۔	قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾
---	--

---



---



---



---



---



---



---



---

بے شک جو میرے بندے ہیں	إِنَّ عِبَادِي
نہیں تیرا اُن پر کوئی زور	لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
مگر وہ جو تیری پیروی کرتے ہیں مگر اہوں میں سے۔	إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۳﴾
اور بے شک جہنم یقیناً وعدے کی جگہ ہے اُن سب کے لیے۔	وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْعَبِيْنَ ﴿۱۴﴾
اُس کے سات دروازے ہیں	لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ
ہر دروازے کے لیے اُن میں سے ایک تقسیم کیا ہوا حصہ ہے۔	لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۱۵﴾

ع

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ میں نے بندوں کو ہدایت کی سیدھی راہ دکھادی ہے۔ جو اس راہ پر چلے گا وہ میرا بندہ شمار ہو گا اور میرے بندوں پر شیطان کا بس نہیں چلے گا۔ شیطان ایسے ہی لوگوں کو گمراہ کرے گا جو وقتی لذتوں کی خاطر خود ہی گمراہ ہونا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ مختلف قسم کے کبیرہ گناہوں کے اعتبار سے جہنم کے سات دروازے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے کتنے بد نصیب کس دروازے سے جہنم میں گریں گے۔

آیات ۳۵ تا ۳۸

اہل جنت کی باہم کدورتیں ختم کر دی جائیں گی

بے شک پر ہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔	إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَعِيُوْنٍ ﴿۱۶﴾
(کہا جائے گا اُن سے) داخل ہو جاؤ ان باغوں میں سلامتی کے ساتھ، بے خوف ہو کر۔	اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور ہم نکال دیں گے جو ان کے سینوں میں ہوگی کوئی کدورت	وَنُزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَيْلٍ
بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔	إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۲۷﴾
نہیں پہنچے گی انہیں اُس جنت میں کوئی تکلیف	لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ
اور نہ وہ اُس سے نکالے جانے والے ہیں۔	وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۲۸﴾

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے جنت کے چشموں کے پاس لطف و سرور کی کیفیت میں ہوں گے۔ اگر دنیا میں ان کے دلوں میں باہم کوئی کدورت پیدا ہوگئی تھی تو ختم کر دی جائے گی۔ وہ بڑی محبت سے بھائیوں کی طرح ٹیک لگا کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوئے محو گفتگو ہوں گے۔ وہ کسی بیماری یا تکلیف میں مبتلا نہیں ہوں گے اور نہ ہی انہیں کوئی مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔ وہ ہمیشہ ہمیش جنت کی راحتوں کے مزے لوٹتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۹ تا ۵۶

اللہ رحم بھی کرتا ہے اور عذاب بھی دیتا ہے

اے نبی! بتا دیجیے میرے بندوں کو	نَبِيِّ عِبَادِي
بے شک میں ہی ہوں بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا۔	إِنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۲۹﴾
اور بے شک میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔	وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۳۰﴾
خبر دیجیے انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کے بارے میں۔	وَنَبِّئُهُمْ عَنِ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿۳۱﴾

جب وہ حاضر ہوئے ابراہیم کی خدمت میں تو کہا سلام	اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا-
فرمایا ابراہیم نے بے شک ہم تم سے ڈرنے والے ہیں۔	قَالَ اِنَّآ مِنْكُمْ وَجَلُونَ ﴿۲۶﴾
کہا مہمانوں نے مت ڈریے	قَالُوا اِلَّا تَوْجَلُ
بے شک ہم بشارت دیتے ہیں آپ کو ایک بہت علم رکھنے والے لڑکے کی۔	اِنَّآ نُبَشِّرُكَ بِغُلْمٍ عَلِيمٍ ﴿۲۷﴾
فرمایا ابراہیم نے کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے اس حال پر کہ آپہنچا مجھے بڑھاپا	قَالَ اَبَشِّرْهُمُوْنِيْ عَلٰى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ
تو کس بات کی تم بشارت دے رہے ہو؟	فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۲۸﴾
کہا مہمانوں نے ہم بشارت دے رہے ہیں آپ کو بالکل سچی	قَالُوا بَشِّرْنَاكَ بِالْحَقِّ
سو آپ نہ ہو جائیں نا امیدوں میں سے۔	فَلَا تَكُنْ مِنَ الْفٰظِمِيْنَ ﴿۲۹﴾
فرمایا ابراہیم نے اور کون نا امید ہوتا ہے اپنے رب کی رحمت سے	قَالَ وَمَنْ يَّقْنِظُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ
سوائے گمراہوں کے۔	اِلَّا الضَّالُّوْنَ ﴿۳۰﴾

ان آیات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو معاف کرنے والا اور ان پر رحم فرمانے والا ہے لیکن نافرمانوں کو دردناک عذاب بھی دینے والا ہے۔ ہم اپنی روش سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بھی بن سکتے ہیں یا اس کے عذاب کو بھی دعوت دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان دونوں شانوں کا مظہر ہے کہ اُس نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ حضرت ابراہیم کو اپنی رحمت کی بشارت ایک بیٹے کی پیدائش کے حوالے سے دی اور پھر اُن ہی فرشتوں کے ذریعہ حضرت لوط کی نافرمان بیوی اور سرکش قوم پر بدترین عذاب نازل

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

فرمایا۔ جب حضرت ابراہیمؑ کو بشارت ملی تو حیرت سے پوچھا کہ بڑھاپے میں میرے ہاں بیٹے کی پیدائش کیسے ممکن ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا کہ ہماری بشارت برحق ہے، آپؑ مایوس نہ ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تو وہی مایوس ہو سکتا ہے جو گمراہ ہو۔

### آیات ۷ تا ۱۰

#### کفارِ مکہ کے ایک مطالبہ کا جواب

پوچھا ابراہیمؑ نے تو کیا مہم ہے تمہاری اے بھیجے جانے والو!؟	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۷﴾
جواب دیا فرشتوں نے بے شک ہم بھیجے گئے ہیں ایک مجرم قوم کی طرف۔	قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۸﴾
سوائے لوٹ کے گھر والوں کے	إِلَّا آلَ لُوطٍ ؕ
بے شک ہم یقیناً بچانے والے ہیں ان سب کو۔	إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۹﴾
سوائے لوٹ کی بیوی کے	إِلَّا امْرَأَتَهُ
ہم نے طے کر دیا ہے کہ بے شک وہ یقیناً ہوگی پیچھے رہنے والوں میں سے۔	قَدَرْنَا لَا إِنهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۱۰﴾

پیچھے

کئی فرشتوں کا انسانی شکل میں آنا غیر معمولی بات تھی۔ ورنہ لڑکے کی بشارت دینے کے لیے تو ایک فرشتہ بھی کافی تھا۔ لہذا حضرت ابراہیمؑ سمجھ گئے تھے کہ یہ فرشتے کسی خاص مہم پر آئے ہیں۔ آپؑ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری آمد کا اصل مقصد کیا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ قوم لوٹ پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ البتہ حضرت لوٹ کی بیوی کے علاوہ ان کے گھر والے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس سورہ مبارکہ کی آیت ۷ میں کفارِ مکہ کا یہ مطالبہ نقل کیا گیا ہے کہ ہمارے سامنے فرشتوں کو لایا جائے۔ اس

---



---



---



---



---



---



---



---

مطالبہ کا مختصر جواب یہ دیا گیا تھا کہ فرشتے تو ہمیشہ حق کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔ یہاں اب دو واقعات کے ذریعہ مطالبہ کا جواب دیا جا رہا ہے۔ کفار مکہ کو بتایا جا رہا ہے کہ ایک حق لے کر فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے تھے اور دوسرا حق لے کر وہ قوم لوطؑ پر پہنچے تھے۔ بتاؤ تمہارے پاس ان میں سے کون سا حق لے کر فرشتے آسکتے ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ والے حق کے لائق تو تم ہو ہی نہیں۔ اب کیا اس حق کے ساتھ فرشتوں کو بلوانا چاہتے ہو جسے لے کر وہ قوم لوطؑ پر نازل ہوئے تھے؟

### آیات ۶۱ تا ۶۶

### فرشتوں کی حضرت لوطؑ کے پاس آمد

پھر جب آئے لوطؑ کے گھر والوں کے پاس بھیجے ہوئے فرشتے۔	فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿۱۱﴾
فرمایا لوطؑ نے بے شک تم اجنبی لوگ ہو۔	قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ﴿۱۲﴾
کہا فرشتوں نے بلکہ ہم لے کر آئے ہیں آپؑ کے پاس وہ عذاب جس میں آپؑ کی قوم کے لوگ شک کیا کرتے تھے۔	قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿۱۳﴾
اور ہم لائے ہیں آپؑ کے پاس یقینی بات (عذاب کی)	وَآتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ ﴿۱۴﴾
اور بے شک ہم واقعی سچے ہیں۔	وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿۱۵﴾
تو لے چلے اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصہ میں	فَأَسْرِبْ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ
اور خود چلے ان کے پیچھے پیچھے	وَاتَّبِعْ أَذْبَارَهُمْ
اور نہ مڑ کر دیکھے تم میں سے کوئی ایک	وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور چلے چلو جہاں جانے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔	وَأَمْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿۱۵﴾
اور ہم نے وحی کیا لوطؑ کی طرف یہ فیصلہ	وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمَرَ
بے شک ان لوگوں کی جڑکاٹ دی جانے والی ہے صبح ہوتے ہی۔	أَنَّ دَابِرَهُمْ هُوَ الْوَاكِعُ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿۱۶﴾

فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس خوب صورت لڑکوں کی صورت میں آئے۔ آپؑ کے لیے یہ بالکل اجنبی مہمان تھے۔ آپؑ کو ان کی آمد سے خطرہ بھی محسوس ہوا کیوں کہ وہ خوب صورت لڑکوں کی صورت میں تھے اور آپؑ کی ہم جنس پرستی کے جرم میں مبتلا قوم انہیں اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے لیے اقدام کر سکتی تھی۔ اس اندیشہ کی وجہ سے خوف زدہ دیکھ کر فرشتوں نے آپؑ کو اصل صورت حال بتادی اور آپؑ کے خوف کو دور کر دیا۔ آپؑ کو یہ بھی بتادیا کہ اس مجرم قوم کے گناہوں کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب صبح کے وقت ان کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ جب رات چھا جائے تو آپؑ اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے نکل جائیں۔ آپؑ سب سے پیچھے رہیں اور آپؑ لوگوں میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ یہ نہ تو تماشا دیکھنے کا وقت ہے اور نہ مجرم قوم کی ہلاکت پر آنسو بہانے کا۔ اگر کوئی فرد پیچھے کھڑا رہ گیا تو ممکن ہے کہ وہ بھی عذاب کی لپیٹ میں آجائے۔

آیات ۶۷ تا ۷۲

قوم لوطؑ کی سرکشی

اور آئے شہر والے اس طرح کہ وہ خوش ہو رہے تھے۔	وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۱۷﴾
فرمایا لوطؑ نے بے شک یہ میرے مہمان ہیں	قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ صِيفِي
سونہ بے آبرو کر دیجھے۔	فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿۱۸﴾
اور ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے۔	وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزَوْنَ ﴿۱۹﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



کہنے لگے اور کیا نہیں منع کیا ہم نے تمہیں تمام جہان والوں (کی حمایت) سے۔	قَالُوا أَوْ كَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿۱۵﴾
فرمایا لوٹنے یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں	قَالَ هُوَ لَأَكْبَرُ بَنِيَّ
(کرو نکاح) اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ﴿۱۶﴾
اے نبی! قسم ہے آپ کی جان کی	لَعَنُوكَ
بلاشبہ وہ واقعی اپنی مستی میں بھٹک رہے تھے۔	إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْبَهُونَ ﴿۱۷﴾

ہم جنس پرستی کے خبیث جرم کی عادی قوم لوٹ کو جب خبر ملی کہ حضرت لوٹ کے گھر پر خوب صورت لڑکوں کی صورت میں مہمان آئے ہیں تو وہ دیوانہ وار حضرت لوٹ کے گھر کی طرف دوڑتی ہوئی آئی۔ قوم کے لوگ حضرت لوٹ سے لڑکوں کو حوالے کرنے کا مطالبہ کرنے لگے تاکہ وہ انہیں اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکیں۔ بستی کے ایک شخص کے ہاں چند خوب صورت مہمانوں کا آنا، اُس کے گھر پر اوباشوں کا ایک ہجوم امنڈ آنا اور اعلانیہ مطالبہ کرنا کہ بدکاری کے لیے مہمان ہمارے حوالے کر دو، ظاہر کر رہا ہے کہ اُس قوم کی بد اعمالی کس حد کو پہنچ چکی تھی۔ حضرت لوٹ نے قوم کو سمجھایا کہ قوم کی بیٹیوں سے نکاح کر کے جائز طریقہ پر جنسی خواہش کی تسکین کر لو۔ بد قسمت قوم نے حضرت لوٹ کی بات کو حقارت سے رد کر دیا۔ افسوس! ایک طرف قوم کی اخلاقی حس مر چکی تھی اور وہ علی الاعلان بدکاری کرتے ہوئے کوئی شرم محسوس نہیں کرتی تھی۔ دوسری طرف پوری آبادی میں کوئی ایسا عنصر باقی نہ رہا تھا جو ان حرکات کے خلاف آواز اٹھاتا۔ واقعی ایسے لوگ دردناک عذاب کے مستحق تھے۔

آیات ۱۳ تا ۱۷

قوم لوٹ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

پھر پکڑ لیا انہیں ایک ہول ناک چیخ نے سورج نکلنے

فَاخَذَتْهُمْ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿۱۸﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ہی۔	
تو ہم نے کر دیا بستی کے اوپر کے حصے کو اُس کے نیچے کا حصہ	فَجَعَلْنَا عَلَيْهَا سَافِلَهَا
اور ہم نے برسائے اُن پر کنکر پکی ہوئی مٹی کے۔	وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ ﴿۳۷﴾
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں علامات سے حقائق سمجھنے والوں کے لیے۔	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۳۸﴾
اور بے شک یہ بستی ایک آباد راستے پر ہے۔	وَ اِنَّهَا لِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۳۹﴾
بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے مومنوں کے لیے۔	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۰﴾

جب قوم لوط پر عذاب کا وقت آیا تو حضرت لوط اپنے مومن گھر والوں کے ساتھ بستی سے نکل گئے۔ صبح کے وقت ایک زوردار دھماکے کے ساتھ اُس بستی کو الٹ دیا گیا۔ پھر بستی والوں پر صحراء میں دھوپ کی تمازت سے پک جانے والی مٹی کی کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔ بدکار قوم کا ہر فرد ہلاک کر دیا گیا۔ مکہ والوں کو یاد دہانی کرائی گئی کہ قوم لوط کی تباہ شدہ بستی اُس سیدھی شاہراہ پر ہے جو مکہ سے شام کی طرف جاتی ہے۔ دورانِ سفر اس بستی کے کھنڈرات دیکھو اور اس بستی کی بربادی سے عبرت حاصل کرو۔

آیات ۷۸ تا ۷۹

قومِ شعیب کا انجام

اور بے شک تھے جنگل والے بھی یقیناً ظالم۔	وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاٰيٰتِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾
تو ہم نے انتقام لیا اُن سے	فَاَنْتَقَمْنَا مِنْهُمُ ۙ
اور بے شک یہ دونوں بستیاں یقیناً کھلی شاہراہ پر ہیں۔	وَ اِنَّهُمَا لَبِاٰمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۲﴾

وقف لازم

وَع

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ان آیات میں جنگل والوں کا ذکر ہے۔ یہ قوم مدین کے علاقہ کے پاس آباد تھی۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اصحابِ مدین اور جنگل والے الگ الگ قومیں تھیں اور ان دونوں کی طرف حضرت شعیبؑ کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ دونوں ایک ہی قوم کے نام ہیں۔ یہ ایک ہی قوم کے دو نام ہوں یاد والگ الگ قومیں ہوں، جرائم اُن کے مشترک تھے۔ وہ شرک، تجارتی بددیانتی یعنی ناپ تول میں کمی اور راستوں پر لوٹ مار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ظالم قرار دیا، اُن سے انتقام لیا اور انہیں برباد کر دیا۔ اس قوم کی آبادی کے کھنڈرات اور قوم لوطؑ کی تباہ شدہ بستی اُس سیدھی شاہراہ پر ہیں جو مکہ سے شام کی طرف جاتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ مکہ والوں کو ان کے پاس سے گزرتے ہوئے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

### آیات ۸۰ تا ۸۴

#### قومِ ثمود کی تباہی

اور یقیناً جھٹلایا حجر والوں نے رسولوں کو۔	وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۸۰﴾
اور ہم نے دیں انہیں اپنی نشانیاں	وَأَتَيْنَهُمْ آيَاتِنَا
تو وہ تھے اُن سے رخ پھیرنے والے۔	فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۸۱﴾
اور وہ تراشا کرتے تھے پہاڑوں سے گھر بے خوف ہو کر۔	وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿۸۲﴾
پھر پکڑ لیا انہیں ایک ہولناک چیخ نے صبح ہوتے ہی۔	فَاخَذَتْهُمْ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿۸۳﴾
پھر کام نہ آیا اُن کے وہ سب جو وہ کمایا کرتے تھے۔	فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۴﴾

یہ آیات اصحابِ حجر یعنی قومِ ثمود کی ناشکری اور پھر تباہی کی داستان بیان کر رہی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا تھا اور خاص طور پر ایسی ٹیکنالوجی دی تھی کہ وہ بڑے آرام سے پہاڑوں کو تراش تراش کر کشادہ اور آرام دہ گھر بناتے تھے۔ بد قسمتی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کے احسانات کی ناقدری کی اور اُس کے رسولوں کو جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک زلزلہ کے ذریعہ اس قوم کو ملیامیٹ کر دیا۔ اُن کے بنائے ہوئے مضبوط گھر اُن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے۔

## آیات ۸۵ تا ۸۸

## نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب

اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور اُسے جو ان دونوں کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ
اور بے شک قیامت یقیناً آنے والی ہے	وَأَنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ
پس اے نبی! آپ در گزر کیجیے، خوب صورت در گزر۔	فَاَصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَبِيلَ ﴿۸۵﴾
بے شک آپ کا رب ہی خوب پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۶﴾
اور یقیناً ہم نے دے رکھی ہیں آپ کو سات بار بار دہرائی جانے والی آیات	وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي
اور بہت عظمت والا قرآن۔	وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿۸۷﴾
آپ ہر گز نہ اٹھائیں اپنی آنکھیں اُس (مال و اسباب) کی طرف ہم نے فائدہ پہنچایا ہے جس سے مختلف طبقات کو ان میں سے	لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
اور نہ افسوس کریں اُن پر	وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۸﴾ اور جھکا دیں اپنا بازو مومنوں کے لیے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے دل جوئی اور تسکین کا مضمون ہے۔ ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے بامقصد بنائی ہے۔ دنیا کی زندگی کا بھی ایک مقصد ہے اور وہ ہے امتحان۔ اس امتحان کا نتیجہ آخرت میں ظاہر ہوگا لہذا آخرت ضرور آئے گی۔ آپ ﷺ کافروں کے ظلم و ستم کو صبر جمیل سے برداشت کریں۔ آخرت میں آپ ﷺ کو بھرپور اجر اور کافروں کو بدترین سزا مل کر رہے گی۔ آپ ﷺ کا رب خالق ہے اور وہ مخلوق کے ہر حال اور کیفیت سے واقف ہے۔ آپ ﷺ کس کرب سے گزر رہے ہیں اور آپ ﷺ کے دل پر کیا بیت رہی ہے اُسے سب علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سورہ فاتحہ کی سات مبارک آیات عطا کی ہیں جو بار بار دہرانے، اللہ سے لو لگانے اور تسکین کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ یہ سات آیات اپنے مقام و مرتبہ میں قرآن عظیم ہیں یعنی قرآن کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ اس دولت کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کافروں کو ملنے والے فانی اور گھٹیا مال و اسباب سے مرعوب نہ ہوں۔ نہ ہی ان کے برے انجام کی فکر کر کے غمگیں ہوں۔ آپ ﷺ کی توجہ اور عنایات کا رخ اپنے مخلص ساتھیوں کی تعلیم و تربیت اور حوصلہ افزائی کی طرف رہے۔

آیات ۸۹ تا ۹۳

حق کے بارے میں زور دار تشبیہ

اور اے نبی! فرمادے تجھے بے شک میں تو صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔	وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿۱۹﴾
جیسے ہم نے نازل کیا ہے ان تقسیم کرنے والوں پر۔	كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿۲۰﴾
جنہوں نے کر دیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے۔	الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿۲۱﴾
پس قسم ہے آپ کے رب کی ہم ضرور پوچھیں گے ان سب سے۔	فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْعِبِينَ ﴿۲۲﴾

۱۵

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾	اُس کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔
---------------------------------	-------------------------------------

نبی اکرم ﷺ کو ان آیات میں تلقین کی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ اعلان فرمادیں کہ میں تمہیں واضح طور پر حق کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں۔ پورا حق قبول کرو گے تو جنت حاصل کرو گے ورنہ جہنم کے ہولناک عذاب سے دوچار ہو گے۔ مشرکین مکہ پورے کا پورا حق قبول کرنے کو تیار نہیں تھے۔ وہ قرآن کریم کے حصے بخرے کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ذکر انہیں قبول تھا لیکن معبودانِ باطل کی نفی کے مضامین کو قرآن سے علاحدہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس قرآن کی جگہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس قرآن کو ان کی خواہشات کے مطابق کمی بیشی کر کے بدل دیں۔ انہیں خبردار کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس روش کی باز پرس کر کے رہے گا۔ بد قسمتی سے آج ہماری اکثریت بھی عملی اعتبار سے قرآن حکیم کے حصے بخرے کر رہی ہے۔ ہم قرآن حکیم کے کچھ احکام پر عمل کرتے ہیں اور کچھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نہیں اپنی خواہش نفس کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۳ تا ۹۹

### علی الاعلان تبلیغ کا حکم

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ	پس اے نبی! علی الاعلان سنائیے وہ جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے
وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿۹۳﴾	اور رخ پھیر لیجئے مشرکوں سے۔
إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿۹۴﴾	بے شک ہم کافی ہیں آپ کے لیے مذاق اڑانے والوں کے مقابلہ میں۔
الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ	جو بناتے ہیں اللہ کے ساتھ دوسرا معبود

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

سو عنقریب وہ جان لیں گے۔	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۵﴾
اور یقیناً ہم جانتے ہیں بے شک تنگ ہوتا ہے آپ کا سینہ اُس سے جو وہ کہتے ہیں۔	وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرَكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿۱۶﴾
پس تسبیح کیجیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
اور ہو جائیے سجدہ کرنے والوں میں سے۔	وَ كُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿۱۷﴾
اور عبادت کیجیے اپنے رب کی	وَاعْبُدْ رَبَّكَ
یہاں تک کہ آجائے آپ کے پاس یقینی بات (یعنی موت)۔	حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿۱۸﴾

پ

نبی اکرم ﷺ ابتدائی کی دور میں ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ ان آیات میں حکم دیا گیا کہ اب آپ ﷺ علی الاعلان لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت پیش کریں۔ مذاق اڑانے والے مشرکین کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی اُن سے نمٹ لے گا۔ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان مخالفین کے طنز آپ ﷺ کے مبارک سینہ میں تیر کی طرح پوسٹ ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ برداشت کیجیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور اُس کی بارگاہ میں سجدوں کے ذریعہ دل کو سکون دیجیے۔ یہ وظائف آپ ﷺ کا حوصلہ بڑھائیں گے اور صبر و استقامت کا ذریعہ بنیں گے۔ دعوتِ دین کے سلسلہ میں پیش آنے والی آزمائشوں اور مخالفتوں کے مقابلے کی قوت پیدا کریں گے۔ ان وظائف کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ اپنے رب کی بندگی پر زندگی کے آخری سانس تک کاربند رہیے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



سُورَةُ التَّحَاكِمِ مَكِّيَّةٌ

أَيَّاتُهَا ١٣٨ رُكُوعَاتُهَا ١٦



## سورة النحل

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱۸۵۱ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۶۳ تا ۶۹ مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۸۳ تا ۶۵ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۸۹ تا ۸۳ ایمان بالآخرت
- آیات ۱۰۰ تا ۹۰ اہم ہدایات ربانی
- آیات ۱۱۳ تا ۱۰۱ مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۱۱۹ تا ۱۱۳ حلال و حرام کی بحث
- آیات ۱۲۳ تا ۱۲۰ عظمتِ ابراہیمؑ
- آیات ۱۲۸ تا ۱۲۵ صبر و استقامت کی تلقین

## آیات ۲ تا ۳

مشرکین کے لیے دو ٹوک اعلان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آئی ہے اللہ کا حکم سو جلدی نہ کرو اس کی	اِنِّیْ اَمْرٌ لِّلّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۗ
وہ پاک اور برتر ہے ان سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔	سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرٰکُوْنَ ۝۱
وہ نازل کرتا ہے فرشتوں کو روح (وحی) کے ساتھ	یُنزِلُ الْمَلٰٓئِکَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے	مِنْ عِبَادِهِ
کہ خبردار کر دو بے شک نہیں کوئی معبود سوائے میرے	أَنْ أُنذِرُوكَ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا
سو بچو میری نافرمانی سے۔	فَاتَّقُونِ ①

اس سورہ مبارکہ کا آغاز جلالی اسلوب میں مشرکین مکہ کے لیے ایک وعید کے ساتھ ہوا ہے۔ انہیں خبردار کر دیا گیا کہ تم جس عذاب کے حوالے سے جلدی کر رہے ہو وہ اب آنے والا ہے۔ یہ دراصل بدر کے معرکہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ سورہ مبارکہ مکی دور کے بالکل آخر میں نازل ہوئی اور مدنی دور کے دوسرے ہی سال معرکہ بدر ہوا۔ ان آیات میں مزید ارشاد ہوا کہ قرآن حکیم اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ خیر اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔

## آیات ۳ تا ۴

## اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے عظیم شاہ کار

اُس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ	خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ
وہ برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔	تَعْلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①
اُس نے پیدا کیا انسان کو نطفے سے	خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ
تو جب ہی وہ کھلا جھگڑا لو ہے۔	فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ②

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے تمام آسمانوں اور زمین کو با مقصد۔ کائنات کا با مقصد ہونا اور مختلف مظاہر قدرت کی تاثیروں میں ہم آہنگی گواہی دے رہی ہے کہ خالق کائنات کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ انسان کی تخلیق گندے پانی کی بوند سے ہوئی ہے لیکن انسان اپنے آغاز کو بھول گیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے حوالے سے بہت زیادہ ہی اعتراضات کرتا ہے۔ بڑھ بڑھ کر

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

باتیں کرنے سے پہلے اُسے چاہیے کہ غور کرے کہ اُس کی ابتدا کس شکل میں تھی، کس جگہ اُس نے ابتدا کی پرورش پائی، پھر کس طرح دنیا میں آیا، پھر کن مرحلوں سے گزرتا ہوا وہ اپنی عمر کے موجودہ دور کو پہنچا ہے۔ وہ اپنی اوقات اور بے بسی پر غور کرے گا تب اُسے اپنے خالق کی عظیم قدرت کا اندازہ ہوگا۔

### آیات ۹ تا ۵

## چوپائے اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہیں!

اور چوپائے، اللہ نے پیدا کیا انہیں	وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۝
تمہارے لیے اُن میں حرارت حاصل کرنے کا سامان ہے	لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ
اور کئی فولدہ ہیں	وَمَنْفَعٌ
اور اُن میں سے بعض تم کھاتے ہو۔	وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝
اور تمہارے لیے اُن میں ایک شان ہے	وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ
جب تم شام کو چرا کر لاتے ہو	حِينَ تَرْجِعُونَ
اور جب صبح چرانے لے جاتے ہو۔	وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝
اور وہ اٹھا کر لے جاتے ہیں تمہارے بوجھ اُس شہر تک،	وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ
نہیں تھے تم پہنچنے والے جہاں مگر جانوں کی مشقت سے	لَمْ تَكُونُوا بِالْغَيْبِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ۝
بے شک تمہارا رب یقیناً نرمی کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَوْفٌ رَّحِيمٌ ۝

اور اُس نے پیدا کیے گھوڑے اور خچر اور گدھے	وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ
تاکہ تم سواری کرو اُن پر اور (وہ تمہارے لیے) زینت ہیں	لِتَرْكَبُوها وَزِينَةً ۱
اور وہ پیدا فرمائے گا ایسی سواریاں جو تم نہیں جانتے۔	وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۲
اور اللہ ہی پر جانپختا ہے سیدھا راستہ	وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ
اور اُس میں سے کچھ ٹیڑھے راستے ہیں	وَمِنْهَا جَائِرٌ ۳
اور اگر وہ چاہتا ہے تو ضرور ہدایت دے دیتا تم سب کو۔	وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۴

یہ آیات جو پاپوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر مندرجہ ذیل احسانات بیان کر رہی ہیں :

- i. جو پاپوں کی کھال میں انسان کے لیے سرد موسم کی شدت سے بچنے کے لیے حرارت حاصل کرنے کی خصوصیات ہیں۔ ان سے گرم لباس اور کپل وغیرہ بنتے ہیں۔
- ii. جو پاپوں میں سے جو حلال ہیں اُن کی کھال، ہڈیاں، چربی اور کھاد انسان کے لیے فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔
- iii. حلال جانوروں کا گوشت انسان کے لیے بہترین اور لذیذ خوراک ہے۔
- iv. مال مویشی رکھنے والے صبح کے وقت جب جانوروں کو چرانے لے جاتے ہیں اور جب شام کو واپس لاتے ہیں تو اُن کے لیے اس میں ایک بڑی شان و شوکت کا پہلو ہوتا ہے۔
- v. جانوروں میں سے جو بار بردار ہیں وہ انسانوں کا ساز و سامان دور دراز اور بلند مقامات تک لے جاتے ہیں۔ اُن کے بغیر یہ کام انسان کے لیے بڑا مشقت والا ہوتا۔
- vi. گھوڑے، خچر اور گدھے انسان کی سواری کے کام آتے ہیں اور اُن سے انسان کی شان و شوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

vii. مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا وہ سواریاں جن کو نزول قرآن کے وقت مخاطبین نہیں جانتے تھے۔ اس میں وہ تمام نو ایجاد سواریاں یعنی ریل، موٹر گاڑیاں، بسیں، ہوائی جہاز وغیرہ جو اب تک ایجاد ہو چکے ہیں شامل ہیں۔ اسی طرح وہ تمام سواریاں بھی اس میں داخل ہیں جو آئندہ زمانے میں ایجاد ہوں گی۔

ان نعمتوں کے احساس سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لیے شکر کے جذبات ابھرنے چاہئیں لیکن انسانوں کی اکثریت ناشکری اور احسان فراموشی کی روش اختیار کرتی ہے۔ پھر مادی احسانات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان روحانی ہے۔ یعنی اس نے وحی اور انبیاء کے ذریعہ ہمیں سیدھا راستہ بھی دکھا دیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی سیدھی راہ پر نہیں آتا تو یہ اس کی بد بختی ہے، اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی ہدایت نہیں دے گا۔

### آیات ۱۰ تا ۱۱

### پانی کی برکات

وہی ہے اللہ جس نے نازل کیا آسمان سے پانی	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
تمہارے لیے اس میں سے کچھ پینے کے لیے ہے	لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ
اور اسی سے وہ سبزہ اگتا ہے جس میں تم (جانور) چراتے ہو۔	وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿۱۰﴾
وہ اگاتا ہے تمہارے لیے اس کے ذریعے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور	يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ
اور ہر طرح کے پھل	وَمِنْ كُلِّ الشَّرَائِبِ ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے ان کے لیے جو غورو فکر کرتے ہیں	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۱﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ان آیات میں پانی کی تین برکات کا بیان ہے :

i. پانی انسان کی پیاس بجھاتا ہے اور اُس کی کئی جسمانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

ii. پانی کے ذریعہ وہ چارہ، گھاس اور پتے پیدا ہوتے ہیں جو جانوروں کے لیے خوراک بنتے ہیں۔

iii. پانی کے ذریعہ ہر طرح کی کھیتی، زیتون، کھجوریں، انگور، کئی قسم کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں۔

بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لیے پانی کی برکات، زمین کی پانی جذب کر کے نباتات اگانے کی صلاحیت، بیج کے پھٹنے، اُس میں سے درخت کے نکلنے، درخت پر پھول، پھل اور سبزیوں کے لگنے میں اللہ تعالیٰ جیسے "عظیم خالق کی معرفت حاصل کرنے کے لیے حیرت انگیز نشانی ہے۔

### آیت ۱۲

جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

اور اللہ نے کام میں لگا دیا تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو	وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۗ
اور ستارے بھی کام میں لگا دیے گئے ہیں اُس کے حکم سے	وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو سمجھتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۱۲﴾

اس آیت میں قدرت کے پانچ مظاہر بیان ہوئے ہیں جو سب کے سب انسان کی خدمت کے لیے ہیں۔ رات آرام کے لیے ہے۔ دن بھاگ دوڑ اور کام کاج کے لیے ہے۔ سورج، روشنی، حرارت، توانائی کی فراہمی، دن اور سال کا حساب لگانے اور دیگر کئی خدمات انجام لانے کا ذریعہ ہے۔ چاند رات میں روشنی اور مہینوں کا حساب فراہم کرتا ہے۔ ستارے سمتوں کے تعین کے لیے کارآمد ہیں۔ اس آیت میں بیان شدہ مظاہر قدرت انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمتیں ہیں جو بغیر کسی محنت کے خود بہ خود

---



---



---



---



---



---



---



---

حاصل ہوتی ہیں۔ نباتات اور درختوں کے اگانے میں تو بظاہر کچھ نہ کچھ انسانی عمل کا بھی دخل تھا، یہاں ایسا نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ جہان انسانوں کے لیے بنایا ہے اور اس میں اپنی نعمتوں کا دسترخوان بچھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیت ۱۳

## کائنات کی زینت رنگارنگی سے ہے

اور جو کچھ اللہ نے پھیلادیا تمہارے لیے زمین میں	وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ
مختلف ہیں اُس کے رنگ	مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۱۳﴾

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اس جہان میں پیدا فرمایا، اُس کے رنگ مختلف ہیں۔ اس رنگارنگی ہی سے کائنات میں رونق اور خوب صورتی ہے۔ بقول شاعر

گلابے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

گویا اللہ تعالیٰ نے محض انسان کی ضروریات کو ہی ملحوظ نہیں رکھا بلکہ اُس کے ذوق جمال کی بھی تسکین فرمائی ہے۔ پھولوں، پتوں، سبزیوں، پھلوں، مشروبات، پہاڑوں، مچھلیوں، کیڑوں، پرندوں، جانوروں، انسانوں غرض مختلف مخلوقات کو طرح طرح کے رنگوں سے سجا کر کائنات کو دلکش رونق بخشی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت میں حقائق کی یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لیے نشانی ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۱۳

## انسانوں کے لیے سمندر کی برکات

اور وہی ہے اللہ جس نے خدمت میں لگا دیا سمندر کو	وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ
تاکہ تم کھاؤ اس میں سے تازہ گوشت	لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا
اور نکالو اس سے سامانِ زینت، تم پہننے ہو جسے	وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا
اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو پانی چیرتی چلی جانے والی ہیں سمندر میں	وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرًا فِيهِ
اور تاکہ تم تلاش کرو اللہ کے فضل میں سے	وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
اور تاکہ تم شکر کرو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۳﴾

یہ آیت سمندر سے حاصل ہونے والی برکات بیان کر رہی ہے۔ اس نعمت سے انسانوں کے لیے مچھلیوں کی صورت میں تازہ اور صحت افزا گوشت حاصل ہوتا ہے۔ حیرت ہے کہ سمندر کا پانی تو کڑوا ہوتا ہے لیکن مچھلی کا گوشت انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔ پھر سمندروں میں وہ صدف، موتی اور مونگے پیدا ہوتے ہیں جنہیں انسان بطور زیورات استعمال کرتا ہے۔ سمندر ہی میں وہ کشتیاں اور جہاز چلتے ہیں جن سے بڑے پیمانے پر تجارتی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ٹھاٹھیں مارتے، تلاطم خیز موجیں اٹھاتے وسیع و مہیب سمندر کو اپنے مخصوص قوانین کا پابند بنا دیا۔ ورنہ انسان اس سے کبھی بھی اوپر بیان کیے گئی فوائد حاصل نہ کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احسانات کا دل، زبان اور پورے وجود سے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



## آیات ۱۵ تا ۱۶

## زمین پر مظاہر قدرت

اور اُس نے ڈال دیے زمین میں بوجھ (یعنی پہاڑ) کہ وہ ہلاتی نہ رہے تمہیں	وَ اَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوٰسِیَ اَنْ تَیْبِدَ بِكُمْ
اور نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم رہنمائی حاصل کرو (اپنی منزل کی)۔	وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
اور راستوں میں نشانات بنائے	وَ عَلِمْتَ ۗ
اور ستاروں سے وہ لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں۔	وَ بِاللَّجُجِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

زمین پر اللہ تعالیٰ نے انتہائی وزنی پہاڑ رکھ دیے ہیں تاکہ زمین توازن میں رہے۔ اسی زمین میں اللہ تعالیٰ نے نہریں جاری کر دی ہیں تاکہ انسان کو ذاتی استعمال اور زراعت کے لیے پانی میسر آسکے۔ زمین پر قدرتی راستے اور نشانات یعنی ندی، نالے ٹیلے، گھاٹیاں بنادیں ہیں تاکہ منزلوں پر پہنچنے میں سہولت ہو۔ ان نشانات کی قدر انسان کو اُس وقت سمجھ میں آتی ہے جب وہ صحراء یا سمندر میں سفر کرتا ہے جہاں کوئی نشانِ راہ نہیں ہوتا۔ البتہ سفر خشکی کا ہو یا سمندر کا، دورانِ سفر ستوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ستارے پیدا کیے ہیں جن کی مدد سے انسان اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ قابلِ غور بات ہے کہ جس رب کریم نے انسان کی مادی زندگی میں رہنمائی کے لیے یہ کچھ انتظامات کیے ہیں، کیا وہ اخلاقی زندگی میں انسان کو بھٹکتا چھوڑ دے گا؟ مادی زندگی میں بھٹک جانے کا بڑے سے بڑا نقصان بھی اخلاقی زندگی میں بھٹکنے کے نقصان سے تو انتہائی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت سے ملنے والی روحانی و اخلاقی رہنمائی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۷ تا ۱۹

## خالق کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟	أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۚ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۷﴾
اور اگر تم شمار کرنا چاہو اللہ کی نعمتوں کو تو شمار نہیں کر سکو گے انہیں	وَأِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۚ
بے شک اللہ یقیناً بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۸﴾
اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔	وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ نے تو کائنات میں بے شمار مظاہر تخلیق کیے ہیں جن میں سے ہر ایک اُس کی قدرت کا انوکھا شاہکار ہے۔ اُس کے سوا کسی اور نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ تو کیا کوئی اور اللہ تعالیٰ کے برابر ہو سکتا ہے؟ غور تو کرو! پھر اُس عظیم خالق کے اپنی مخلوق پر اتنے احسانات ہیں کہ جن کا شمار ہی ممکن نہیں۔ افسوس یہ ہے کہ اکثر انسان اُس کے احسانات کو جانتے ہیں لیکن پھر بھی شکر ادا نہیں کرتے۔ اس کے برعکس لاچار و بے بس مخلوق کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اُس کی نعمتوں سے ملنے والی توانائی کو اُس کی نافرمانی میں صرف کرتے ہیں۔ یہ اُس کی حلیمی، رحیمی اور غفوری ہے کہ وہ پھر بھی درگزر کیے چلا جاتا ہے۔ البتہ اُسے خوب معلوم ہے کہ کون کیا ظاہر کر رہا ہے اور کیا چھپا رہا ہے؟ ناشکری کرنے والے باز نہ آئے تو پھر برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲۰ تا ۲۳

اپنے جیسے انسانوں کو معبود نہ بناؤ

اور وہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا	وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
وہ نہیں پیدا کرتے کچھ بھی	لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا
اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔	وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۲۰﴾
مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں	أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۚ
اور وہ نہیں جانتے کہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟	وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۲۱﴾
تمہارا معبود ہے ایک ہی معبود	إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ
تو وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر	فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
اُن کے دل انکاری ہیں	قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ
اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔	وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿۲۲﴾
اس میں کوئی شک نہیں کہ بلاشبہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں	لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ
بے شک وہ پسند نہیں کرتا تکبر کرنے والوں کو۔	إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿۲۳﴾

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ جن نیک انسانوں کو اُن کے مرنے کے بعد لوگ پکارتے ہیں اور اُن سے دعائیں کرتے ہیں انہوں نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ بلکہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کی مخلوق تھے۔ مرنے کے بعد انہیں اپنی قبروں میں یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کب دوبارہ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

زندہ کیے جائیں گے؟ جو لوگ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کے لیے تیاری نہیں کر رہے وہی اپنے جرائم کی سزا سے بچنے کے لیے بزرگانِ دین کا سہارا لیتے ہیں تاکہ اُن کی سفارش کے ذریعہ خود کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ کر لیں۔ ایسے لوگ آج تکبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام کو پامال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ کیا ظاہر کرتے ہیں اور کیا چھپاتے ہیں؟ اُن کا انجام برا ہے۔

## آیات ۲۴ تا ۲۵

گمراہی پھیلا ناگناہِ جارِ یہ ہے

اور جب بھی اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا نازل فرمایا ہے تمہارے رب نے؟	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ
وہ کہتے ہیں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔	قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
تاکہ وہ اٹھائیں اپنے پورے بوجھ قیامت کے دن	لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور اُن کے بوجھ میں سے بھی، وہ گمراہ کرتے رہے جنہیں بغیر علم کے	وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يَضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
خبردار برا ہے جو وہ بوجھ اٹھا رہے ہیں۔	الْأَسَاءَ مَا يَزُرُونَ

ع

مشرکین مکہ سے جب بھی دوسرے علاقوں کے لوگ سوال کرتے کہ حضرت محمد ﷺ پر کیا نازل ہو رہا ہے؟ وہ کہتے تھے کہ کچھ بھی نہیں بس گذشتہ قوموں کے قصے اور کہانیاں! ایسی گمراہی پھیلا کر وہ خود بھی گناہ سمیٹ رہے تھے اور جن کو گمراہ کر رہے ہیں اُن کا وبال بھی اپنے سر لے رہے تھے۔ بلاشبہ بہت برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ روزِ قیامت اُنہیں گمراہ ہونے کے ساتھ ساتھ گمراہ کرنے کی بھی سزا ملے گی۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۲۶ تا ۲۷

اللہ تعالیٰ کا ایسا عذاب جس کا گمان تک نہ تھا

یقیناً سازشیں کیں اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے	قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
تو آیا اللہ اُن کی عمارت پر بنیادوں سے	فَأَنَّىٰ اللَّهُ بُنِيَٰ لَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ
تو گر پڑی اُن پر چھت اُن کے اوپر سے	فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ
اور آیا اُن پر عذاب وہاں سے جہاں سے انہیں خبر تک نہ تھی۔	وَ أَتَاهُمْ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾
پھر قیامت کے دن وہ رسوا کرے گا انہیں	ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ
اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک تم جھگڑا کیا کرتے تھے جن کے بارے میں؟	وَيَقُولُ اَيْنَ شُرَكَاءِى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقِقُونَ فِيهِمْ ۗ
کہیں گے وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا	قَالَ الَّذِينَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
بے شک ساری رسوائی آج کے دن اور ساری برائی کافروں پر ہے۔	اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٢٧﴾

ماضی میں کئی قوموں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے خلاف مکر و فریب اور سازشیں کیں۔ ان مجرموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسی صورت میں آیا کہ انہیں گمان تک نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی عمارت کی وہ مضبوط بنیادیں بنادیں جن پر انہیں بڑا اعتماد تھا۔ پھر وہ چھتیں جنہیں سایہ فراہم کرنے کیے لیے بنایا تھا اُن پر گر گئیں اور اُن کی بربادی کا سبب بن گئیں۔ یہ دنیا کا عذاب تھا۔ روز قیامت

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا اور پوچھے گا کہ کہاں ہے تمہارے بناوٹی معبود؟ جب وہ جواب نہ دے سکیں گے تو علم حقیقت رکھنے والے پکارا ٹھہیں گے کہ آج کے دن اصل رسوائی اور لعنت حق کے دشمنوں پر چھائی ہوئی ہے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

ایسے لوگ کہ جانیں نکالتے ہیں جن کی فرشتے، اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے اپنی جانوں پر	الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ
تو وہ اظہار کرتے ہیں عاجزی کا کہ ہم نہیں کیا کرتے تھے کوئی برائی	فَالْقَوْمُ الْسَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ
کیوں نہیں! یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو تم کیا کرتے تھے۔	بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾
پس داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں	فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
ہمیشہ رہنے والے ہو اُس میں	خَالِدِينَ فِيهَا
تو یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔	فَلَيْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۲۹﴾

ان آیات میں نافرمانوں پر موت کی سختیوں کا ذکر ہے۔ وہ موت کے وقت جان نکالنے والے فرشتوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے تھے؟ اب داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں۔ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ سرکشی اور برائی کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانا ہے۔ ان بد نصیبوں کو نہ صرف موت کی اذیت ناک سختی برداشت کرنی پڑتی ہے بلکہ موت کے فوراً بعد جہنم کے ایک گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفرة النار (سنن ترمذی، باب صفۃ القیامتہ)

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

”قبر آدمی کے لیے جنت کے باغوں میں سے، ایک باغ بنتی ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔“

آیات ۳۰ تا ۳۱

سب سے بڑی خیر اللہ کی کتاب قرآن کریم

اور جب پوچھا گیا اُن لوگوں سے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی	وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا
کیا نازل فرمایا ہے تمہارے رب نے؟	مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۗ
اُنہوں نے کہا بہترین بات	قَالُوا خَيْرًا ۗ
اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے نیکی کی	لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
اس دنیا میں بڑی بھلائی ہے	فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ
اور یقیناً آخرت کا گھر بہتر ہے	وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۗ
اور یقیناً بہت اچھا ہے پرہیزگاروں کا گھر۔	وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۗ
ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، وہ داخل ہوں گے جن میں	جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا
بہتی ہوں گی اُن کے نیچے سے نہریں	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اُن کے لیے ہوگا وہاں جو وہ چاہیں گے	لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۗ
اسی طرح بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو۔	كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۗ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پرہیزگاروں سے دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی بھلائی نازل کی ہے۔ یہ ایک ایسا کلام ہے جس کی پیروی سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں اور سعادتیں حاصل ہوں گی۔ ایسے خوش نصیب جو اللہ تعالیٰ کے کلام کی پورے خلوص کے ساتھ پیروی کرتے ہیں، ان کے لیے دنیا میں سکون و راحت کی زندگی ہے اور آخرت میں ہمیشہ ہمیش کی جنت ہے۔ وہاں انہیں ہر وہ نعمت ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

## آیت ۳۲

## قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

ایسے لوگ کہ جانیں نکالتے ہیں جن کی فرشتے، اس حال میں کہ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں	الَّذِينَ تَتَوَفَّوهُمْ الْمَلٰٓئِكَةُ كٰتِبٰٓيْنَ ۙ
کہتے ہیں فرشتے سلام ہو تم پر	يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلٰٓيْكُمْ ۙ
داخل ہو جاؤ جنت میں اُس کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔	ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

اس آیت میں پاکیزہ لوگوں کی موت کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ فرشتے عالم زراع کے وقت انہیں سلام کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔ انہیں آگاہ کرتے ہیں کہ یہ انعام ان کے نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ بقول اقبال۔

جنت تری پنہاں ہے ترے خون جگر میں

اے پیکرِ گل! کوشش پیہم کی جزا دیکھ

پاکیزہ لوگوں کو عالم زراع میں جس جنت کی بشارت دی جاتی ہے، اُس کی راحتیں قبر میں داخل ہونے کے بعد ہی سے ملنی شروع

ہو جاتی ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



”جب مومن کو دفن کیا جاتا ہے اور فرشتوں سے سوال وجواب ہو چکے ہیں تو اُس کی قبر میں جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس کی خوش بو سے اُس کا دماغ معطر ہوتا ہے اور اُسے کہا جاتا ہے کہ ایسے آرام اور مسرت سے سو جا جیسے ایک نئی نوپلی دلہن سوتی ہے۔“ (مسند احمد)

آیات ۳۳ تا ۳۴

نافرمانوں کو کس بات کا انتظار ہے؟

ہَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ	نہیں انتظار کر رہے کافر مگر اس کا کہ آئیں اُن کے پاس فرشتے
أَوْ يَأْتِيَ أَمْرٌ رَبِّكَ ۗ	یا آئے اے نبی! آپ کے رب کا حکم
كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ	اسی طرح کیا تھا اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ	اور ظلم نہیں کیا اُن پر اللہ نے
وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۳۳﴾	اور لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کیا کرتے تھے۔
فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا	تو آپڑیں اُن پر بری سزائیں اُس کی جو انہوں نے عمل کیا
وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۴﴾	اور گھیر لیا انہیں اُس عذاب نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

بج

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدھی راہ بالکل کھول کر واضح فرمادی ہے۔ اس راہ پر چلنے والے نیک لوگوں کے حسین انجام سے اور اس راہ سے انحراف کرنے والے برے لوگوں کے بھیانک انجام سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے آخر توبہ کیوں نہیں کرتے؟ کیا وہ اُس عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ نازل کر دے یا

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

پھر اذیت ناک موت کے منتظر ہیں۔ ماضی میں بھی مجرموں کی یہی روش رہی۔ آخر کار اُن پر وہ عذاب آکر رہا جسے وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔

## آیت ۳۵

## شرک کے لیے بظاہر خوش نما جواز

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا	اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے شرک کیا
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ	اگر اللہ چاہتا تو ہم عبادت نہ کرتے اُس کے سوا کسی چیز کی
نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا	نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا
وَلَا حَزْمُنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ	اور نہ ہم حرام ٹھہراتے اُس کے بغیر کسی چیز کو
كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ	اسی طرح کیا تھا انہوں نے جو ان سے پہلے تھے
فَهَلْ عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝	تو نہیں ہے رسولوں پر ذمہ داری مگر واضح طور پر پہنچا دینا۔

اس آیت میں مشرکین کی طرف سے شرک کے حق میں ایک بظاہر خوش نما جواز کا ذکر ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہمیں شرک کرنے اور حلال و حرام کے خود ساختہ فیصلے کرنے سے روک دیتا۔ اُس کا نہ روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا طرز عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور شدہ ہے۔ جواب دیا گیا کہ شرک کے حق میں اس طرح کے جواز ماضی میں بھی گمراہ لوگ پیش کرتے رہے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور برائی کا اختیار دیا ہے۔ نیکی کے عمل میں اللہ تعالیٰ کا اذن اور رزادوں شامل ہوتے ہیں۔ برائی کے عمل میں اللہ تعالیٰ کا اذن تو ہوتا ہے لیکن اُس میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کا کام حق کو واضح کرنا ہے، لوگوں کو زبردستی حق کی راہ پر لانا نہیں ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۳۶ تا ۴۷

رسولوں کی دعوت ... اللہ کی عبادت اور طاغوت سے بغاوت

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا	یقیناً ہم نے بھیجا ہر امت میں ایک رسولؑ
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ	کہ عبادت کرو اللہ کی
وَأَجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۗ	اور بچو طاغوت سے
فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللَّهُ	تو ان میں سے کچھ وہ تھے جنہیں ہدایت دی اللہ نے
وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ	اور ان میں سے کچھ وہ تھے کہ ثابت ہو گئی ان پر گمراہی
فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ	پس چلو پھر زمین میں
فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكذِّبِينَ ۝	پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔
إِنْ تَحْرِضْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ	اے نبی! اگر آپؐ خواہش کریں ان کی ہدایت کی
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ	تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ان کو جنہیں وہ گمراہ کر دے
وَمَا لَهُمْ مِّنْ تَصْرِيحٍ ۝	اور نہیں ہے کوئی ان کے لیے مدد کرنے والوں میں سے۔

ان آیات میں فرمایا کہ تمام رسولوںؑ نے اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی اور تلقین کی کہ وہ طاغوت یعنی اپنی حاکمیت قائم کرنے والے سرکشوں کی بندگی سے اجتناب کریں۔ کچھ لوگوں نے یہ دعوت قبول کی اور اکثر نے ٹھکرا دی۔ زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ رسولوںؑ کی دعوت ٹھکرانے والوں کا کیسا سواکن انجام ہوا۔ رسولوںؑ کی خواہش تو یہ تھی کہ سب لوگ ایمان

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو گمراہی کی راہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے زبردستی ہدایت نہیں دیتا اور نہ کوئی اور اُنہیں راہِ راست پر لا سکتا ہے۔

## آیات ۳۸ تا ۴۰

## اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو گھرتک پہنچائے گا

اور انہوں نے قسمیں کھائیں اللہ کی زور دیتے ہوئے اپنی قسموں پر	وَ اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
نہیں دوبارہ اٹھائے گا اللہ اُسے جو مر جاتا ہے	لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَمُوتُ ۗ
کیوں نہیں! وعدہ ہے اُس کے ذمہ سچا	بَلٰى وَعَدَّا عَلَيْهِ حَقًّا
اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۶
تاکہ واضح کر دے اُن پر وہ بات، وہ اختلاف کیا کرتے تھے جس میں	لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ
اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کہ بے شک وہ جھوٹے تھے۔	اَنْهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝۱۷
بے شک ہمارا فرمان کسی چیز کے لیے	اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ
جب ہم ارادہ کر لیں اُس (کے بنانے) کا	اِذَا اَرَدْنٰهُ
(یہ ہوتا ہے) کہ ہم کہتے ہیں اُس کے لیے کہ ہو جا	اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ع

تو وہ ہو جاتی ہے۔

فَيَكُونُ ۞

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ کفار قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا ضرور کرے گا۔ ایسا کرنا عقلی و اخلاقی تقاضا ہے۔ کئی امور کے بارے میں انسانوں کو اختلافات رہے ہیں جن کی بنا پر مختلف نظریات رکھنے والوں نے الگ مذہب، معاشرے اور تمدن بنا لیے۔ اپنے نظریے کی حمایت میں لوگوں نے جان، مال، آبرو، ہر چیز کی بازی لگا دی۔ ان اختلافات کے حوالے سے عقل چاہتی ہے کہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا حق تھا اور کیا باطل؟ اس دنیا میں یہ ممکن نہیں۔ لہذا عقل کے اس تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ایک دوسرا ہی عالم درکار ہے۔ اسی طرح اختلافات کے حوالے سے کشمکش میں کسی نے ظلم کیا اور کسی نے سہا۔ اخلاقی تقاضا ہے کہ آخر کوئی وقت تو ہونا چاہیے جبکہ ان سب کا اخلاقی نتیجہ صلے یا سزا کی شکل میں ظاہر ہو۔ لہذا وہ وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ صرف کلمہ کن کہے گا اور تمام انسان دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ وہ تمام امور کے فیصلے سداے گا اور اس وقت ثابت ہو جائے گا کہ کافر جھوٹے ہیں اور پھر انہیں ان کی بد اعمالیوں کی سزا دی جائے گی۔

## آیات ۴۱ تا ۴۲

## اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی فضیلت

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ	اور جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کی خاطر
مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا	اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۗ	ہم ضرور ٹھکانا دیں گے انہیں دنیا میں اچھا
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمُ الْأَكْبَرَ ۗ	اور یقیناً آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝	کاش وہ جان لیتے۔
الَّذِينَ صَبَرُوا	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا (ہجرت کے لیے)

وقف لازم

اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۱۶﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی دنیا کی کمائی گھر اور اثاثے چھوڑ کر صبر کی اعلیٰ مثال قائم کی اور محض اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے ہجرت کی۔ ان آیات میں ایک طرف ان صحابہ کرامؓ کے لیے بشارت ہے جنہوں نے حبشہ ہجرت کی تھی اور دوسری طرف مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے ترغیب ہے۔

آیات ۴۳ تا ۴۴

قرآن کے احکام پر عمل حدیث کے بغیر ممکن نہیں

اور اے نبی! ہم نے نہیں بھیجے آپ سے پہلے مگر کچھ مرد	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا
ہم وحی کرتے تھے جن کی طرف	نُوحِي إِلَيْهِمْ
تو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے	فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ
اگر تم نہیں جانتے۔	إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۷﴾
(انہیں بھیجا) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ	بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ
اور ہم نے نازل کیا آپ کی طرف قرآن	وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ
تاکہ آپ واضح کریں لوگوں کے لیے جو نازل کیا گیا ہے ان کی طرف	لِتَّبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ
اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔	وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۸﴾

یہ آیات ایک طرف اُن منکرین نبوت کی گمراہی کا رد کر رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا کلام کسی انسان کے ذریعہ سے آنے کو نہیں مانتے تھے۔ دوسری طرف یہی آیات آج کے اُن منکرین حدیث کے فتنہ کا بھی توڑ کر رہی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی تشریح و توضیح کے بغیر صرف اپنی عقل سے قرآن کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ اُن کے لیے قابل عمل نمونہ بن سکیں۔ نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم نازل فرمایا اور اُنہیں یہ ذمہ داری تفویض کی کہ وہ قرآن کے احکام و مضامین کو لوگوں کے لیے واضح کریں۔ بلاشبہ قرآن حکیم پر عمل رسول اللہ ﷺ کے ارشادات و تشریحات کے بغیر ناممکن ہے۔ معارف القرآن میں آیت ۴۴ کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں:

”مگر آج کوئی شخص ذخیرہ حدیث کو کسی حیلے بہانے سے ناقابل اعتماد کہتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ (معاذ اللہ) رسول کریم ﷺ نے اس حکم قرآنی کی خلاف ورزی کی اور مضامین قرآن کو بیان نہیں کیا یا یہ کہ آپ ﷺ نے تو بیان کیا تھا مگر وہ قائم و محفوظ نہیں رہا۔ بہر دو صورت قرآن بحیثیت معنی کے محفوظ نہ رہا جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود حق تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہے وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ اُس کا یہ دعویٰ اس نص قرآن کے خلاف ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص سنت رسول ﷺ کو اسلام کی حجت ماننے سے انکار کرتا ہے، وہ درحقیقت قرآن ہی کا منکر ہے نعوذ باللہ۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں انکار حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۵ تا ۴۷

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہو

تو کیا بے خوف ہو گئے ہیں وہ لوگ جنہوں نے سازشیں کیں برائیوں کی	أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ
کہ دھنسا دے اللہ اُن کو زمین میں	أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

یا آجائے اُن پر عذاب وہاں سے جہاں سے وہ سوچتے بھی نہ ہوں۔	أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٥﴾
یا اللہ پکڑ لے اُنہیں اُن کے چلنے پھرنے کے دوران	أَوْ يَأْخُذْهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ
سو نہیں ہیں وہ (اللہ کو) بے بس کرنے والے۔	فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٦﴾
یا اللہ پکڑ لے اُنہیں ڈرانے کے بعد	أَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ ۗ
پس بے شک تمہارا رب یقیناً بہت نرمی کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَّووفٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٧﴾

ان آیات میں فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکامات توڑنے والے اس بات سے امن میں ہیں کہ اچانک اُنہیں زمین میں دھنسا دیا جائے یا اُن پر عذاب وہاں سے آئے جہاں سے اُنہیں گمان تک نہ ہو۔ یہ عذاب اُن پر اچانک بھی آسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے اس کے آثار ظاہر ہوں اور پھر وہ سر پر آجائے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے انسان بچ کر کہیں نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بندگی کرنے اور عذاب سے محفوظ رہنے کے لیے نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۸ تا ۵۰

ہر شے ہی نہیں اُس کا سایہ بھی اللہ کو سجدہ کرتا ہے

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا وہ جو اللہ نے پیدا کی ہے کوئی بھی چیز	أَو لَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ
ڈھلتا ہے اُس کا سایہ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے	يَتَتَفَيَّؤُا ظِلُّهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



سُجَّدًا لِلَّهِ	سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو
وَهُمْ ذُخْرُونَ ﴿۸﴾	اس حال میں کہ وہ عاجز ہیں۔
وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ	اور اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے
مِنْ دَابَّةٍ وَالسَّلِيمَةِ	یعنی ہر قسم کے جان دار اور فرشتے
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۹﴾	اور وہ تکبر نہیں کرتے۔
يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ	وہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۱۰﴾	اور وہ کرتے وہی ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

﴿۱۰﴾

ان آیات میں فرمایا کہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہے یعنی اُس ضابطہ اور قانون کی پابند ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے بنایا ہے۔ پھر ہر شے کا سایہ بھی سورج کی حرکت سے ڈھلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کر رہا ہوتا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں موجود تکبر نہ کرنے والی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتی ہیں۔ خاص طور پر فرشتے جنہیں اکثر مشرکین نے معبود بنا لیا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کو نہ صرف سجدہ کرتے ہیں بلکہ ہر آن اُس سے ڈرتے رہتے ہیں اور اُس کے احکام کی بجا آوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے بچائے اور ظاہری و باطنی طور پر اپنے سامنے سر کو جھکانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

آیات ۵۱ تا ۵۲

دو معبود نہ بناؤ

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا آلِهَةً إِلَّا هُوَ وَاحِدٌ	اور فرمایا اللہ نے مت بناؤ دو معبود
بِشَكِّهِ	بے شک وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے

---



---



---



---



---



---



---



---

فَاَيُّهَايَ فَاَرْهَبُونَ ﴿٥١﴾	سو مجھ ہی سے پس تم ڈرا کرو۔
وَلَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
وَلَهُ الدِّيْنُ وَاَصْبَابُ	اور اسی کی اطاعت ہے ہمیشہ
اَفَغَيَّرَ اللّٰهُ تَتَقُوْنَ ﴿٥٢﴾	تو کیا اللہ کے سوا کسی اور سے تم ڈرتے ہو؟

یہ آیت اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنارہی ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ عقیدہ کے اعتبار سے یہ جرم مجوسیوں نے کیا کہ یزداں کو خیر کا خدا اور اہرمن کو شر کا خدا قرار دیا۔ عملی طور پر اکثر انسان دو معبود رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی معبود مانتے ہیں لیکن وہ کسی اور شے کو بھی مقدم کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر معبودوں میں خواہشاتِ نفس، بیوی، بچے، مال و دولت، وطن، قوم، اولیاء اللہ، مذہبی پیشوا، سیاسی قائدین، خود ساختہ تصورات وغیرہ شامل ہیں۔ توحیدِ خالص یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو محبوب و مطلوب بنایا جائے، اس کی مستقل اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی سے بچا جائے۔

آیات ۵۳ تا ۵۶

ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے

وَمَا يَكُم مِّن نَّعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	اور جو تمہارے پاس کوئی نعمت ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضَّرُّ فَاَلَيْهِ تَجْعَرُونَ ﴿٥٣﴾	پھر جب پہنچے تمہیں تکلیف تو تم اسی کی طرف فریاد کرتے ہو۔
ثُمَّ اِذَا كُشِفَ الضَّرُّ عَنْكُمْ	پھر جب وہ دور کر دیتا ہے تکلیف کو تم سے
اِذَا فَرِحْتُمْ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ	تو اسی وقت کچھ لوگ تم میں سے اپنے رب کے ساتھ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

شریک بنانے لگتے ہیں۔	يُشْرِكُونَ ﴿٥٦﴾
تاکہ وہ ناشکری کریں اُن نعمتوں کی جو ہم نے دی ہیں انہیں	لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۗ
سو تم فائدہ اٹھا لو	فَتَتَّبِعُوا ۗ
پھر عنقریب تم جان لو گے۔	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾
اور مقرر کرتے ہیں (اُن معبودوں) کے لیے جن کو وہ نہیں جانتے ایک حصہ اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے انہیں	وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ
اللہ کی قسم! تم سے ضرور پوچھا جائے گا اُس کے بارے میں جو تم جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔	تَاللّٰهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تُفْتَرُونَ ﴿٥٨﴾

بلاشبہ انسان کو ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ انسان کی ہر تکلیف بھی وہی دور کرتا ہے۔ انسان کی ناشکری کا یہ عالم ہے کہ وہ نعمتوں کو اور تکالیف کی دوری کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ایسے لوگ ناشکری کرتے رہیں، عن قریب اس روش کی سزا پا کر رہیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کو دوسرے معبودوں کے نام پر نذر و نیاز کر کے تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ معبود اُن کے خود ساختہ ہیں کیونکہ اُن کے معبود ہونے کے بارے میں اُن کے پاس کوئی مستند علم نہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس ناانصافی کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

آیات ۵۷ تا ۶۰

مشرکین مکہ کی بے انصافی

اور وہ ٹھہراتے ہیں اللہ کے لیے بیٹیاں	وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ
---------------------------------------	----------------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---

وہ اس سے پاک ہے	سُبْحٰنَہٗ ۱
اور اُن کے لیے تو وہ (بیٹے) ہیں جنہیں وہ پسند کرتے ہیں۔	وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ﴿۵۶﴾
اور جب خوش خبری دی جائے اُن میں سے کسی کو بیٹی کی	وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ
تو ہو جاتا ہے اُس کا چہرہ سیاہ	ظَلًّا وَجْهُهُ مُسْوَدًّا
اس حال میں کہ وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔	وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۵۷﴾
وہ چھپتا پھرتا ہے قوم سے اُس برائی کی وجہ سے، اُسے خوش خبری دی گئی جس کی	يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَبِهِ ۗ
(سوچتا ہے) آیا وہ رکھے اُسے ذلت کے ساتھ	أَيُّسِكْهُ عَلَىٰ هُونٍ
یا دفن کر دے اُسے مٹی میں	أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ
سن لو! برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔	أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۵۸﴾
اُن لوگوں کے لیے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر، بری مثال ہے	لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السُّوءِ ۗ
اور اللہ کے لیے سب سے اونچی مثال ہے	وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۗ
اور وہی زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۵۹﴾

یہ آیات مشرکین مکہ کی بے انصافی کا ذکر کر رہی ہیں۔ وہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے لیکن اگر اپنے ہاں بیٹی پیدا ہو جائے تو شدید صدمے سے دوچار ہو جاتے تھے۔ اُسے اپنے لیے باعثِ شرم سمجھتے، لوگوں سے منہ چھپاتے اور بعض اوقات اُسے زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ایسے لوگ درحقیقت آخرت میں پکڑ پر یقین نہیں رکھتے۔ اُن کا عنقریب برا حال ہونے والا ہے۔ مستقل ذلت و رسوائی اُن کا مقدر بنے گی۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ اُن تمام گھٹیا تصورات سے پاک ہے جو مشرکین اُس کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اُس کی شان ہمیشہ سے اونچی ہے اور اونچی ہی رہے گی۔

## آیت ۶۱

اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم تباہ ہو جاتے

اور اگر پکڑ لے اللہ لوگوں کو اُن کے ظلم کی وجہ سے	وَلَوْ يَأْخُذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ
تو نہ چھوڑے زمین پر کوئی جان دار	مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ
اور لیکن وہ مہلت دیتا ہے انہیں ایک وقت مقررہ تک	وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ
پھر جب آجاتا ہے اُن کا مقررہ وقت	فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
نہ وہ پیچھے ہٹتے ہیں ایک گھڑی	لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً
اور نہ وہ آگے بڑھتے ہیں۔	وَلَا يَسْتَقْبِلُونَ مُّوْنَ ۝۱۱

اس آیت میں فرمایا کہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے شدہ مہلت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ظالموں کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ انسانوں کی گناہوں پر فوری پکڑ کر لے تو زمین میں کوئی جاندار باقی نہ رہے۔ انسانوں کے علاوہ دیگر جان دار تو ہیں ہی انسانوں کی خدمت کے لیے۔ انسان مٹ جاتے تو پھر اُن کی بھی ضرورت نہ رہتی۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۶۲ تا ۶۳

## شیطان کا دھوکا

اور وہ ٹھہراتے ہیں اللہ کے لیے جسے وہ خود ناپسند کرتے ہیں	وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ
اور بیان کرتی ہیں اُن کی زبانیں جھوٹ کہ بے شک اُن کے لیے بھلائی ہے	وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكُذْبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ
کوئی شک نہیں کہ بے شک اُن کے لیے آگ ہے	لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ
اور بے شک وہ اُس میں سب سے آگے بھیجے جانے والے ہیں۔	وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ ﴿۱۱﴾
اللہ کی قسم! یقیناً ہم نے بھیجے (اے نبی!) رسول امتوں کی طرف آپ سے پہلے	تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ
تو خوش نما کر دیا اُن کے لیے شیطان نے اُن کے اعمال کو	فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
سو وہی اُن کا دوست ہے آج	فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

ان آیات میں فرمایا کہ شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید دلا کر گناہوں پر اکساتا رہتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور پھر بھی گمان رکھتے ہیں کہ اُن کے لیے رحمتیں ہی رحمتیں ہیں۔ ایسے بد

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

بجٹوں کے لیے رحمت نہیں جہنم کی آگ ہے۔ دنیا میں وقتی طور پر اُن کی رسی دراز کی جا رہی ہے تاکہ اپنے نامہ اعمال کو خوب سیاہ کر لیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ دوزخ کی آگ ایسے لوگوں کے انتظار میں ہے اور سب سے پہلے یہی لوگ اُس کا لقمہ بنیں گے۔

## آیت ۶۴

## قرآن و سنت، انسانوں کے لیے رحمت

اور اے نبی! ہم نے نازل نہیں کی آپ پر کتاب	وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
مگر اس لیے تاکہ آپ واضح کر دیں اُن کے لیے وہ بات، وہ اختلاف کرتے ہیں جس میں	إِلَّا لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۗ
اور تاکہ وہ ہدایت اور رحمت ہو اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔	وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۶۴﴾

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ قرآن کریم کا نزول انسانوں کے لیے بہت بڑی رحمت ہے۔ اس کتاب کے نزول سے اُنہیں اس بات کا بہترین موقع ملا ہے کہ وہ بے سند تصورات کی بنا پر جن بے شمار فرقوں میں بٹ گئے ہیں، اُن کی بجائے صداقت کی ایک نہایت پائیدار بنیاد پالیں اور اُس پر متفق ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ ﷺ قرآن حکیم اور اپنے ارشادات عالیہ کے ذریعہ تمام اختلافی باتوں کا دو ٹوک فیصلہ بنا کر بندوں پر حجت قائم کر دیں۔ قرآن و سنت کے فیصلوں کو اگر آج بھی صدقِ دل سے تسلیم کر لیا جائے تو اختلافی مسائل کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور فرقوں میں بٹی ہوئی امت متحد ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ جو بھی قرآن و سنت کی فیصلہ کن حیثیت کو مان لے گا، وہی ہدایت کا سیدھا راستہ پائے گا اور وہی برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہوگا۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۶۵ تا ۶۹

## اللہ تعالیٰ کی نعمتیں چار مشروبات کی صورت میں

اور اللہ نے نازل فرمایا آسمان سے پانی	وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
پھر زندہ کیا اُس کے ذریعے زمین کو اُس کی موت کے بعد	فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾
اور بے شک تمہارے لیے جو پانیوں میں یقیناً سبق آموزی ہے	وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۗ
ہم پلاتے ہیں تمہیں اُس میں سے جو اُن کے پیٹوں میں ہے	نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ
یعنی گور اور خون کے درمیان سے خالص دودھ	مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لِّبَنَّا خَالِصًا
جو بہت خوش ذائقہ ہے پینے والوں کے لیے۔	سَائِغًا لِّلشَّرِبِ ۖ إِنَّ
اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے	وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
کہ تم بہاتے ہو اس سے نشہ آور چیز	تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا
اور اچھا رزق بھی	وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٩﴾

ع  
۱۳





iii. کھجوروں اور انگوروں سے حاصل ہونے والا پاکیزہ مشروب یعنی رس۔ ان پھلوں سے شراب بھی کشید کی جاتی ہے لیکن وہ حرام ہے۔

iv. شہد کی مکھی کے بطن سے خارج ہونے والا شہد جس کے ذائقے اور رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن اس میں انسانوں کے کئی امراض کی شفا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نمونہ ہے کہ شہد کی مکھی مختلف پھلوں کا رس چوستی ہے اور پھر اسے شہد جیسے مفید مشروب میں تبدیل کر دیتی ہے۔

بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لیے مشروبات کی صورت میں یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کے عظیم خالق اور شفیق محسن ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک کی خباثت سے محفوظ فرمائے، اپنی معرفت کا نور اور اپنی بے شمار نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۷۰

#### انسان کی بے بسی

اور اللہ ہی نے پیدا فرمایا تمہیں	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
پھر وہ وفات دیتا ہے تمہیں	ثُمَّ يَتَوَقَّأُكُمْ
اور تم میں سے کوئی ایسا ہے جو لوٹنا دیا جاتا ہے ناکارہ عمر (بڑھاپے) کی طرف	وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ اِلَىٰ اَرْدَلِ الْعُمْرِ
تاکہ وہ نہ جانے، جان لینے کے بعد، کچھ بھی	لِكِي لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا
بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، بہت قدرت رکھنے والا ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ

اس آیت میں انسان کی بے بسی اور لاچارگی کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اُسے پیدا فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے موت دے دیتا ہے۔ بعض انسان عمر کی اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ ذہنی طور پر حاصل کردہ علم بھول جاتے ہیں اور جسمانی طور پر دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کبھی دوسروں کو عقل سکھاتے تھے، اب انہیں اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو علم کامل رکھتا ہے اور ہر اعتبار سے قادرِ مطلق ہے۔ وہ جو چاہے انسان کے ساتھ کرے اور اُس کے کیے کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ انسان کی بے بسی کا یہ حال ہے کہ۔

لائی حیات آئے ، قضا لے چلی چلے

اپنی خوشی سے آئے، نہ اپنی خوشی چلے

آیت ۱۷

### شرک کی نفی ایک واضح مثال سے

اور اللہ نے فضیلت دی ہے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں	وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۗ
تو نہیں ہیں وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی ہے پہچاننے والے اپنا رزق اپنے غلاموں کو	فَمَا الَّذِينَ فَضَّلُوا بِرَادِي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
پس وہ ہو جائیں اُس رزق میں برابر	فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۗ
تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔	أَفَبِعِزَّةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝

اس آیت میں پوچھا گیا کہ کیا کوئی آقا اپنا آدھا مال اپنے غلام کو دے کر اُسے اپنے برابر کی مالی حیثیت دیتا ہے؟ جب انسان اپنے لیے پسند نہیں کرتا کہ اُس کا غلام اُس کے برابر ہو جائے تو کیسے ممکن ہے خالق اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنا شریک بنالے؟ اپنے لیے تو مشرکین آقا اور غلام کا فرق خوب جانتے بھی ہیں، اور خود اپنی زندگی میں ہر وقت اُس فرق کو ملحوظ بھی رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

معاملہ میں انہیں اصرار ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنا شریک بنا لے۔ کیسی احسان فراموشی اور نا انصافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر اسی کی نافرمانی کی جائے اور اُس کے لیے وہ کچھ پسند کیا جائے جو اپنے لیے پسند نہیں ہے۔

آیات ۷۲ تا ۷۴

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

اور اللہ نے بنائیں تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں	وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
اور اُس نے بنائے تمہارے لیے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے	وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدًا
اور رزق دیا تمہیں پاکیزہ چیزوں سے	وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۗ
تو کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں	اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ
اور اللہ کی نعمت کی وہ ناشکری کرتے ہیں؟	وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾
اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا ان کی	وَيَعْبُدُوْنَ مِن دُوْنِ اللّٰهِ
جو اختیار نہیں رکھتے ان کے لیے رزق کا آسمانوں اور زمین سے کچھ بھی	مَا لَا يَسْئَلُكَ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا
اور نہ ہی وہ قدرت رکھتے ہیں (اس کی)۔	وَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ ﴿۷۳﴾
پس مت بیان کرو اللہ کے لیے مثالیں	فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۗ
بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔	اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیوی کی صورت میں سکون حاصل کرنے کی نعمت دی۔ پھر بیوی کے ذریعہ بیٹے اور پوتے جیسی نعمتیں عطا کیں۔ پھر انتہائی پاکیزہ رزق عنایت فرمایا۔ مشرکین مانتے ہیں کہ یہ احسانات اللہ کے ہیں لیکن ساتھ ہی باطل کو بھی مانتے ہیں یعنی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی قسمیں بنانا اور بگاڑنا، مرادیں پوری کرنا، دعائیں سننا، انہیں اولاد اور روزگار دلوانا، ان کے مقدمے جتوانا، انہیں بیماریوں سے بچانا ان کے بناوٹی معبودوں کے اختیار میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہے کہ اس کے ساتھ ایسی ہستیوں کو شریک کیا جائے جو کسی کو ذرہ برابر بھی فائدہ پہنچانے پر قادر نہیں۔ پھر مشرکین اپنے شرک کے جواز کے لیے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی مثالیں دیتے ہیں جیسے دنیا کے لاچار بادشاہوں کی ہوتی ہیں۔ بلاشبہ انسان بہت ہی احسان فراموش اور ناشکر ہے۔

### آیات ۷۵ تا ۷۶

### حق کو واضح کرنے کے لیے دو بلیغ مثالیں

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا	بیان فرمائی ہے اللہ نے مثال ایک ایسے غلام کی جو کسی کی ملکیت میں ہے
لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ	وہ اختیار نہیں رکھتا کسی چیز پر
وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا	اور (دوسرا) وہ شخص ہے، ہم نے دیا ہے جسے اپنی طرف سے اچھا رزق
فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا	تو وہ خرچ کرتا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور ظاہر
هَلْ يَسْتَوْنَ	کیا وہ برابر ہیں؟
الْحَمْدُ لِلَّهِ	کل شکر اللہ کے لیے ہے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔	بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰﴾
اور بیان کی اللہ نے ایک اور مثال کہ دو آدمی ہیں	وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ
اُن دونوں میں سے ایک گونگا ہے	أَحَدُهُمَا أَبْكُمُ
نہیں اختیار رکھتا کسی چیز پر	لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ
اور یہ بوجھ ہے اپنے مالک پر	وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ
جہاں کہیں وہ بھیجتا ہے اسے، یہ نہیں لاتا کوئی بھلائی	أَيْنَمَا يُوجِّهُهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ
کیا برابر ہے یہ اور وہ جو حکم دیتا ہے عدل کے ساتھ	هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ
اور وہ سیدھے راستے پر ہے؟	وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۱﴾

یہ آیات حق کو واضح کرنے کے لیے دو مبلغ مثالیں بیان کر رہی ہیں:

i. پہلی مثال عبد اور معبود کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ ایک شخص کسی کا غلام ہے۔ اُس کے اختیار میں کچھ نہیں۔ دوسرا شخص آزاد ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ نے فراوانی سے مال و اسباب دیا ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے مال خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں شخص برابر ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح ایک لاچار و عاجز عبد کبھی بھی مختار و قادر معبود یعنی اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں ہو سکتا۔

ii. دوسری مثال نافرمان اور فرماں بردار انسان کی ہے۔ فرض کیجیے کسی شخص کے دو غلام ہیں۔ ایک انتہائی نااہل ہے اور کام کا نہ کاج کا بلکہ دشمن اناج کا ہے۔ دوسرا انتہائی باصلاحیت ہے۔ خود بھی اچھا کام کرتا ہے اور دوسروں کو بھی حکیمانہ و عادلانہ رہنمائی دیتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور فرماں بردار بندے برابر نہیں ہو سکتے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

آیات ۷۷ تا ۷۹

اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتیں

اور اللہ ہی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کے راز	وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ
اور نہیں ہے قیامت کا معاملہ مگر آنکھ جھپکنے کی طرح	وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ
یا وہ اُس سے بھی زیادہ قریب ہے	أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۗ
بے شک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۷۷
اور اللہ نے نکالا تمہیں تمہاری ماؤں کے بطن سے	وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ
جب کہ تم نہیں جانتے تھے کچھ بھی	لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۗ
اور اُس نے بنا دیے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل	وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ
تاکہ تم شکر کرو۔	لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝۷۸
کیا انہوں نے نہیں دیکھا پرندوں کو جو مسخر ہیں آسمان کی فضا میں	أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْءِ السَّمَاءِ ۗ
نہیں تھامتاً نہیں مگر اللہ	مَا يُسْكِنُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۷۹

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتوں کا بیان ہے۔ آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں سے وہی واقف ہے۔ وہی جانتا ہے کہ قیامت کب برپا ہوگی۔ البتہ وہ قیامت اتنی دیر میں برپا کر دے گا جتنی دیر میں نگاہ ایک طرف سے دوسری طرف پھر جاتی ہے۔ اسی نے پہلی بار انسان کو پیدا کیا اس حال میں کہ وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ پھر اُس نے انسان کو سماعت، بصارت اور عقل دی ہے جن کے ذریعہ وہ علم حاصل کرتا ہے۔ ان نعمتوں کی اس سے بڑھ کر ناشکری اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کانوں سے انسان سب کچھ سنے مگر اللہ تعالیٰ ہی کی بات نہ سنے۔ آنکھوں سے سب کچھ دیکھے مگر اللہ تعالیٰ ہی کی نشانیاں نہ دیکھے۔ دماغ سے سب کچھ سوچے مگر ایک یہی بات نہ سوچے کہ میرا وہ محسن کون ہے جس نے یہ انعامات مجھے دیے ہیں؟ آخر میں دعوت دی گئی کہ دیکھو ذرا فضا میں تیرے والے پرندوں کو۔ کون ہے جو انہیں فضا میں تھامے ہوئے ہے سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نورِ توحید سے منور فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۰ تا ۸۳

اللہ تعالیٰ کی بے مثال نعمتیں

اور اللہ نے بنائی تمہارے لیے تمہارے گھروں میں جائے سکون	وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا
اور بنائے تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے گھر	وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْاَنْعَامِ بُيُوتًا
تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں اپنے سفر کے دن	تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
اور اپنے قیام کے دن	وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ
اور بنائے بھیڑوں کی اون اور اونٹوں کی بیریوں اور بکریوں کے بالوں سے مختلف گھریلو سامان	وَمِنْ اَصْوَابِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَشَاثًا

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



اور استعمال کی چیزیں ایک مدت کے لیے۔	وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۰﴾
اور اللہ ہی نے بنا دیے تمہارے لیے اُن چیزوں سے جو اُس نے پیدا کیں ہیں سائے	وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا
اور اُس نے بنائیں تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ گاہیں	وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا
اور اُس نے بنایا تمہارے لیے وہ لباس جو بچاتا ہے تمہیں گرمی سے	وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ تَقِيْكُمْ الْحَرَّ
اور وہ لباس جو بچاتا ہے تمہیں تمہاری جنگ میں	وَسَرَابِیْلَ تَقِيْكُمْ بِاسِكُمْ
اسی طرح وہ پوری کرتا ہے اپنی نعمت تم پر تاکہ تم فرماں بردار بن جاؤ۔	كَذٰلِكَ يُتَمَّمُ نِعْمَتُهُ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾
پھر اگر تم نے رخ پھیر لیا	فَاِنْ تَوَلَّوْا
تو بے شک اے نبی! آپ کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔	فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾
وہ پہنچانتے ہیں اللہ کی نعمت کو	یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ
پھر وہ انکار کرتے ہیں اس کا	ثُمَّ یَنْكُرُوْنَهَا
اور اُن میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔	وَاکْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۳﴾

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی بے مثال نعمتوں کا تذکرہ کر رہی ہیں:

i. اللہ تعالیٰ نے گھروں کو انسانوں کے لیے جائے سکون بنایا۔

- ii. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جانوروں کی کھالوں سے نیچے بنانا سکھائے جن سے انسان سفر کے دوران آسانی سے کہیں بھی قیام کا انتظام کر لیتا ہے۔
- iii. جانوروں کی کھالوں سے انسان کئی ضروریاتِ زندگی (جوتے، گرم لباس، بیگ وغیرہ) اور سامانِ آرائش (قالین) بناتا ہے۔
- iv. اللہ تعالیٰ نے اشیاء کے سائے انسان کو گرمی کی شدت، دھوپ کی تمازت سے بچانے اور ٹھنڈک پہنچانے کے لیے بنائے۔
- v. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے لیے پہاڑوں میں غار بنائے۔
- vi. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایسے لباس بنانا سکھائے جو اسے گرمی کی شدت اور جنگ کے دوران ہتھیاروں کے وار سے محفوظ رکھتے ہیں۔
- انسوس ہے انسانوں پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں لیکن پھر بھی شرک اور نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔

## آیات ۸۴ تا ۸۵

## امت کے خلاف رسولؐ کی گواہی

اور جس دن ہم کھڑا کریں گے ہر امت سے ایک گواہ	وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
پھر اجازت نہیں دی جائے گی (عذر پیش کرنے کی) ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا	ثُمَّ لَا يُؤَدُّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
اور نہ ہی انہیں توبہ کا موقع دیا جائے گا۔	وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۸۴﴾
اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عذاب کو	وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ
تو نہ وہ کم کیا جائے گا ان سے	فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور نہ ہی وہ مہلت دیے جائیں گے۔	وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿۸۵﴾
---------------------------------	----------------------------

ان آیات میں فرمایا کہ روزِ قیامت ہر رسول اپنی امت کے خلاف گواہی دے گا یعنی وہ کہے گا کہ میں نے ان تک دین پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا اب انہوں نے اگر عمل نہیں کیا تو یہ خود ذمہ دار ہیں۔ اب نافرمانوں کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنی صفائی پیش کر سکیں یا اللہ تعالیٰ کے سامنے بخشش یا رحم کی کوئی اپیل کر سکیں۔ عذاب اُن کا مقدر ہوگا جس میں نہ کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی کوئی وقفہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸۶ تا ۸۸

جن پہ تکیہ تھا، وہی پتے ہو ادینے لگے

اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو	وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شَرَكَاهُمْ
کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہیں ہمارے شریک	قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شَرَكَاؤُنَا
وہ جنہیں ہم پکارا کرتے تھے تیرے سوا	الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ
تو اُن کے شریک پھینک ماریں گے اُن کی طرف یہ بات	فَالْقَوْلُ إِلَيْهِمُ الْقَوْلُ
بے شک تم یقیناً جھوٹے ہو۔	إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۸۶﴾
اور وہ پیش کریں گے اللہ کی طرف اُس دن فرماں برداری	وَأَلْقُوا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَامَ
اور گم ہو جائے گا اُن سے جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔	وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُفْتَرُونَ ﴿۸۷﴾
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	الَّذِينَ كَفَرُوا

وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	اور روکا اللہ کی راہ سے
زِدْنَهُمْ عَذَابًا أَوْفَوْكَ الْعَذَابِ	ہم بڑھادیں گے انہیں عذاب میں عذاب پر
بِمَا كَانُوا يَفْسُدُونَ ﴿۸۹﴾	اس وجہ سے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے۔

مشرکین روزِ قیامت جب ان اولیاء اللہ کو دیکھیں گے جن سے وہ دعائیں کیا کرتے تھے تو کہیں گے کہ اے اللہ! یہ ہیں ہمارے بنائے ہوئے شریک جنہیں ہم پکارا کرتے تھے۔ اولیاء اللہ ان مجرموں کے جرائم سے اعلانِ براءت کریں گے۔ گویا شرک کرنے والوں کے ساتھ یہ معاملہ ہو گا کہ۔

باغباں نے آگ دی، جب آشیانے میں مرے

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

اب مشرکین جان لیں گے کہ ہم نے اولیاء اللہ کے بارے میں واسطے، وسیلے اور شفاعت کے حوالے سے جو تصورات قائم کیے تھے وہ جھوٹے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کریں گے لیکن انہیں ایسے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا جو مسلسل بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ سزا ہے دنیا میں ان کے فساد پھیلانے، نہ صرف خود نافرمانیاں کرنے بلکہ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کی۔

### آیت ۸۹

نبی اکرم ﷺ کی امت کے خلاف گواہی

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ	اور اُس دن ہم کھڑا کریں گے ہر امت میں ایک گواہ ان پر ان ہی میں سے
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَؤُلَاءِ	اور اے نبی! ہم لائیں گے آپ کو بطور گواہ ان لوگوں پر

---



---



---



---



---



---



---



---

اور ہم نے نازل کی آپ پر یہ کتاب	وَ كَرَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
کھول کر بیان کرنے والی ہے ہر چیز کو	تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے فرماں برداروں کے لیے۔	وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

ع  
۱۸

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ روزِ قیامت ہر امت کے خلاف اُس کے نبیؐ گواہی دیں گے اور نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے خلاف سرکاری گواہ کے طور پر پیش ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے امت تک اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب پہنچادی جس میں سیدھی راہ کو سمجھنے کے حوالے سے ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ پھر جو سعادت مند اس کتاب کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیں تو یہ کتاب اُن کے لیے رہنمائی، سامانِ رحمت اور بشارت ہے۔ اس کے برعکس جو بد نصیب اس کتاب کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے تو اُن کے خلاف نبی اکرم ﷺ کی گواہی فیصلہ کن ہوگی۔ ایسے لوگ واقعی عذاب کے مستحق ہیں۔

## آیت ۹۰

## اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند

بے شک اللہ حکم دیتا ہے عدل اور احسان کا	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
اور دینے کا قرابت داروں کو	وَإِيتَانِي ذِي الْقُرْبَىٰ
اور وہ روکتا ہے بے حیائی اور برائی اور زیادتی سے	وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۗ
وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں تاکہ تم یاد رکھو۔	يَعْظُمُ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١٥﴾

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تین بھلائیوں کا حکم دیتا ہے اور تین برائیوں سے روکتا ہے۔ یہ احکام اس لیے ہیں کہ تاکہ لوگ انہیں ہر وقت یاد رکھیں۔ جن تین بھلائیوں کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے وہ یہ ہیں:

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

i. عدل کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور بندوں کے اخلاقی، معاشرتی، معاشی، قانونی، اور سیاسی و تمدنی حقوق پوری ایمان داری کے ساتھ ادا کرنا۔

ii. احسان کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی گہرے یقین کے ساتھ کرنا اور بندوں کو اُن کے حق سے زیادہ دینا اور خود اپنے حق سے کم پر راضی ہو جانا۔ عدل معاشرے کو ناگواری اور تنگی سے بچاتا ہے اور احسان اُس میں خوش گواری اور شیرینی پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ عدل اسلامی معاشرے کی اساس ہے اور احسان اس کا جمال اور کمال ہے۔

iii. صلہ رحمی کرنا جو رشتہ داروں کے معاملے میں احسان کی ایک خاص صورت متعین کرتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، خوشی و غمی میں اُن کا شریکِ حال ہو اور وہ اپنے مال پر صرف اپنی ذات اور اپنے بال بچوں ہی کے حقوق نہ سمجھے بلکہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق بھی تسلیم کرے۔

اللہ تعالیٰ ان تین برائیوں سے روکتا ہے:

i. فحشاء یعنی ایسے تمام بے ہودہ اور شرم ناک افعال سے باز رہنا جو جنسی جذبات کو بھڑکانے والے ہیں۔ فحش گفتگو، برہنگی و عریانی، عورتوں کا بن سنور کر منظر عام پر آنا، ناز و ادا کی نمائش کرنا، مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط ہونا، عریاں تصاویر کی اشاعت کرنا، اسٹیج پر عورتوں کا ناچنا اور تھرکنا، بد کاریوں پر ابھارنے والے افسانے، ڈرامے، فلمیں اور گانے نشر کرنا، زنا اور ہم جنس پرستی کرنا وغیرہ۔

ii. منکر جس سے مراد ہر وہ برائی ہے جسے انسان بالعموم برا جانتے ہیں، ہمیشہ سے برا کہتے رہے ہیں اور ہر شریعت میں جس سے منع کیا گیا ہے۔

iii. زیادتی یعنی اپنی حد سے تجاوز کرنا اور دوسرے کے حقوق پر دست درازی کرنا، خواہ وہ حقوق خالق کے ہوں یا مخلوق کے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۹۱ تا ۹۴

## معاهدات کی پاسداری کا حکم

اور پورا کرو اللہ کے عہد کو جب تم باہم عہد کرو	وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ
اور نہ توڑو قسموں کو انہیں پکا کرنے کے بعد	وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا
حالاں کہ تم نے بنایا ہے اللہ کو اپنے آپ پر ضامن	وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا
بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۹۱﴾
اور مت ہو جاؤ اُس عورت کی طرح جس نے توڑ ڈالا اپنا کاتا ہو اسوت اُسے مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے	وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَارًا
تم بناتے ہو اپنی قسموں کو باہم دھوکا دینے کا ذریعہ	تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ
تاکہ ہو جائے ایک گروہ زیادہ فائدہ اٹھانے والا دوسرے گروہ سے	أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ
بے شک اللہ تو آزماتا ہے تمہیں اس عہد سے	إِنَّمَا يَبْلُوَكُمْ اللَّهُ بِهِ
اور ضرور واضح کرے گا تمہارے لیے قیامت کے دن اُن باتوں کو جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔	وَلِيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۹۲﴾
اور اگر چاہتا اللہ تو یقیناً بنا دیتا تمہیں ایک ہی امت	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اور لیکن وہ گم راہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے	وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ
اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے	وَيَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ ۝
اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا اُس کے بارے جو تم کیا کرتے تھے۔	وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
اور مت بناؤ اپنی قسموں کو باہم دھوکا دینے کا ذریعہ	وَلَا تَتَّخِذُوا اٰيْمَانَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ
کہ پھسل جائے کوئی قدم اپنے جنے کے بعد	فَاتَزَلْ قَدَمًاۙ بَعْدَ ثُبُوتِهَا
اور تم چکھو رائی کا مزہ اس وجہ سے کہ تم نے روکا اللہ کی راہ سے	وَتَذُوْقُوْا السُّوْءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنِ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝
اور تمہارے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔	وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

ان آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ کسی بھی گروہ سے کیے گئے معاہدوں کی پاسداری کریں۔ نہ کسی وقتی مفاد کی خاطر انہیں توڑیں اور نہ درپردہ اُن کی خلاف ورزی کر کے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ تمہارے ہر معاہدے پر اللہ تعالیٰ گواہ ہوتا ہے۔ کسی گروہ سے معاہدہ کر کے پھر اُس کی جاسوسی یا اندرون خانہ اُس کے خلاف سازشیں نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری اس بددیانتی سے لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں اور تمہیں اسلام کی اس غلط نمائندگی کی وجہ سے بدترین عذاب کا سامنا کرنا پڑے۔ تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ روز قیامت تمہارے طرز عمل کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ ہر معاہدہ دراصل معاہدہ کرنے والے شخص اور قوم کے اخلاق و دیانت کی آزمائش ہے۔ جو لوگ اس آزمائش میں ناکام ہوں گے وہ روز قیامت اللہ کی عدالت میں پکڑے نہ بچ سکیں گے۔ لہذا اُس روز کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کرو۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



## آیات ۹۵ تا ۹۶

## عارضی مفادات کے تحت معاہدات کا سودانہ کرو

اور سودانہ کرو اللہ کے عہد کا تھوڑی سی قیمت میں	وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۱
بے شک جو اللہ کے پاس ہے وہی بہتر ہے تمہارے لیے	إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
اگر تم جانتے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۵﴾
جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا	مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے	وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۲
اور ہم ضرور عطا کریں گے ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کا اجر	وَلَنَجْزِيَنَ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ
اُس بہترین عمل کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔	بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾

یہ آیات تلقین کر رہی ہیں کہ عارضی اور وقتی فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنے ان معاہدات کو نہ توڑو جن پر تم نے اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا رکھا ہے۔ دنیا میں جو قیمت ملے گی وہ عارضی اور گھٹیا ہے جبکہ عہد کی پاسداری پر اللہ تعالیٰ سے ملنے والا اجر دائمی اور بہتر ہے۔ یہ اجر ان کے لیے ہے جو لوگ صبر سے کام لیں یعنی جو ہر اُس نقصان کو برداشت کر لیں جو اس دنیا میں سیدھی راہ اختیار کرنے سے پہنچتا ہو اور ہر اُس فائدے کو ٹھکرا دیں جو دنیا میں ناجائز طریقے اختیار کرنے سے حاصل ہو سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی پاکیزہ کردار عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۹۷

## پاکیزہ زندگی... اللہ تعالیٰ کا انعام

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ	جس نے عمل کیا اچھا خواہ مرد ہو یا عورت
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور وہ مومن ہو
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةًۭ	تو ہم ضرور زندگی دیں گے اُسے پاکیزہ زندگی
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ	اور ہم ضرور عطا کریں گے انہیں اُن کا اجر
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾	اُس بہترین عمل کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ جو فرد خواہ مرد ہو یا عورت خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے دنیا میں ایک پرسکون پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا۔ پھر آخرت میں اُس کا مرتبہ اُس کے بہتر سے بہتر عمل کے لحاظ سے طے ہوگا۔ گویا اللہ کی راہ پر چلنے سے صرف آخرت نہیں بلکہ دنیا بھی بنتی ہے۔ پاکباز لوگوں کی دنیوی زندگی، بد کرداروں سے کہیں بہتر ہوتی ہے۔ جو ساکھ اور سچی عزت اپنی بے داغ سیرت کی وجہ سے انہیں نصیب ہوتی ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ جو ستھری اور پاکیزہ کامیابیاں انہیں حاصل ہوتی ہیں وہ اُن لوگوں کو میسر نہیں آتیں جن کی ہر کامیابی ناجائز اور گھناؤنے طریقوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ بوریا نشین ہو کر بھی قلب کے جس اطمینان اور ضمیر کی جس ٹھنڈک سے بہرہ مند ہوتے ہیں اس کا کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی مخلوں میں رہنے والے فاسق و فاجر نہیں پاسکتے۔ اللہ تعالیٰ پاک باز انسان کو ایسی زندگی دیتا ہے جس میں اُس کا ضمیر مطمئن ہوتا ہے کہ میرا دامن اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے پاک ہے۔ ایسی زندگی کے ساتھ انسان اطمینان کے ساتھ موت کو گلے لگانے کو تیار ہوتا ہے کیوں کہ اُس نے موت کے بعد کی زندگی کی تیاری کر رکھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے تاکہ حافظ شیرازی کی طرح ہم بھی کہہ سکیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

حاصل عمر ثار رویدارے کردم  
شادم از زندگی خویش که کارے کردم  
”میں نے اپنی زندگی کا کل سرمایہ محبوب کی راہ میں نچھاور کر دیا۔ میں خوش ہوں اپنی بیٹی ہوئی زندگی پر کہ میں نے وہی کیا جو مجھے  
کرنا چاہیے تھا۔“

آیات ۹۸ تا ۱۰۰

شیطان کا وار کس پر کار گر ہوتا ہے؟

فَاذْاَقْرَأَتِ الْقُرْآنَ	پس اے نبی! آپ جب بھی قرآن کی تلاوت کریں
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿١٠٠﴾	تو پناہ طلب کریں اللہ کی مردود شیطان سے۔
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلٰى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	بے شک نہیں ہے اُس کا کوئی زور اُن لوگوں پر جو ایمان لائے
وَ عَلٰى رَبِّهٖمُ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿١٠١﴾	اور اپنے رب ہی پر جو بھروسا کرتے ہیں۔
اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلٰى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ	بے شک اُس کا زور تو ہے ہی اُن لوگوں پر جو دوستی رکھتے ہیں اُس سے
وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٢﴾	اور جو اُس کی وجہ سے شرک کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۲  
۱۹

ان آیات میں حکم دیا گیا کہ جب بھی قرآن مجید پڑھا جائے تو آغاز میں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کی دعا کی جائے۔ شیطان نہیں چاہے گا کہ ہمیں قرآن حکیم سے ہدایت نصیب ہو۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہیں وہ شیطان کے وار سے محفوظ رہتے ہیں۔ البتہ جن کا بھروسا اسباب پر ہوتا ہے وہ ان اسباب کی طلب میں احکام شریعت سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اس

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

گریز کے لیے کسی جواز کی تلاش میں وہ شیطانی وسوسوں کو اہمیت دے رہے ہوتے ہیں اور یوں گویا شیطان سے دوستی کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اُس کے جال میں پھنستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی شیطان کے حملوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۲

### قرآن مجید کی آیات منسوخ کیوں کی جاتی ہیں؟

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ	اور جب ہم بدل دیتے ہیں کوئی آیت کسی دوسری آیت کی جگہ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ	اور اللہ خوب جاننے والا ہے اُس کو جو وہ نازل کرتا ہے
قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ	تو وہ کہتے ہیں یقیناً تم خود بنانے والے ہو
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۱﴾	بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔
قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ	اے نبی! فرمائیے اُسے نازل کیا ہے روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ
لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا	تاکہ وہ ثابت قدم رکھے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے
وَهُدَىٰ وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۱۰۲﴾	اور وہ ہدایت اور خوش خبری ہے فرماں برداروں کے لیے۔

مشرکین مکہ کو اس بات پر اعتراض تھا کہ قرآن جب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو اس کی آیات منسوخ کیوں کی جاتی ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام میں کمی رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پھر تبدیل شدہ حکم نازل کرنا پڑتا ہے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نہیں بلکہ معاذ اللہ (محمد ﷺ) کا خود ساختہ کلام ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا کہ اس کلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل نے نازل کیا ہے۔ وہ مقدس و مطہر روح ہیں جو بشری کمزوریوں سے پاک ہیں۔ وہ خائن نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کمی بیشی کر

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

دیں بلکہ وہ اُسے پوری امانت کے ساتھ لا کر حضرت محمد ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہے کہ وہ اپنے بندوں کو سہولت کے لیے پہلے ایک ایسا حکم دیتا ہے جس پر عمل کرنا آسان ہو۔ بعد میں جب بندے ایک درجہ میں اُس پر عمل کے عادی ہو جاتے ہیں تو اب حتمی حکم نازل فرماتا ہے۔ آیات کی منسوخی اللہ تعالیٰ کی کمزوری نہیں بلکہ بندوں کے لیے سہولت اور بتدریج عمل میں ترقی کی خاطر ہے۔

آیات ۱۰۳ تا ۱۰۵

### قرآن مجید پر بہتان کا جواب

اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ بے شک وہ کہتے ہیں	وَلَقَدْ نَعَلْمُ أَتَهُمْ يَقُولُونَ
بے شک سکھاتا ہے انہیں محض کوئی آدمی	إِنَّمَا يَعْلَمُهُ بَشَرٌ
زبان اُس کی، وہ نسبت کر رہے ہیں جس کی طرف، عجیبی ہے	لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَبِي
اور یہ قرآن تو واضح عربی زبان ہے۔	وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۰۳﴾
بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے اللہ کی آیات پر	إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
ہدایت نہیں دیتا انہیں اللہ	لَا يَهْدِيهِمْ اللَّهُ
اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰۴﴾
بے شک گھڑتے ہیں جھوٹ وہی لوگ جو ایمان نہیں رکھتے اللہ کی آیات پر	إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكُذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
اور ایسے ہی لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔	وَأُولَئِكَ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۰۵﴾

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

مشرکین مکہ یہ بہتان لگاتے تھے کہ ایک غلام حضرت محمد ﷺ کو اس کلام کی املا کرتا ہے۔ جس غلام کی طرف اشارہ کرتے تھے اُس کی زبان عجی تھی۔ جواب دیا گیا کہ قرآن حکیم کی زبان تو اس قدر فصیح و بلیغ عربی ہے کہ اِس کی نظیر لانے سے تم عربی لوگ اپنی فصاحت و بلاغت پر فخر کرنے کے باوجود قاصر ہو، تو بھلا ایک عجی شخص یہ کلام کیسے سکھا سکتا ہے۔ پھر اگر وہ عجی غلام اتنا ہی بڑا عالم تھا تو اُس نے یہ کلام خود اپنی طرف سے کیوں نہ پیش کر دیتا کہ ایسا کلام پیش کرنے کا تاج اُس کے سر پر سج جاتا جس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے بڑے بڑے شاعر اور خطیب قاصر ہیں۔ یا پھر یوں کرو کہ جس وقت وہ غلام ہمارے نبی ﷺ کو قرآن سکھا رہا ہو تو رنگے ہاتھوں اُن دونوں کو ایسا کرتے ہوئے پکڑ کر دکھا دو۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت میں جواب دہی کا یقین نہ رکھنے والے ہی ایسا بہتان گھڑ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ ہدایت پانے سے محروم رہیں گے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ مولانا مودودی اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

”اِس سے نہ صرف یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آل حضرت ﷺ کے مخالفین آپ ﷺ کے خلاف افترا پردازیاں کرنے میں کس قدر بے باک تھے، بلکہ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ لوگ اپنے ہم عصروں کی قدر و قیمت پہچاننے میں کتنے بے انصاف ہوتے ہیں۔ اُن لوگوں کے سامنے تاریخ انسانی کی ایک ایسی عظیم شخصیت تھی جس کی نظیر نہ اُس وقت دنیا بھر میں کہیں موجود تھی اور نہ آج تک پائی گئی ہے۔ مگر اُن عقل کے اندھوں کو اُس کے مقابلہ میں ایک عجی غلام، جو کچھ تورات و انجیل پڑھ لیتا تھا، قابل تر نظر آ رہا تھا اور وہ گمان کر رہے تھے کہ یہ گوہر نایاب اِس کو نلے سے چمک حاصل کر رہا ہے۔“

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹

مرتد ہونے والے کی مذمت

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ	جس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اپنے ایمان کے بعد
اِلَّا مَنْ اُكْرِهٖ	سوائے اُس کے جسے مجبور کیا گیا ہو
وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنُّۢنٌ بِالْاِيْمَانِ	اور اُس کا دل مطمئن ہو ایمان پر

---



---



---



---



---



---



---



---

اور لیکن جو کھول دے کفر کے لیے سینہ	وَلَكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا
تو ایسے لوگوں پر غضب ہے اللہ کی طرف سے	فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ
اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۶﴾
یہ اس لیے کہ انہوں نے پسند کر لیا دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلٰى الْاٰخِرَةِ
اور بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو۔	وَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۷﴾
یہ وہی لوگ ہیں کہ مہر لگا دی اللہ نے اُن کے دلوں پر	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اور اُن کے کانوں پر	وَسَمِعِهِمْ
اور اُن کی آنکھوں پر	وَ اَبْصَارِهِمْ
اور وہی لوگ غافل ہیں۔	وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۸﴾
اس میں کوئی شک نہیں کہ بلاشبہ وہ آخرت میں یقیناً خسارہ میں جانے والے ہوں گے۔	لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گیا تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو گا اور وہ شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ ان لوگوں نے دنیا کی عارضی لذتوں کو ترجیح دی اور آخرت کی ابدی نعمتوں کو نظر انداز کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں، آنکھوں اور کانوں پر مہر لگا دے گا اور یہ حق کو قبول کرنے سے محروم کر دیے جائیں گے۔ ایسے ہی لوگ آخرت میں بدترین خسارے میں ہوں گے۔ البتہ اگر کوئی مجبوراً جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہہ دے لیکن اُس کے دل میں ایمان ہو تو

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

اللہ تعالیٰ بخشے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ البتہ جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہہ دینا صرف رخصت کے درجہ میں ہے۔ مقام عزیمت یہی ہے کہ خواہ آدمی کا جسم نکالوئی کر ڈالا جائے، بہر حال وہ کلمہ حق ہی کا اعلان کرتا ہے۔

## آیت ۱۱۰

## ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

پھر بے شک اے نبی! آپ کا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ہجرت کی	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا
اس کے بعد کہ وہ آزمائے گئے	مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا
پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا	ثُمَّ جَاهِدُوا وَاصْبِرُوا
بے شک آپ کا رب اس کے بعد یقیناً بہت بخشے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۱۰﴾

اس آیت میں صحابہ کرامؓ کو ذہنی طور پر ہجرتِ مدینہ کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ ان باہمت صحابہ کرامؓ کی تحسین کی گئی جو بڑی استقامت کے ساتھ مشرکین مکہ کے ظلم و ستم کو برداشت کر رہے ہیں اور پھر اپنا سب کچھ مکہ میں چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ البتہ انہیں آگاہ کر دیا گیا کہ یہ نہ سمجھنا کہ ہجرت کے بعد مشکلات کا دور ختم ہو جائے گا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کا حکم آئے گا اور تمہیں نقدِ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آنا ہوگا۔

تاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

جنہوں نے جنگ کے مراحل میں ثابت قدمی اور جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمتوں کی بشارت ہے۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



## آیت ۱۱۱

روزِ قیامت ہر اک کو اپنی پڑی ہوگی

یَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا	جس دن آئے گی ہر جان کہ وہ جھگڑا کر رہی ہوگی اپنے متعلق
وَتُؤْتِي كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ	اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر جان کو جو اُس نے عمل کیا
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾	اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس آیت میں فرمایا کہ روزِ قیامت ہر انسان کو صرف اپنی بخشش کی فکر لاحق ہوگی۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی، اولاد کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا بلکہ وہ خود بھی اُن سے بچتا پھرے گا۔ وہ خود کو جہنم سے بچانے کے لیے اپنا دفاع کرے گا۔ اس غرض کے لیے وہ اپنے گناہوں کے جواز کے طور پر کچھ جھوٹے عذر بھی تراشے گا۔ پھر ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

## آیات ۱۱۲ تا ۱۱۳

قرآنِ حکیم میں پاکستان کا ذکر

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً	اور بیان کی اللہ نے مثال ایک بستی کی
كَانَتْ أَمِنَةً مُمْتَبِتَةً	جو تھی امن، چین میں
يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	آتا تھا اُس کے پاس اُس کا رزق کھلا ہر جگہ سے
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ	تو اُس نے ناشکری کی اللہ کی نعمتوں کی

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

تو چکھایا اُسے اللہ نے بھوک اور خوف کا لباس	فَاذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ
اُس کی وجہ سے جو وہ کاریگری کیا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿۱۱۶﴾
اور یقیناً آئے اُن کے پاس ایک رسول انہی میں سے	وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ
پھر انہوں نے جھٹلایا اُس رسول کو	فَكَذَّبُوهُ
تو پکڑ لیا انہیں عذاب نے جب کہ وہ ظالم تھے۔	فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۱۷﴾

ان آیات میں تاویل خاص کے اعتبار سے شہر مکہ کا ذکر ہے۔ یہ شہر امن کا گہوارہ تھا اور یہاں رزق کی فراوانی تھی۔ اس شہر میں بسنے والی اکثریت نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اُن پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔ قحط کی وجہ سے غذا کی ایسی قلت پیدا ہوئی کہ بھوک کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف پیدا ہو گیا۔ تاویل عام کے اعتبار سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ آیت پاکستان کے حالات کی تصویر کشی کر رہی ہے۔ پاکستان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا لیکن ہم نے اس دھرتی پر اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سانحہ مشرقی پاکستان کے ذریعہ جھٹکا دیا لیکن ہم نے پھر بھی اپنی اصلاح نہ کی۔ آج پاکستان میں مہنگائی کا سیلاب آپکا ہے۔ معاشی اعتبار سے ہم دن بدن بدترین سطح پر گرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ بھوک کا عذاب ہے۔ پھر اندرونی و بیرونی خطرات کا اندیشہ خوف کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی اور انفرادی و اجتماعی سطح پر احکامات شریعت کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱۴ تا ۱۱۵

کھانے کے حقیقی آداب

پس کھاؤ اُس میں سے جو رزق دیا ہے تمہیں اللہ نے	فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا
حلال، پاکیزہ	

---



---



---



---



---



---



---



---

اور شکر ادا کرو اللہ کی نعمت کا اگر تم صرف اسی کی عبادت کیا کرتے ہو۔	وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۶﴾
بے شک اُس نے حرام کیا ہے تم پر صرف مردار	إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
اور خون	وَالدَّمَ
اور خنزیر کا گوشت	وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ
اور وہ پکارا جائے اللہ کے سوا کسی کا نام جس پر	وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ
پھر جو لاچار کر دیا جائے (بھوک سے)، نہ وہ سرکش ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا	فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۷﴾

یہ آیات اہل ایمان کو کھانے کے حقیقی آداب سے آگاہ کر رہی ہیں۔ یہ آداب تین ہیں:

- i. کھانا حلال اور طیب ہو۔ حلال سے مراد وہ اشیاء ہیں جن کا کھانا شریعت میں جائز ہے۔ طیب سے مراد ہے کہ حلال شے کو جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، جانور ہو تو ذبح کیا گیا ہو اور اُس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو۔
  - ii. رزق کی فراہمی اور بھوک کی تسکین حاصل ہونے پر محسن حقیقی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔
  - iii. سوئم رزق سے ملنے والی توانائی کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگا دیا جائے۔
- مزید ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ایسا کھانا حرام کر دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ پہلی تین چیزیں نجس ہیں۔ چوتھی شے کو شرک کی آلائش نے حرام کر دیا ہے۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جان بچانے کے لیے بقدر ضرورت حرام کھانے پر کوئی گناہ نہیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیات ۱۱۶ تا ۱۱۷

بغیر شرعی دلیل کے حلال یا حرام کے فیصلے نہ کرو

اور مت کہو اُسے جو بیان کرتی ہیں تمہاری زبانیں جھوٹ کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے	وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ
تاکہ تم گھڑواللہ پر جھوٹ	لَتَنْفَتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۗ
بے شک وہ لوگ جو گھڑتے ہیں اللہ پر جھوٹ	إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔	لَا يُفْلِحُونَ ۗ
بہت تھوڑا فائدہ ہے (جھوٹ کا)	مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ
اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۶

کسی شے کو حلال یا حرام قرار دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے یا اُس کے رسولؐ کا ہے۔ دوسرا جو شخص بھی بغیر کسی شرعی دلیل کے حلال یا حرام کا فیصلہ کرنے کی جرأت کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے۔ جو لوگ بلا شرعی دلیل، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ شے کو حرام قرار دیتے ہیں یا حرام کو حلال کہتے ہیں وہ درحقیقت جھوٹ گھڑتے ہیں۔ جھوٹے لوگ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں فلاح نہیں پاسکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

## آیات ۱۱۸ تا ۱۱۹

یہودیوں کے لیے سزا

اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے	وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا
--------------------------------	---------------------------

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

ہم نے حرام کیا وہ جو ہم نے بیان کر دیا ہے اے نبی! آپؐ پر اس سے پہلے	حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ
اور ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ
اور لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کیا کرتے تھے۔	وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱﴾
پھر بے شک آپؐ کا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کی برائی نادانی سے	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ
پھر توبہ کی اُس کے بعد اور اصلاح کر لی	ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْحَابًا
بے شک آپؐ کا رب اس کے بعد یقیناً بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۲﴾

ع ۱۱

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ یہودیوں پر ان کی سرکشی اور شرارتوں کی وجہ سے بعض چیزیں حرام کر دی گئی تھیں جن کا ذکر سورہ انعام آیت ۱۴۶ میں کیا جا چکا ہے۔ حرام کی گئی اشیاء میں ہر ناخن والا جانور (شتر مرغ، بطخ وغیرہ) اور گائے اور بکری کے بعض حصوں کی چربی شامل تھی۔ البتہ بشارت دی گئی کہ یہود میں سے اب بھی اگر کوئی اپنی غلط روش پر نادم ہو کر سچی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کفریات سے توبہ کر کے مسلمان ہو جائے اور آئندہ کے لیے اپنی حالت درست کر لینے کا عہد کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اُس کے تمام گزشتہ گناہ معاف فرمادے گا۔

آیات ۱۲۰ تا ۱۲۳

حضرت ابراہیمؑ اپنی ذات میں ایک امت تھے

بلاشبہ ابراہیمؑ ایک فرماں بردار امت تھے اللہ کے لیے بالکل یکسوئی سے	إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا
---	--

---



---



---



---



---



---



---



---

اور وہ ہر گز نہیں تھے شرک کرنے والوں میں سے	وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۶﴾
شکر کرنے والے تھے اللہ کی نعمتوں کا	شَاكِرًا لِأَنْعَمِهِ ۙ
اللہ نے چن لیا تھا انہیں	اجْتَبَاهُ
اور ہدایت دی تھی انہیں سیدھے راستے کی طرف۔	وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۷﴾
اور ہم نے دی انہیں دنیا میں بھلائی	وَأَتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۙ
اور بے شک وہ آخرت میں یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔	وَأِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لِمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۸﴾
پھر اے نبی! ہم نے وحی کی آپ کی طرف	ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
کہ آپ پیروی کریں ابراہیم کے طریقہ کی جو بالکل یک سو تھے	أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۙ
اور وہ نہیں تھے شرک کرنے والوں میں سے۔	وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۹﴾

یہ آیات حضرت ابراہیمؑ کی عظمت بیان کر رہی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی ایک فرماں بردار امت کا درجہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اکیلے وہ کام کیا جو پوری امت کے کرنے کا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننے والے اور اُس کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے والے تھے۔ انہوں نے کسی بھی اعتبار سے کسی محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے برابر نہیں کیا۔ گویا ہر طرح کے شرک سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں بھی عزت دی اور وہ آخرت میں بھی عظیم مقام پر فائز ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو اور اُن کے توسط سے آپ ﷺ کی امت کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کریں اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

## آیت ۱۲۴

اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل دن جمعہ کا ہے سبت کا نہیں

بلاشبہ مقرر کیا گیا ہفتے کا دن اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے اختلاف کیا تھا اس میں	إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۗ
اور بے شک اے نبی! آپؐ کا رب ضرور فیصلہ فرمائے گا اُن کے درمیان روزِ قیامت	وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اُس بات کا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔	فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾

اس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سبت یعنی سنیچر کا نہیں بلکہ جمعہ کا دن افضل ہے۔ البتہ یہود نے جب جمعہ کے دن کے حوالے سے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے سبت کا دن محترم کر دیا تاکہ وہ اُس دن اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے لیے مخصوص کر دیں۔ اُن کے پیدا کردہ ہر اختلاف کا فیصلہ روزِ قیامت کر دیا جائے گا۔

## آیت ۱۲۵

دعوتِ دین کی تین سطحیں

اے نبی! بلائیے اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ	ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ
اور عمدہ نصیحت کے ساتھ	وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
اور بحث کیجیے اُن سے اُس طریقہ سے جو سب سے اچھا ہو	وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
بے شک آپؐ کا رب ہی خوب جاننے والا ہے	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

---



---



---



---



---



---



---



---

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ	اُسے جو بھٹک گیا ہے اُس کی راہ سے
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۳﴾	اور وہی خوب جاننے والا ہے ہدایت پانے والوں کو۔

یہ آیت مخاطبین کی مختلف اقسام کے اعتبار سے دعوتِ دین کی تین سطیوں بیان کر رہی ہے :

i. معاشرے کے ذہین اور سوچنے سمجھنے والے لوگوں کو حکمت یعنی دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ کی طرف بلایا جائے۔

ii. عامۃ الناس کو درد بھرے وعظ و نصیحت سے احکام الہی بحالانے پر متوجہ کیا جائے۔

iii. فتنہ اٹھانے والے عناصر سے عمدہ اور شائستہ انداز میں بحث کی جائے اور اُن کے اٹھائے گئے فتنوں کا جواب دیا جائے تاکہ سادہ لوح لوگ ان فتنوں کے اثرات سے محفوظ رہیں۔

اگر قرآن حکیم کو ذریعہ تبلیغ بنایا جائے تو ان تینوں سطیوں پر دعوت کے لیے مواد فراہم ہو جاتا ہے۔

آیات ۱۲۶ تا ۱۲۸

صبر اور تقویٰ کی اہمیت

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ	اور اگر تم بدلہ لو
فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوِقْتُمْ بِهِ ۗ	تو بدلہ لو اتنا ہی جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ	اور بلاشبہ اگر تم صبر کرو
لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾	تو یقیناً وہی بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لیے۔
وَاَصْبِرْ	اور اے نبی! صبر کیجیے
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ	اور نہیں ہے آپ کا صبر کرنا مگر اللہ کی توفیق سے

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---



اور غم نہ کیجیے اُن پر	وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اور نہ ہوں مبتلا کسی تنگی میں اُس سے جو وہ سازشیں کر رہے ہیں۔	وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۶﴾
بے شک اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کریں	إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
اور وہ لوگ جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔	وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿۱۷﴾

ع ۲۲

ان آیات میں صحابہ کرام کو مدنی دور میں آنے والے اُس مرحلہ کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا جا رہا ہے جب بدلہ لینے کی اجازت ہوگی۔ مکی دور میں تو حکم تھا کہ برائی کا جواب اچھائی سے دو۔ مدنی دور میں مسلمانوں کو بدلہ لینے اور جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ البتہ فرمایا کہ اگر تم زیادتی کا بدلہ لو تو صرف اُسی قدر لو جس قدر تم پر ظلم کیا گیا ہے۔ البتہ ابھی مکی دور ہے، لہذا صبر کرو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ بلاشبہ صبر اور استقامت کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ جو لوگ صبر اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے ہیں وہی نیکو کار ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور قربت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی نصرت اور قربت عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَالَّذِي يُضَوِّبُ الْمَوْتَى  
إِنَّ رَبَّهُ لَسَدِيدٌ  
إِلَىٰ عَرْشِهِ الرَّحِيمُ  
الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ  
تُضَوِّبُ السَّحَابَ الْمَوْبِقَ  
الَّذِي يُرْسِلُ السَّمَاعَاتِ  
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ



